خاتونِ جنت
صائم چشتی
چشتی کتب خانہ جھنگ بازار لائلپور

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سیدہ ہر دو سرا، بنت محمد مصطفےٰ

طیبہ، طاہرہ، حضرت

جناب فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا دی

حیات مقدس تے مکمل تے لاجواب کتاب مستطاب

خاتونِ جنت

تصنیفِ لطیف!

شاعر اہلسنت، مداح اہلبیت، خاکپائے اولیاً

صائم چشتی جنرل سیکرٹری پنجابی بزم ادب لائل پور

حسب الارشاد

شہزادہ سرورِ کونین، جگر گوشہ غوث الثقلین، نقشِ لاثانی حضرت پیر سید علی حسین شاہ صاحب

دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین دربارِ عالیہ علی پور سیداں شریف

ثم۔ عالیجناب فیض مستطاب حضرت پیر سید فضل حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی قاضی باقر ضلع گجرات

ناشر

چشتی کتبخانہ جھنگ بازار ارشد مارکیٹ لائل پور

تیسری وار — ایک ہزار

موتیاں دِی لڑی

کتاب ـــــ خاتونِ جنّت ـــ پہلی وار ـــ جُون ۱۹۶۶ء
مُوضوع ـــــ سیرتِ مقدسہ
دوسری بار ـــــ اگست ۱۹۶۷ء
تیسری بار ـــــ دسمبر ۱۹۶۹ء
تعداد ـــــ ایک ہزار
مصنّف ـــــ صائم چشتی
طابع ـــــ مظفر حسین ظفر
مطبع ـــــ لائلپور نفیس پرنٹنگ پریس لائلپور
کاتب ـــــ عبدالرحیم عزیز رقم تے ایم شریف
ناشر ـــــ چشتی کتب خانہ
صفحات ـــــ ۲۰۸
سائز ـــــ ۲۰ × ۳۰ / ۸
قیمت اعلےٰ کاغذ ـــــ پانچ روپے
قیمت عام کاغذ ـــــ تین روپے

(مِلنے کا پتہ)

چشتی کتبخانہ جھنگ بازار۔ ارشد مارکیٹ لائل پور

اِنتساب

مَیں اَپنی ایہ مقدّس تے پاکیزہ تصنیفِ لطیف

باعثِ ایجادِ کُل۔ ختم الرُّسل۔ احمد مُجتبےٰ حضرت مُحمّد مُصطفےٰ صلّی اللہ

عَلَیہِ وسلّم دے توسّل پاک نال محبُوبہ محبُوبِ ربّ العالمین والدہ سیّدۃُ النّسا العالمین

ملکہ فردوسِ برین، طیّبہ طاہرہ حضرت جناب خدیجۃُ الکُبریٰ رضی اللہ

تعالےٰ عنہا دے حضُور وِچہ قلم دا سر خم کردیاں ہویاں نہایت اُدب تے اِحترام

نال پیش کرناں :۔

ہوگیا مقبول صائمؔ جے ایہہ نذرانہ ترا
بالیقیں تکّے گا راہ کوثر دا پیمانہ ترا

سراپا جرم وخطا

صائم چشتی لائل پور

یکم محرم الحرام ۱۳۸۶ھ

آئینہ اقبالؒ

مریمؑ از یک نسبتِ عیسیٰؑ عزیز
از سہ نسبت حضرتِ زہراؑ عزیز
دُخترِ آں رحمت اللعالمین!
آں امام اوّلین و آخرین!
بانوئے آں تاجدارِ ھل اتیٰ
مرتضیٰ ۔ مشکل کشا ۔ شیرِ خدا
مادرِ آں مرکزِ پرکارِ عشق!!
مادرِ آں قافلہ سالارِ عشق

(اقبال علیہ الرحمۃ)

قطعاتِ تاریخِ طباعت

از مصنّفِ کتابِ ھٰذا

تجھ کو ہے صائمؔ بھلا کیا اضطراب
تجھ پہ ہے رحمت خدا کی بے حساب
اپنی تاریخِ اشاعت کا ثبوت
آپ ہی خاتونِ جنّت ہے کتاب

۱۹ ۶ ۶۶

از جناب علّامہ حامد الوارثی صاحب

کوئی مانے یا نہ مانے یہ حقیقت ہے مگر
صائمؔ چشتی کے شعروں میں بلا کا ہے اثر
اور پھر "خاتونِ جنّت" تو ہے الہامی کتاب
سالِ تاریخ اس کا حامد ہے "دمِ خیر البشر"

۱۳ ھ ۸۶

قوم کا ناصر و حامی ہے
یہ صحیفہ گویا الہامی ہے
ذکرِ لختِ دلِ احمد حامد
بے شبہ "قربِ کا پیغامی" ہے

۱۳ ھ ۸۶

جدّ و جہدِ صائمؔ دیکھو، ہر مصرعہ ہے بحرِ فصاحت
سالِ تاریخ اس کا حامد، بھی تو کہہ "خاتونِ جنّت"

۱۹ ۶ ۶۶

تقریظِ عالیہ

اثرِ خامہ شاعرِ باکمال اَدیبِ بے مثال عالیجناب حضرت علامہ حامدالوارثی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
مصنّف "مثنوی نورِ ہدایت" - جمالِ مصطفےٰ" "حرب وضرب" وغیرہا

شاعر کوئی ہو۔ کسی قوم کا ہو۔ کسی مُلک کا ہو۔ کسی زبان کا ہو" بجز اہلِ حق کے "تفاخر کے زُعم باطل میں ضرور گرفتار ہوتا ہے۔ اور یہی خیال کرتا ہے۔ کہ :- ع مُستند ہے میرا فرمایا ہُوا
اپنی تعلّی بیان کرنا اور دوسرے کی تجلّی سے جان بُوجھ کر آنکھ بند کرلینا اس کا خاصہ اور شیوہ ہے۔ مگر!

گر نہ بیند بہ روز شپرہ چشم ؎ چشمہ آفتاب را چہ گناہ!

کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے مگر یہ حقیقت ہے کہ موجودہ دَور میں جناب دائم اور جناب صائم سیرت نگاری میں اپنا جواب نہیں رکھتے اور دونوں صاحب صاحبِ تصانیفِ کثیرہ ہیں۔ بحمد للہ جناب صائم چشتی "شاہنامہ بغداد" اور "زینب دا ویر" کی تصویر کشی کے بعد اپنی ایک تیسری سیرت کی بے مثل تصنیف "خاتونِ جنّت" قوم کے سامنے پیش کررہے ہیں۔ مَیں نے اگرچہ بوجہ عدم فرصت کتاب ہذا کی چیدہ چیدہ نظمیں مثلاً سیّدہ کا بچپن، سیدہ اور سیّدہ کی وَالدہ کی آپس میں محبت وغیرہ چند لفظوں کا سَرسری نگاہ سے مطالعہ کیا ہے۔ مگر ہر شعر "آفتاب آمد دلیلِ آفتاب" ہی کا مصداق پایا۔ غرض یہ کتاب صوری و معنوی۔ اَدبی، لسّانی اور فنّی خوبیوں کا دلکش مرقع ہے۔ جناب صائم کی زبان اور پھر خاتونِ جنّت کا بیان، بس کچھ نہ پوچھیئے۔

نورِ دل را نورِ حق تزئین بُود ؎ معنیٔ نورٌ علیٰ نورِ ایں بُود

جناب صائم کا کلام پڑھ کر بے ساختہ اُسے پنجابی شاعری کا بادشاہ تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ پھر لطف یہ کہ ہر صنفِ سخن پر عبُور کامل رکھتا ہے۔ اور جو کچھ کہتا ہے سوچ سمجھ کر کہتا ہے۔

نغمہ زن ہوجاتی ہے بزمِ وجُود
چھیڑ دے وہ جب کوئی تارِ غزل

مورخہ ۱۲ ۵/۶۶ ـــــــ حامدالوارثی لائل پور

تقریظ منظوم

رشحاتِ قلم شہنشاہِ پنجابی غزل حضرت سیّد پیر فضل حسین فضلؔ گجراتی۔ مصنّف "دُوہنگے پینڈے"

آ ادّے بسم اللہ الرحمٰن پڑھ کے
دِلا سودھ لئے قلمدان تائیں

جینے سیّدہ زہرا دا حال لکھیا
دیئیے داد صائم مہربان تائیں

کیتی گل نہیں اوس دلیل باجھوں
ناں کوئی واقعہ سند بغیر لکھیا

کِدھرے نظر انداز نہیں ہون دِتّا
عالیشان ممدوحہ دے شان تائیں

پیندا تھاں تھاں عکس تفصیل دا اے
اوہدی طرزِ احسانی توں جاں صدقے

ایہہ کوئی کم سوکھا نہیں وِچ کوزے
کرنا بند بحرِ بیکران تائیں

سُتھرے لفظ موزوں زبان اندر
شستہ طور دے نال ترتیب دِتّے

ہوئی ایس تصنیف نوں دیکھ کے تے
خوشی ہر مومن مسلمان تائیں

مصرعے خوبصورت کہکشاں کولوں
نظم عقدِ ثریا نوں مات کر گئی

اوہدی زمیں نورانی نے توڑ دِتّا
ہے سی فخر جیہڑا آسمان تائیں

ہے اوہ سخنور شیریں کلام ایسا
جیہنوں سُن سُن کے دِک رجدے نہیں

اوہدے رُوبرُو رکھ کے بزم اندر
بھلا کون چکّے شمع دان تائیں

جوڑی اوس کتاب تے میں سمجھاں
توشہ آخری سفر دا جوڑیا سُو!

اوہنوں اوہدی عقیدت نے لے جانا
رہبر ہو کے باغ رضوان تائیں

بی بی فاطمہؓ دا ذکر پاک پڑھ کے
میرے مُنہ توں فضلؔ دعا نکلی

رب وِچ کونین دے شاد رکھے
بی بی فاطمہؓ دے مدح خوان تائیں

۱۵ ۵/۶۶ — فضل حسین فضلؔ

تقریظ

از شاعرِ اہلسنّت، مجاہدِ ملّت، فاتحِ نجدیت حضرت جناب حافظ محمد حسین حافظ صدر پنجابی بزمِ ادب لائل پور

حاکم چشتی نوں دِتّا اے رب سچّے
فنِ شاعری اندر کمال وکھرا

عام شاعراں توں ایہدا ہوندا اے
رنگِ سخن وکھرا تے خیال وکھرا

مستی وکھری ایس دا جام وکھرا
ایہدا حال وکھرا ایہدا قال وکھرا

اپنے وِچ سینے سوزِ عشق والا
بیٹھا اے جگ نالوں بھانبڑ بال وکھرا

اُنج تے سارے دا سارا کلام ایہدا
حُسن رکھدا اے بے مثال وکھرا

اے پر ایہہ صحیفۂ نورِ والله
ہے شہکار اس دا لازوال وکھرا

پنجابی سچّے وِچ عربی عبارتاں نوں
رنگ دیوندا اے ڈھال ڈھال وکھرا

اودھر دیکھ کے فنّی عروج ایہدا
تنگ نظر کردے حال حال وکھرا

استفادہ حدیثاں توں کر کر کے
لکھیا زہراؓ دا عجب احوال وکھرا

مستند ہر شعر نوں کرن خاطر
دِتّا حاشیہ اے نال نال وکھرا

صِلہ ایس تصنیف دا ایس تائیں
دیسی حشر اندر ذوالجلال وکھرا

اُتے کوثر دا جام انعام اس نوں
کملی والے نے دینا پیالہ وکھرا

مولا ئی نے جنّت دا کٹ دے کے
کرنا ایہدا بلند اقبال وکھرا

خاتونِ جنّت دے صدقے دینال حافظؔ
جنّت کرو ایہدا استقبال وکھرا

حافظ محمد حسین حافظؔ

۲ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ

تقریظِ عالیہ

از عالیجناب فیضِ مستطاب جگر گوشۂ رسالتماب مرشدِ حقانی نقشِ لاثانی حضرت پیر سید علی حسین شاہ صاحب مد ظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ ثانیہ علی پور سیداں شریف (سیالکوٹ)

عزیزم قائم چشتی لاہوری کا پُر اثر نعتیہ کلام بارہا مختلف عنوانوں میں سننے کا اتفاق ہوا۔ اور اکثر و بیشتر جلیل القدر شخصیتوں کی شان میں قصائد سننے کے بعد دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ ان سے محترمہ مخدومہ طیبہ، طاہرہ، راضیہ، مرضیہ خاتونِ جنت، سیدۃ النساء اہل الجنت سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت مقدسہ پر ایک منظوم کتاب لکھائی جائے۔ چنانچہ ان کی لطافتِ طبع کا خیال کرتے ہوئے بالآخر یہ کلمات کہہ ہی دیئے۔ کہ آپ ایک کتاب سیدہ سلام اللہ علیہا کی سیرت پر پنجابی اشعار میں لکھیں چنانچہ انہوں نے اسی وقت لبیک کہتے ہوئے اس عظیم کام کو شروع کر دیا۔ اور تھوڑے ہی عرصے کے بعد ہمیں یہ خوشخبری مل گئی۔ کہ جناب قائم صاحب اپنی کتاب لکھنے میں کامیاب ہو گئے ہیں
کتاب کا مختلف مقامات سے مطالعہ کیا تو ازحد مسرت حاصل ہوئی
کہ انہوں نے کتاب ہذا مسمّٰی بہ

"خاتونِ جنت"

لکھتے وقت انتہائی دیانت اور احتیاط سے کام لیا ہے۔ اور اس کتاب کو افراط و تفریط سے پاک کرنے کے لئے نہایت مدلل اور مستند کتابوں کی مدد حاصل کی ہے۔ ہمارے نزدیک یہ کتاب اپنی نوعیت کی واحد کتاب ہے۔ جو ناظرین کرام کے ایمان کی مضبوطی میں مشعلِ راہ کا کام دیتی رہے گی۔ یہ کتاب محبانِ اہل بیت کے لئے ایک نادر روزگار صحیفہ سے کسی طرح بھی کم نہیں۔ دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ۔ اور حضرت مائی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طفیل مصنف کو اپنے دینی و دنیاوی نیک مقاصد میں کلی کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ اور اس تصنیف کو مقبول و منظور فرما کر ذریعۂ نجات و مغفرت بنائے۔

علی حسین علی پوری

تقریظ لطیف

از جامع معقول و منقول، حاوی فروع و اصول، استاذ العلماء، شیخ القرآن، ابوالحقائق علامہ پیر محمد عبد الغفور ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وکفیٰ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

امابعد۔ فقیر نے کتاب "خاتونِ جنت" بعض بعض مقامات سے دیکھی۔ ماشاءاللہ نظر بد دور۔ عزیز صائم چشتی صاحب نے بضعۃ الرسول علیہا الصلوٰۃ کی سوانح طیبہ کو پوری طرح منظوم کر کے پوری دنیائے اسلام پر احسانِ عظیم کیا ہے۔ اور مختلف کتب "تواریخ" اور "سیر" سے حوالہ جات نقل کر کے آپ کی پاک زندگی کے ہر شعبہ کو پوری طرح واضح کیا ہے۔ یہ کتاب مردوں کو اپنی بیٹیوں کی تربیت میں ممد و معاون ہے اور عورتوں کے لئے امورِ خانہ میں مشعلِ راہ ہے۔ کفایت شعاری، راست گوئی، ریاضت، مجاہدہ، اطاعتِ والدین اور خدمتِ شوہر، تربیتِ اولاد، صبر و شکر، رضا، ایمان کامل عرفان وغیرہ مسائل پر منظوم تبصرہ ہے۔ مسلمان اس کو پڑھیں اور عمل کریں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ صائم صاحب کی اس سعی کو قبول فرمائے اور مزید توفیق عطا کرے۔ کہ وہ سادہ پنجابی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی زندگیاں بھی منظوم کریں۔ آمین۔ ثم آمین!!

محمد عبد الغفور ہزاروی۔ وزیرآباد

تقریظ

از جناب سرتاجِ المتقین سند المقربین حضرت علامہ پیر محمد سلیم نقشبندی مجددی مدظلہ العالی خطیب اعظم جامع مسجد جہال خان ٹوانہ لائلپور

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالےٰ جل جلالہٗ کی حمد و ثنا اور نعت جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آفتاب رسالت۔ ماہتاب نبوت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ضو پاش کرنیں اور ضیا بار شعاعیں یوں تو کائنات کے گوشہ گوشہ کو جگمگا رہی ہیں۔ اور کون و مکان کا ذرہ ذرہ آپ کی نورانی تجلیات سے حشر تک چمکتا دمکتا رہے گا۔ لیکن کس قدر عظیم اور قابلِ ستائش ہیں وہ نورانی ہستیاں جنہیں اس آفتاب عالمتاب کی پرانوار تجلیات براہِ راست سمیٹنے کا موقعہ مشیت الٰہیہ کے مقرر شدہ پروگرام کے تحت حاصل ہوا ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اہل بیت اطہار سلام اللہ علیہم اجمعین کا وہ مقدس گروہ جنہیں

اصحابی کالنجوم اور مثل اہل بیتی مثل سفینۃ نوح کا اعزاز اس عظیم ہستی کیطرف سے عطا ہو جسے خدا کے بعد سب سے بڑا مانا گیا۔ یوں تو اس فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تحت آپ کا ہر صحابی ہدایت کا ستارہ اور آپکی اہل بیت کا ہر فرد کشتی نوح ہے۔ جس کسی نے بھی ان کا دامن تھاما۔ یقیناً منزل سے ہمکنار ہوا۔ مگر جناب سیدۃ النساء العلمین حضرت مائی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شانِ عظیم، آپکا تقدس، آپکی عظمت آپکی قدر و منزلت سب سے جداگانہ ہے۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنا جگر کا ٹکڑا کہہ کر اُن کی ایذا کو اپنی ایذا۔ اُنکے غضب کو اپنا غضب۔ اور اُنکی رضا کو اپنی رضا کہا ہو۔ بلکہ خالقِ کائنات نے اُنکی رضا کو اپنی رضا اور اُنکے غضب کو اپنا غضب کہا ہو۔ جنکی آمد پر اللہ کا رسول کریم کیلئے کھڑا ہو جاتا ہو۔ جنکی عظمت کے اظہار کیلئے قیامت کے دن منادی کی جائے گی کہ اے لوگو! نگاہیں نیچی کرلو میرے محبوب کی بیٹی کی سواری گزرنے والی ہے۔ حضرت مائی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل میں بیشمار احادیث موجود ہیں۔

اس عنوان بحرِ بیکنار پر سینکڑوں اہلِ علم حضرات نے قلم اٹھائے اور محبانِ اہلبیت کو بیش بہا خزانہ مہیا کیا۔ لیکن کتاب ہذا مسمی "مناقبِ جنت" جیسی جامع اور مدلل کتاب میری نظر سے آجتک نہیں گزری۔ برادرِ مکرم استاذ الشعراء جناب صائم چشتی کی لیاقت اور ذہانت کا خیال کرتے ہوئے میرے قبلہ عالم اعلحضرت عظیم البرکت قدوۃ الصلحا، زبدۃ الاتقیا شیخ المشائخ پیر دستگیر روشن ضمیر مرشد حقانی نقش ثانی جناب پیر سید علی حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف اور برادرم قبلہ پیر حافظ سید فضل شاہ صاحب مدظلہ العالی نے انہیں ارشاد فرمایا کہ جناب سیدۃ النساء العالمین حضرت مائی فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا کی سیرتِ مقدسہ پر افراط و تفریط سے پاک ایک جامع اور مدلل کتاب لکھو۔ چنانچہ انہوں نے اس ارشادِ عالیہ کو نہایت تحسین اور فخر کی نگاہ سے دیکھا۔ اور اسی وقت اس عظیم کام کا بیڑا اٹھا لیا۔ اور جلد ہی اللہ تعالیٰ کے فضل اور ان مشائخ کرام کے صدقہ سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ اور فی الواقع جیسا کہ انہیں ارشاد ہوا تھا ویسی ہی (معتبر مبسوط اور اونچے طبقے کے مصنفین کی کتب کے حوالوں سے مزین) مدلل اور جامع کتاب سلیس پنجابی اشعار میں لکھ کر پیش کر دی۔ صائم صاحب نے کتاب ہذا میں وہ تمام محاسن پیدا کر دیئے ہیں جو کسی اونچی تصنیف میں ہونے ضروری ہیں ــــ خداوند کریم اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکی آلِ پاک کے صدقے صائم صاحب کو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ اور اس کتاب کو ذریعہ نجاتِ اُخروی بنائے۔ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد۔ فقط والسلام۔

طالبِ دعا۔ محمد سلیم نقشبندی جھال خانوانہ۔ لائلپور

تقریظ لطیف

ازاثر خامہ، عالم نبیل، فاضل جلیل، عربی کے مشہور شاعر و ادیب حضرت علامہ صاحبزادہ سید محمد امین شاہ صاحب نقوی مدظلہ العالی لائلپور

الله رب محمد صلی علیه وسلما۔ نحن عباد محمد صلی علیه وسلما

اما بعد۔ طالعت الصحیفة العالیه والرقیمة الغالیه التی نظمها الاریب الاریب المحاب بترتیب عجیب مصاب وتحریر فهیم وتقریر ملیح [illegible] الجلیل الذی المعی

والتحریر البلیغی محذومنا الشہیر بالصائم الچشتی عصمہ المولی العلی من کل غبی وغوی من مقامات متفرقۃ وصفحات متکثرۃ فوجدتھا جامعۃ الفضائل سیدۃ النساء الفاطمۃ الزھرا علیھا الف الف رحمۃ من خالق الارض والسماء وقامعۃ للاعداء الخوارج الجھلاء حقیق ان یقال فی شان صاحب تلامذۃ الکثیرۃ

اَلتَّهْنِيَاتُ الصَّائِمِ حِبْرِ بَهْجَتِيْ مُنْتَسِبُ — مَدَّاحِ اٰلِ مُحَمَّدٍ — وَاَوِیْنِ حَسَّانِ الْعَرَبُ
مِنْ سَنَنِ الْكُتُبِ الْعَظِيْمَةِ فِي الْمَحَاسِنِ وَالرُّتَبُ — اِلَّا الصَّحِيْفَةَ هٰذِهٖ — بَادَرَتْ لَهُ كُلُّ الْكُتُبُ
بِالْعِلْمِ وَالْفَضْلِ لِسَنَىٰ يَسْقِيْ الْبَرِيَّةَ كَالسُّحُبُ — وَبِمُنْجِتِيْ هُوَ قَائِعٌ — اَلْكَلِمَاتُ جَمِيْلٌ وَعَجَبُ
وَالْحَقُّ لَمْ اَرَ مِثْلَهٗ فِي النَّظْمِ حَمَّالُ الشُّهُبُ — قَدْ قَالَ نَقْوِيُّ النَّسَبُ — عَبْدٌ فَقِيْرٌ مُضْطَرِبُ
سِنَّ الصَّحِيْفَةِ هٰذِهٖ — شَمْسُ الْفَضَائِلِ وَالْاَدَبُ

وَاَدْعُو اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اَنْ يَّنْفَعَ بِهَا الْمُسْتَرْشِدِيْنَ الْمُسْتَجِدِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالدِّيْنِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ دَوَامَ اللّٰهِ اٰمِيْنَ ٥ ـ (صاحبزادہ نقوی)

TAKREEZ

(از پروفیسر محمد انور صاحب چیمہ دامت برکاتہم العالی ـ بی ـ ایس سی (اے ایچ) (پنجاب) بی ـ ایس سی (ویٹرنری) پنجاب ـ ایم ایس سی (فوڈ) (ہریکلچر))

It is matter of great pleasure for me to record the following humble observations about this book named as "Khatoon e Jannat".

This book is indeed a first successful attempt on this God loved topic and is a real contribution to the Panjabi poetry. Such well graunded and comprehensive book has not so far been attempted by any Punjabi poet. The learned relegious populance Ahle Sunnat has agreed upon the contents of this book. Every piece of Poem is in brief a fountain of real love which our society needs very urgently. It is in addition to the language of poetry used in this book which is very simple and well understandable.

Each verse is well anspired and in a reflection of God love. One cannot go without inspiration while reading this book. This noble cause is the only part of worthy Saim Sahib and may God bless him with all blessings.

It is farthur prayed that may almighty through Afzal-ul-Nisa Khatoon-e-Jannat Salat-ullah Aelhae and through this contribution give him the cover of "Friends of God at the day of judgement.

Muhammad Anwar Cheema
B.Sc (A.H) (P.b) B.Sc (vet) (Pb) M.Sc (F.T) (Agri)

تقریظ منظوم

اثر خامہ، واعظ دلپذیر، شاعر بے نظیر، نگینہ پاکستان الحاج علامہ محمد یوسف نگینہ پیلے گوجراں ۱۷۶ گ ب تحصیل سمندری
حال مسجد دستگیری غلام محمد آباد - لائل پور

پاک سیرت دی لکھی اے پاک سیرت صائم چشتی نے پاک خیال دیناں — ہر اک واقعہ اے مستند لکھیا، دتے خوب دلائل سوہناں دے نال
نص قطعی قرآن چوں لے لیکے، اہلبیت دی شان بیان کیتی — دسیا نالے حدیثاں چوں ہے واجب، رکھنی حب محمد دی آل دیناں
اہلبیت محمد دی دسیا سو، سنی کیویں نے شان بیان کردے — اہلبیت دی حب دسیا سو کتاں تے تعلق اعمال دیناں
مقولہ شاعر مضموناں دی آڑ لیکے کیتی خوب اصلاح معاشرے دی — اپنے قلم دے زور تنقید کردا، ماضی تائیں ہویا شوخیاں دیناں
بلدیاں ہور کتاباں وی ہین بیشک بی بی فاطمہ دی سیرت پاک اتے — مثل ایسے دی دتی نہیں جا سکدی، آیا ہے سیرت ہمیتاں دیناں
خوش قسمتی نال آغاز توں ای لیکے پڑھیا میں ایہنوں اخیر تیکر — ملدا جیندا پنجابی وچہ رنگ پیدا، رومی جامی تے سعدی اقبال دیناں
چھڈ کے قلم نوں ڈب کے حال اندر لکھی گئی کتاب معلوم ہندا — اک حرف وی میتوں تے نہیں دسدا، لکھدا ہووے تعلق تجہ قال دیناں

ایہے دعا ایہہ یوسف دی رب اگے اٹھیے روز قیامت نوں اسیں سارے
نبی پاک تے آل اصحاب نالے، غوثاں ولیاں دے ٹولے کمال دے نال

محمد یوسف نگینہ غفرلہ - لائل پور

تقریظ منظوم

از عالیجناب پیر سید ابوالکمال برق قادری نوشاہی بحرالعلومی سجادہ نشین دربار نوشاہی ڈوگہ شریف۔ ضلع گجرات۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً

لاجواب کتاب خاتون جنت، سیرت فاطمۃ الزہرا دی اے — اسنوں پڑھیاں ہووے ایمان تازہ داستان ایہہ خیر النساء دی اے
مدح پاک ہے ایہہ بی بی فاطمہ دی جیہڑی بیٹی رسول خدا دی اے — حرف حرف وچ نور عرفان بھریا چلی قلم ملک الشعراء دی اے

صائم چشتیا لکھ مبارکاں نی، تحفہ عجب ایہہ جنت خاتون لکھیا ئی
ازلی عاشقا آل رسول دیا، پرکیف پاکیزہ مضمون لکھیا ئی

اے حسان العصر میں دیکھیا اے، بزم سخن وچ اعلیٰ مقام تیرا — سنگے سنگدلاں دے منہ توں آہ نکلے بھریا سوز دیناں کلام تیرا
تیری نگہ بلند خیال نازک ہویا عرش تورٹیں روشن نام تیرا — اج بنت رسول دی بارگاہ وچ ہو گیا منظور سلام تیرا

واللہ ایس کتاب دیاں برکتاں تھیں جگوں وکھری تیری برات ہو گئی
یک تیری ہی نہیں بلکہ نال تیرے ہور کئیاں دی اس تھیں نجات ہو گئی

اڈیا طائر طبع بلند ہو کے کیتی مدد رب ذوالجلال تیری — تیری مستی طبع اچھل مارے، قابل رشک پرواز کمال تیری
شعر و سخن دے خونی میدان اندر بیشک بڑی نرالڑی چال تیری — الحق کتاب "خاتون جنت" صائم چشتیا اے مثال تیری

اے مداح آل رسول شالا ایکا عشق دا رنگ نصیب ہو وی
اس جہان اندر اس جہان اندر اہلبیت دا سنگ نصیب ہو وی

ایسی کسے نوں نہیں نصیب ہوئی جیہڑی شان بتول فیشان دی اے — ثانی فاطمہ زہرا دا کوئی وی نہیں، ایہہ تصدیق حدیث قرآن دی اے
صائم لکھ کتاب خاتون جنت سندے ہی جنت وچ جان دی اے — کیونکہ آل رسول دی مدح گوئی بڑی پکی نشانی ایمان دی اے

اہلبیت رسول دی مدح کر کے، اپنی بگڑی بنائی اے چنگا کیتا ای
سد قوں خیر النساء دی بارگاہ وچ گردن ادب جھکائی اے چنگا کیتا ای

اہلبیت دی حب دی چاشنی تھیں گلے عمل دے دفتر چمکائے صائم — موتی تخندے صفحے قرطاس اتے بڑیاں محنتاں نال سجائے صائم
کوئی جہان نہ جنہیں بانیاں برتے دُر دے سخن سنتے صائم — لکھ ایہہ کتاب خاتون جنت وچ جنتاں محل بنائے صائم

بے مثل کتاب خاتون جنت برقؔ ہو نہ سکدی تعریف اسدی!
پاک ذکر بتول دا جیا ہو شت لکھ دیہ تاریخ تصنیف اسدی

۱۳۸۶ھ

سید ابوالکمال برقؔ قادری نوشاہی

کتاب خاتونِ جنّت لکھن واسطے میں جنہاں کتاباں توں استفادہ کیتا اے، اوہناں دے ناواں دی فہرست

(صائم چشتی)

نمبر شمار	کتاب دا ناں	مؤلف	مطبوعہ	کتاب دا ناں	مؤلف	مطبوعہ	نمبر شمار
۱	قرآن مجید	کلام خدا۔ ترجمہ شیخ سعدی	انڈیا	ترمذی شریف	امام حافظ ابو عیسیٰ ترمذی	پاکستان	۲۲
۲	قرآن مجید	کلام خدا۔ ترجمہ اعلیٰحضرت بریلوی	پاکستان	مشکوٰۃ شریف	ولی الدین عمری	"	۲۳
۳	تفسیر ابن جریر	علامہ محمد ابن جریر	مصر	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	انڈیا	۲۴
۴	تفسیر روح البیان	علامہ اسمٰعیل حقی	مصر	خصائص کبریٰ	علامہ جلال الدین سیوطی	حیدر آباد دکن	۲۵
۵	تفسیر کبیر	امام فخرالدین رازی	مصر	المستدرک۔	علامہ حاکم نیشاپوری معہ تلخیص علامہ ذہبی	"	۲۶
۶	تفسیر ابن عربی	شیخ اکبر محی الدین ابن عربی	مصر	مسند احمد	امام احمد بن حنبل	مصر	۲۷
۷	تفسیر خازن	علاؤالدین علی بن محمد خازن	مصر	کنز العمال	علامہ علاؤالدین المتقی ہندی	حیدر آباد	۲۸
۸	تفسیر معالم التنزیل	ابو محمد حسین بن مسعود الفراء البغوی	مصر	مظاہر حق	قطب الدین شاہجہان آبادی	انڈیا	۲۹
۹	تفسیر دُرّ منثور	علامہ جلال الدین سیوطی۔	تہران۔ ایران	بخاری شریف	محمد بن اسماعیل بخاری	پاکستان	۳۰
۱۰	تفسیر بیضاوی	قاضی ناصرالدین بیضاوی	مصر	مسلم شریف	امام مسلم بن حجاج	"	۳۱
۱۱	تفسیر صاوی	شیخ احمد صاوی مالکی	"	ابن ماجہ شریف	علامہ محمد بن یزید بن ماجہ	"	۳۲
۱۲	تفسیر عرائس البیان	برحاشیہ تفسیر ابن عربی	انڈیا	جامع الصغیر	علامہ جلال الدین سیوطی	مصر	۳۳
۱۳	تفسیر حقانی	علامہ عبدالحق حقانی	پاکستان	زرقانی علی المواہب	علامہ محمد زرقانی	"	۳۴
۱۴	تفسیر حسینی قادری	حسین بن علی کاشفی	انڈیا	نسیم الریاض	شرح شفا علامہ خفاجی	"	۳۵
۱۵	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خاں	پاکستان	فتح الباری شرح بخاری	علامہ ابن حجر عسقلانی	"	۳۶
۱۶	تفسیر جلالین۔	جلال الدین سیوطی۔ جلال الدین محلی۔	مصر	طبقات ابن سعد	ابن سعد	بیروت	۳۷
۱۷	تفسیر نسفی	عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی	مصر	الاصابہ	ابن حجر عسقلانی	مصر	۳۸
۱۸	تفسیر ابن کثیر	اسماعیل بن کثیر دمشقی	مصر	الاستیعاب	ابو یوسف بن عبداللہ بن عبدالبر	"	۳۹
۱۹	تفسیر مہائمی	علامہ مہائمی	"	اُسد الغابہ	عزالدین المعروف ابن الاثیر	طہران	۴۰
۲۰	تفسیر فتح العزیز	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی	انڈیا	دلائل النبوۃ	ابو نعیم اصبہانی	حیدر آباد دکن	۴۱
۲۱	تفسیر مظہری	قاضی ثناء اللہ پانی پتی	"	سیرت حلبیہ	علی بن برہان حلبی		۴۲

نمبر شمار	کتاب دا ناں	مؤلف	مطبوعہ
۴۳	تاریخ ابن خلدون	ابن خلدون	پاکستان
۴۴	رحمۃ للعالمین	سید سلیمان منصورپوری	″
۴۵	سیرت رسول عربی	علامہ نور بخش توکلی	″
۴۶	تاریخ اسلام	اکبر شاہ نجیب آبادی۔	″
۴۷	تاریخ اسلام	عبدالرحمن شوق امرتسری	″
۴۸	تاریخ اسلام	امیر احمد بی۔اے	″
۴۹	صواعق محرقہ	ابن حجر مکی الہیتمی	مصر
۵۰	نور الابصار	علامہ شبلنجی	″
۵۱	اسعاف الراغبین	محمد صبان	″
۵۲	اصول کافی	محمد یعقوب کلینی	تہران
۵۳	حیات القلوب	ملا باقر مجلسی	تہران
۵۴	مجمع الفضائل	ابن شہر آشوب	پاکستان
۵۵	مدارج النبوۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	انڈیا
۵۶	معارج النبوۃ	علامہ معین بن [illegible]	″
۵۷	روضۃ الشہداء	[illegible]	″
۵۸	[illegible]	شاہ [illegible]	پاکستان
۵۹	فاطمہ بنت [illegible]	عمر ابو نصر مترجم شبیر احمد جعفری	″
۶۰	[illegible]	سید احمد ابو الحسنات	″
۶۱	الحاوی للفتاوی	علامہ جلال الدین سیوطی	مصر
۶۲	ریاض النضرۃ	محب طبری	″
۶۳	الاتقان	علامہ جلال الدین سیوطی	″
۶۴	نزہۃ المجالس	علامہ عبدالرحمن صفوری	″
۶۵	نہج البلاغۃ	سید رضی	پاکستان
۶۶	دیوان علی	علی کرم اللہ وجہہ الکریم	″

نمبر شمار	کتاب دا ناں	مؤلف	مطبوعہ
۶۷	اسرار و رموز	علامہ اقبال	پاکستان
۶۸	موعظہ مباہلہ	علی الحائری	″
۶۹	سفینہ نوح حصہ اول دوم	محمد شفیع اوکاڑوی	″
۷۰	شواہد النبوۃ	علامہ عبدالرحمن جامی	انڈیا
۷۱	تاریخ الخلفاء	علامہ جلال الدین سیوطی	پاکستان
۷۲	تفسیر ابو سعود	ابو سعود	مصر
۷۳	زاد المعاد	ابن قیم جوزی	″
۷۴	تفسیر کنز البیان	مفتی نعیم الدین مرادآبادی	پاکستان
۷۵	شرح فقہ اکبر	ملا علی قاری حنفی	″
۷۶	فیوضات المحبوب	سید امین نقوی	″
۷۷	الامن والعلی	اعلیٰحضرت بریلوی	″
۷۸	تاریخ اسلام	نشتر جالندھری	″
۷۹	حاشیہ شرح اربعین نوویہ		

جنہاں کتب خانیاں توں استفادہ کیتا:۔

(۱) چشتی کتب خانہ جھنگ بازار لائل پور

۲۔ کتب خانہ جامعہ رضویہ مظہر اسلام جھنگ بازار لائل پور

۳۔ کتب خانہ حاجی محمد یوسف نگینہ صاحب پیلے گوجراں۔

۴۔ کتب خانہ چوہدری صفدر علی صاحب نواب منزل جناح کالونی لائل پور۔ کوٹھی نمبر 4/1

۵۔ کتب خانہ صاحبزادہ افتخار الحسن صاحب جارتی لائل پور۔

۶۔ کتب خانہ جناب محمد انور چیمہ صاحب۔ ایم۔ ایس۔ سی زرعی یونیورسٹی لائل پور۔

کی بکّھاں

(مصنّف وَلّوں)

کی بکھاں! ناں رکھیا اے مَیں اِس عنوان دا۔ جیہنوں اُردو والے پبلش لفظ یا حرف اوّل تے پنجابی والے پہلی گل وغیرہ آبندے نے۔

مَیں ایہہ ناں ایویں ای نہیں رکھ دِتا۔ بلکہ اِک خاص وجہ۔ اِک انوکھی تے عجیب حقیقت سی۔ اوہ انوکھی خاص وجہ تے عجیب حقیقت ایہہ وے۔ کہ جیہڑی کتاب تہاڈے ہتھاں وِچ اے ایہنوں شروع کرن توں لے کے آخیر تیکر میرے ذہن وِچ صرف ایہو ای اِک فقرہ گونجدا رہیا اے کہ! کی بکھاں۔

ایس کتاب توں پہلاں دی بتیری وار میرے راہوارِ تخیّل نوں ایہیاں ایسیاں سوڑیاں تے ترکھیاں راہواں توں گزر کے منزل تے جانا پیا اے۔ جنہاں راہواں وِچ ذرا جناں پیر تھڑکن نال بندہ تحت الثرٰے توں بھی تھلے پہنچ جاندا اے۔ پر ایس نوِیں تے انوکھی منزل وَل پَیر پُٹدیاں ای جیہڑا میرا حال ہویا اے۔ اوہ مینوں پتہ اے تے یاں میرے رَب تے رسُول نوں۔

ایس کتاب دا اِشتہار اَج توں دو سال پہلاں کتاباں وِچ ایس اعلان نال دتا گیا سی کہ ایہہ کتاب تھوڑے دِناں تیکر ای چھپ رہی اے۔ پر ایہہ تھوڑے تھوڑے دِن سَت سَو توں وی وَدھ ہو گئے۔ تھوڑے دِناں دا اِشتہار اَیویں ای نہیں سی دے دِتا بلکہ سوفیصدی یقین سی کہ اِنشاءاللہ ایہہ کتاب بہت چھیتی چھپ جاوے گی۔

کیوں جے ایہہ کوئی فخر دی گل نہیں۔ میرے اُتے میرے اللہ دا ایہہ خاص ای کرم اے کہ مَیں کوئی وی مضمون جنے چِر وِچ چاہناں واں لکھ لیناں۔

تے۔ کوئی بھی مضمون ہُندے تے ایڈی وَڈی کتاب وَدھ توں وَدھ پندراں دِناں وِچ

لکھی جاندی سی۔ پر ایس کتاب تے پندراں دن نہیں پورے دو سال لگے نیں۔ اینا چر کیوں لگّا اے۔ ایہہ میں پہلاں عرض کر دِتی اے۔ کہ جدوں بھی کجھ لکھن دا ارادہ کر کے تخیلات نوں کٹھیاں کیتا۔ بار بار ذہن وِچ ایہو ای سوال اُٹھدا رہیا کہ "کی لکھاں"۔

دُنیا دا ہر مسلمان ایس گل نوں چنگی طراں جان دا اے۔ کہ جیہڑے مُوضوع تے ایہہ کتاب لکھی گئی اے۔ اوہ کِنّاں نازک بلکہ نازک ترین اے۔

مینوں ہور تے کسے دا پتہ نہیں پر میں ایہہ گل دعوے نال کہہ سکناں کہ کسے بھی شاعر تے اُدیب دے قلم واسطے ایس توں وڈی ہور امتحان گاہ ہے ای نہیں کہ اوہنوں اپنے نبی دی زندگی دے حالات لکھنے پین۔

اُپنے اوس اعلیٰ تے عظیم نبی دے حالات جیہنوں دل دی ہر دھڑکن اپنا نجات دہندہ سمجھدی ہووے۔ جیہدے مقام تے احترام وِچ ذرا جنّی لغزش ہو جان دے نال جہنم دی بھڑکدی ہوئی اگ دا لقمہ بن جان دا خطرہ ہر ویلے ذہن تے مسلّط رہندا ہووے۔

آزمائشاں دے نال کِنّاں بھرپور اے ایہہ مُوضوع! کِنّاں عجیب تے کِنّاں نازک اے ایہہ عنوان۔ میں اللہ دے مقدس رسُول دی عظمت دی قسم کھا کے کہناں! کہ ایس مُوضوع تے قلم چلان لگیاں رائٹر توں جے اِک لمحے واسطے جناب ممدوح دی نظر ہٹ جاوے تے اوہ بغیر پرمٹ دے سِدھا جہنم چلا جاندا اے۔

ایہہ اوہ مُنفرد تے ارفع و اعلیٰ مقام اے جِتھے عقل، ہوش، فہم، فراست، تصوّر، تخیّل وغیرہ ہر قسم دی ہر قوت محض ناکارہ تے مجبور ہو کے رہ جاندی اے۔ ایہہ اوہ نازک مقام اے۔ جیہنوں شاعر صرف ایہناں لفظاں نال بیان کر سکدا اے۔

ع

اُدب گا ہیست زیرِ آسماں اُز عرش نازک تر!
نفس گم کردہ می آید۔ جنیدؒ و بایزید اِینجا

ایہہ تے اللہ دے محبوب نبی دی زندگی دے مقدس حالات لکھن ویلے اُہنے باریک تے نازک موڑ اوندے سنے، تے جدوں رب دے محبوب نہیں ؟ رب دے محبوب دی پیاری بیٹی سلطان الانبیاءؐ نہیں، سلطان الانبیاء دی تقدس مآب صاحبزادی دے حالات زندگی لکھنے ہون تے ایس توں وڈی آزمائش، ایس توں وڈی امتحان گاہ، ایس توں وڈا نازک مقام تے پلصراط ہور کیہڑا ہو سکدا اے۔ ایس فقرے توں ممکن اے کہ کور عقلی ایہہ مطلب لے لوے کہ باپ نالوں بیٹی دی شان ودھان دی کوشش کیتی گئی اے۔ پر عقلِ سلیم ایس لطیف اشارے دی گہرائی تک پہنچ کے جھوم اُٹھے گی۔ قصہ مختصر ایہہ مقدس کتاب لکھن لگیاں میرے حسین تصورات تے میریاں تخیل پروازیاں نے میرا کوئی ساتھ نہیں دتا۔ مَیں جدوں بھی کاغذ قلم لے کے بیٹھا۔ کلے کلے نے ایہو ای پکار پکار کے آکھیا کہ ؟ کی لکھناں ! شائد کوئی عقلی پھیر اعتراض کر دیوے۔ کہ لکھدی تے قلم اے۔ تصوراں تے تخیلاں نے کی لکھناں ایں۔ پر عقلِ سلیم جان دی اے کہ پہلاں تخیلات ای قرطاس ذہن تے تحریر ثبت کر دے نیں۔ قلم دی واری پچھوں اوندی اے۔

ہاں تے مَیں ایہہ عرض کر رہیا ساں کہ ایس کتاب دے لکھن وچ میری کسے قوت دا کمال نہیں۔ ایہدا ہر لفظ کسے غیر مرئی تے ناں محسوس کیتی جان والی قوت دا مرہونِ احسان ایں۔ جیس قوت دا اظہار کیتا ای نہیں جا سکدا۔ کیوں جے اوہ ہے ای غیر مرئی۔

غرض ایہہ کتاب لکھی نہیں گئی لکھوائی گئی اے۔

مَیں تے آخر تک صرف ایہوای پچھدا رہیا واں۔ کہ۔ کی لکھاں !

صائم چشتی

۱۵ از محرم الحرام ۱۳۸۶ھ ہجری

قلم نُوں

ادب ادب اے برق رفتار قلمیں، ایتھے کم نہیں تیز طراریاں دا
بہتیں نُون انوکھا ای قسم رب دی، آیا وقت آزمائشاں بھاریاں دا
پھیر تُری ایں پتہ نہیں ذرا تینوں. ایہناں منزلاں دیاں دُشواریاں دا
قدم قدم اُتے سجدے رہویں کردی. بھولیں بوہا نا اکھاندیاں باریاں دا
اوہدا حال لکھنا حُوراں سِکھیا اے۔ ڈھنگ جیہدے کولوں پردہ داریاں دا
دِتا مرتبہ اے اللہ پاک جس نُوں۔ جیہناں عورتاں دِیاں سرداریاں دا
رہلاناں ایں ڈول نہ جائیں کِدھرے۔ چُکی بھار رکھیں وفاداریاں دا
آپ سکھ کے سارے جہان تائیں. سبق دس دئیں ادب شعاریاں دا
چھم چھم رہویں روندی نیویں دھون کر کے۔ پینڈا ای مُل ایتھے دلفگاریاں دا
اُدوں ادب کولوں بلکہ ڈھنگ پُچھیں۔ خونِ جگر اندر لاؤن تاریاں دا
رختِ سفر ہنجو سُرخ سُرخ لے کے چھیتی اُٹھ کر حیلہ تیاریاں دا
لگا ای صائم ناچیز نوں ہُن تحفہ
اہلبیت دِیاں خدمت گاریاں دا
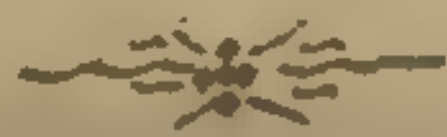
اِلتجا بدرگاہ ربّ العُلا

یارحمان رحیم عظیم ارحیم۔ پردہ پوشش تُوں ایں نابکار ہاں مَیں
یاستّارالعُیوب کریم خالق بخشنہار تُوں ایں خطا کار ہاں مَیں
ہر عظیم توں اعظم عظیم توں ایں۔ ہر نادار توں وَدھ نادار ہاں مَیں
قوی توں سب توں مَیں کمزور سب توں، چارہ ساز توں ایں تے لاچار ہاں مَیں،
تیری رحمت ہے مولا محیط پھر بھی۔ منّیاں بہت وَڈّا گنہگار ہاں مَیں
منزل دُور تے رستہ بھی ہے نازک۔ نالے چُک بیٹھا بھارا بھار ہاں مَیں
اپنے فضل تے کرم تھیں پار لاویں۔ بیٹھا چھال سمندریں مار ہاں مَیں
ناتوانیاں اُتے کمزوریاں نوں لے کے آگیا تیرے دربار ہاں مَیں
بدکردار اَیڈا وَڈّا بندیاں دی۔ لکھنا چوہندا عظیم کردار ہاں مَیں
سرنوں خم کرکے پہلے قدم تے ای۔ اپنی عقل دی مَن داہار ہاں مَیں
کرم خاص فرماویں تے ہوسکدا۔ منزل نال مولا ہمکنار ہاں مَیں
چارے کنّیاں میریاں بین خالی۔ خالی ہتھ قلّاش بیکار ہاں مَیں
سیاہ کار۔ بدکار۔ بدحال۔ خاطی۔ بداعمال۔ باغی۔ بدکردار ہاں مَیں
التفات دے بھی بیشک نہیں لائق۔ سزا ہر اک دا سزاوار ہاں مَیں
دعوے صرف اَیناں تیرے پیاریاں دا مدح خوان اَے پروردگار ہاں مَیں
ایہہ بھی دعوے نہیں کرم جناب دے دا۔ کردا اس طراں پیا اظہار ہاں مَیں!
ناں مَیں سَاں ناں ہاں۔ ناں ہوسکداں۔ اوہی کر رہیا غلط تکرار ہاں مَیں
تُوں ای تُوں ایں کُجھ بھی نہیں سَاں مَیں۔ [illegible] مَیں

اِستدعا بحضورِ مُصطفےٰ

کملی والیا کملی دی اوٹ کرکے میرے عیباں تے جُرماں تے پا پردہ
مدّت ہوئی اے سوہنیا سکدیاں نُوں ہُن تے رُخِ منوّر توں چا پردہ
ہُن دی وار تشریف لیاؤن لگیاں، آقا میری تقدیر بھی بدل آیو
تُسیں جدوں بھی خواب وِچ آوندے او۔ اگے جاندے مقدّر دا آ پردہ
میرے عیباں تے جُرماں دی گل کاہدی تُسیں جان دے او عیباں ساریاں نوں
ہور کی چھپناں جدنہیں تُساں کولوں کردا غیباں دا غیب خُدا پردہ
ہتھ کٹنے تے رہ گئے اِک پاسے۔ قسم رب دی اے کئے ہسیں جاندے
جیکر اِک بھی سترہزار وِچوں کملی والیا دیندوں اُٹھا پردہ!
سڑیا طُور تے ہوئے بیہوش مُوسےٰ سینہ چیریا گیا سی بجلیاں دا
اینویں ذرا کو مُوسےٰ دے کہن اُتے تُساں دِتا سی جدوں سرکا پردہ
لاہ کے اُمت دے مرداں دی عقل اُتوں پردہ بخشو چا اُمّت دیاں عورتاں نوں
صدقے او سدے جیہدی گفتار تے بھی پاوَن اوندی سی بادِ صبا پردہ
ایسی ہوا فرنگی تہذیب دی نے دِتی ہوا اِسلام دِیاں ربیوباں نوں !!
رہیا چہرے توں ہٹنا تے اِک پاسے۔ سارے جسم دا ہویا ہوا پردہ
تُساں جیہا آقا دو جہان اندر بعد رب دے ہے پردہ پوش کیہڑا
پاون ڈالیو حشر دے دن پردے، دُنیا وِچ بھی کرو عطا پردہ
اس تصنیف دے لکھن دا ہے جیہڑا مطلب تمام دا پتہ اے تُساں تائیں
ہیرت ایہو کہ قوم دِیاں بیٹیاں نوں۔ بخشے رب ایمان، حیا پردہ

کملی والیا ظلمتاں دور کر دے رخ روشن چراغ دا واسطہ ای

نوری پھل بنے حسن حسین جس دے اوس حیدری باغ دا واسطہ ای

زہرا پاک دی پاک تطہیر چادر چٹی صاف بے داغ دا واسطہ ای

نظر کرم کر دسا تُم غریب اُتے

تیری چشم مازاغ دا واسطہ ای

ابوبکر صدیق رفیق تیرے عزت عظمت تاب دا واسطہ ای

حضرت عمر فاروق عثمان حضرت جامع اُمّ الکتاب دا واسطہ ای

بوتراب دلیر تے شیر حیدر شہر علم دے باب دا واسطہ ای

بخشیں حب اصحاباں پیاریاں دی

تیرے کل اصحاب دا واسطہ ای

شانِ بتولؑ صلوٰۃ اللہ علیہا

کیہڑی عورت اے وِچہ کونین جس نے، زہرا وانگ پائی شانِ جلی ہووے
جندے پُتر حسنینؑ جیہے لال ہوون، تے سرتاج جس دا مولا علیؑ ہووے
جندے در اُتے خدمت کرن خاطر، ہر اِک حور فردوس دی کھلی ہووے
پھر بھی اپنے ہتھاں نال پیہیں چکی، نال چھالیاں دے بھری تھلی ہووے
کیہڑی شہنشاہ زادی اے گھر جندے، کئی کئی دِن تک اگ نہ بلی ہووے
خاکِ پا جندی غازہ سمجھ کے تے، ہر اِک حور نے مکھ تے ملی ہووے
بوہا اِک پاسے نیویں دھون کر کے، جندی لنگھی فرشتیاں گلی ہووے
پردہ ایناں کہ جندی زمین نے بھی، کدی ویکھی ناں پیراں دی تلی ہووے
نازل اُمت تے ہون بلا لگی - جس دے پُتر دے خون تھیں ٹلی ہووے
جندی تربت تے گردن نون بہ جیون، ناں کوئی غوث ہووے ناں کوئی ولی ہووے
کربل وِچہ جندے جگر گوشیاں دی، بوٹی بوٹی وِچہ ریت دے رلی ہووے
جندی اُم کلثوم تے دِھی زینب، پہن بیڑیاں شام نوں چلی ہووے
لاش جیہدے شبیر دی کربلا دے اندر گھوڑیاں دے سُماں دلی ہووے
صائمؔ کون پہنچے اُس دی شان تائیں، جو محمدؐ دی گود وِچہ پلی ہووے

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا
دا
مبارک
نسب نامہ

خاتونِ جنّت دے والدِ محترم

والد سیّدہ طیّبہ طاہرہ دا - والد پاک ساری مخلوقات دا اے
منبع نور دا، حاکم فرشتیاں دا، مظہر اللہ دی ذات وصفات دا اے
مرکز حُسن دا، مصدر تجلّیاں دا - مخزن فیض دا قاسم برات دا اے
ہادی ہادیاں دا داتا داتیاں دا - منبع کرم دا، کنز برکات دا اے
مُرسل مُرسلاں دا، نبی انبیاء دا - شاہ شاہاں دا، سیّد سادات دا اے
کملی والا محمد رسول اللہ - تاجدار ارض و سماوات دا اے
رازدان، محبوب، مطلوب رب دا، بلکہ راز خود ربّ دی ذات دا اے
پیکر خُلق دا، حامی کمزوریاں دا، حل کرن والا مشکلات دا اے
لاڑا عرش دا فرش دا چن عربی - بلکہ حُسن ساری کائنات دا اے
چن اوہدے اشارے تے رقص کردا، سورج منتظر اوہدی جھات دا اے
اوہدے نور تبسّم دا اے صدقہ - حُسن جانفزا چہرا باغات دا اے
کھاندا پیندا اے جیہڑا جہان سارا - ذرہ اک اوہدی خیرات دا اے
شافعی عاصیاں دا، دردی ماڑیاں دا - اک توڑ دا لات منات دا اے
پاوے سدکے خیر سوالیاں نوں - نسلے وسدا رستہ نجات دا اے
جیہڑے سخن وچہ آپ دا نام آ جائے - رکھدا اثر اوہ قند و نبات دا اے
صدقہ سوہنے دا تیرا ہر شعر نعیمؔ - جام بن گیا آب حیات دا اے

خاتونِ جنّت دی والدہ محترمہ

پہلاں زہراتوں لازم اے پتہ لگّے۔ زہرا پاک دی ماں ذیشان سی کون
جِسدے بطن دِچوں زہرا ہوئی پیدا۔ پاک ملکۂ مُلکِ جنان سی کون ؟؟
رازدانِ یزدان دی بنن والی۔ دوجہان اَندر رَانہ دان سی کون
گھلے آپ رحمان نے سلام جس نوں۔ اوہ مجموعہ نُورِ یزدان سی کون !
سَبھناں عورتاں ناوں لیا دین والی۔ کملی والے تے پہلاں ایمان سی کون
نوں سال نانی جسدی جہاں زہرا۔ اوہ تقدیس بھریا سائبان سی کون
جِسدی شان خود کرے بیان احمدؐ۔ عزت دا ایسی بھاگوان سی کون
جِسدی دِھی سردار اے عورتاں دی۔ اوہ عظیم تقدّس دی کان سی کون
غربت اتے افلاس دے دَور اَندر۔ نبی مصطفےٰ دی میزبان سی کون
رکھن والی حضور دے وِچ قدماں۔ اپنی شاہی دا کُل سامان سی کون
بچپن وِچ حضرت بی بی فاطمہ دی۔ ہر ہر حال اَندر نگہبان سی کون
اَدب نال صائمؔ نیویں نظر کر لئو۔ دَساں عظمتاں دا آسمان سی کون

ے قال سمعت ابی ھریرۃ قال اتی جبریل النبی صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ ھذہ خدیجۃ قد اتتک معھا اناء فیہ ادام وطعام او شراب فاذا اتتک فاقراء علیھا السلام من ربھا ومنی وبشرھا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ ولا نصب۔ حدیث مسلم شریف مترجم جلد ۲ صفحہ ۲۸۰۔
[illegible] ۲۸ [illegible]

مختصر احوال حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خدیجہ بنتِ خویلد ہے نام اُس دا۔ پاک والدہ مومناں ساریاں دی
زوجہ مصطفےٰ دی، اَماں فاطمہ دی۔ نانی حسن حسین ستاریاں دی
رانی قدسیاں دی ملکہ جنتاں دی۔ پاون والی مراتباں بھاریاں دی
سلطنت دِتی جس نوں رب سچے۔ مشرق، مغرب تے دوہاں کناریاں دی
عرب وچہ تجارتاں جِسدیاں سے۔ شکل ویکھی نہیں کدی خساریاں دی
قسمت مکے دیاں ساریاں تاجراں دی رہندی منتظر جیہدے اشاریاں دی
ہے سی دُھم سخاوتاں جسدیاں دی۔ چارہ ساز ہے سی جو بیچاریاں دی
بانہہ حشر نوں جیہدے سرتاج پھڑنی۔ حامی جیہے پاپی اوہ گنہگاریاں دی

کملی والے دیاں دُھماں

پنجی سال حضور دی عمر ہے سی۔ دُھماں دُھمیاں ہاں وفاداریاں
گھر گھر ہوان گلاں شہر اندر۔ اوہدے حسن تے پیار دیاں

بقیہ صفحہ ۲۸ نوں گئے۔ ترجمہ پنجابی: [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم دی خدمت وچہ جبریل آئے تے عرض کرن لگے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] خدیجہ رضی اللہ عنہا [illegible] رب کول ریتن۔ سالن۔ کھانا تے پانی اے۔ جس ویلے او [illegible] تے ترجمہ جو۔ تاں اے ہناں نوں بشارت دیو کہ جنت وچہ [illegible] پریشانی۔ مصنف

کرودے ڈیریاں دے اندر مُردگلّاں۔ اوہدے حُسن دے پاک انوار دیاں
بڈّھیاں بیٹھ تزجنیں کرن گلّاں۔ اوہدے پاک بلند کردار دیاں
پاکبازیاں اَتے صداقتاں سَن۔ مُستند عربی تاجدار دیاں
سمجھیاں جاندیاں سَن مُعتبر سُہرتھاں۔ گلّاں سچیاں سچّی سرکار دیاں
جھگڑا کوئی بھی ہووے نبیڑ دیون۔ گلّاں دو جیب غفار دیاں
صائم رُخ اوہدے پُروقار لگّے نظراں رہن جھکیاں ہر سردار دیاں

حضرت خدیجہؓ دا متاثر ہونا

ورقہ بن نوفل چچا زاد بھائی۔ حضرت بی بی خدیجہ ذیشان دا سی
عالم فاضل تے پیرو مسیح دا سی۔ پورا علم انجیل دا جان دا سی
سُنیاں اوس کولوں ذکر پاک بی بی۔ ختم الانبیاء آخر زمان دا سی
نالے تذکرہ بھی کئی وار سُنیاں۔ اوہدے مرتبے تے اُچی شان دا سی
سُن سُن جگ توں صفتاں حضور دیاں۔ کیتا آپ بھی قصد ازمان دا سی
بی بی پاک دے جاگ پئے بھاگ صائم۔ ہویا کرم سُبحان یزدان دا سی

حضورؐ نوں بلاوا

سُنکے صدق دیانت حضور دے نوں۔ سدّا حضرت خدیجہ گھلّاوندی اے

لے سیرت حلبیہ مترجمہ مصر جلد اوّل صفحہ ۲۱۷ - تاریخ اسلام اکبر شاہ خاں نجیب آبادی حصہ اوّل صفحہ ۹۵ - تاریخ اسلام نشتر جالندھری صفحہ ۱۴۱ - سیرت رسولِ عربی علامہ نور بخش توکلی صفحہ ۲۱ -

ابوطالب دے گھروں حضور دے تائیں۔ بڑے ادب دے نال بلاوندی اے
رُخِ اقدس نوں ویہندیاں سار بی بی۔ ڈُبّ وچہ تصوّر دے جاوندی اے
کتے ایہوای تے نہیں نبی آون والا۔ دِل دے وچہ خیال دوڑاوندی اے
آخر نکل کے سوچاں دے وہن وچوں۔ نال ادب دے عرض الاوندی اے
جیہڑا مقصد سی حاکم بلاونے دا۔ سارا کھول کے حال سُناوندی اے

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنھا دی پیشکش

کیتی عرض خدیجہ نے پھیلیا اے۔ یمن شام تیک کاروبار میرا
سارا کم غلاماں دے ہے سر تے۔ ناں کوئی ہے والی مددگار میرا
دُگنا دلیساں معاوضہ دوجیاں توں۔ جیکر تُسیں ونڈاؤ ایہہ بھار میرا
کملی والے نے اگوں ارشاد کیتا۔ چاچا ابوطالب ہے غمخوار میرا
اُس دی باہجھ اجازت نہیں ہو سکدا۔ نال تُساں دے کوئی ویہار میرا
ہانہہ نانہہ میں پُچھ کے کر دیاں گا۔ جنگی کرے گا رب ستار میرا
دسیا چاچے نوں حال تے کیہا چاچے۔ راضی میں تے پروردگار میرا
اس توں ودھ کی رب توں اساں لیناں معلم تُساں نوں اے کاروبار میرا
خرچ ودھ تے آمدن گھٹ والا مسئلہ ہو گیا حل سرکار میرا
حل چاچے دیاں مشکلاں کرن والا۔ حاکم کرے گا دور آزار میرا

لہ سیرت حلبیہ مطبوعہ مصر جلد اوّل ص ۲۱۶

مُلکِ شام وَل تیّاری

واپس آ خدیجہ نوں نبی سرور۔ رضامندی دا مژدہ سُنا دِتّا
سُندیاں سار خدیجہ نوں چا چڑھیا۔ نالے ادب تھیں سیس جھکا دِتّا
گھلّن واسطے قافلہ شام وَل تے۔ انتظام تمام کروا دِتّا
سارے قافلے نوں میر کاراں دا۔ شان مرتبہ کھول سمجھا دِتّا
ویلے ٹُرن دے سوہنے نے ساتھیاں نوں۔ کُوچ کرن دا حکم فرما دِتّا
قائم کر کے تجارتاں نبی سرور۔ سبق تاجراں تائیں سکھا دِتّا

سفر دے حالات[1] سُن کے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا دا خیال

خیریں سفر توں جد دل حضور پرتے۔ بی بی پاک محوِ انتظار رہے رہی
ڈُبی ہوئی خیالاں دے وچ عالم۔ ویہندی شام وَل تے باربار رہی
ویکھ قافلہ آوندا شاد ہوئی۔ توں توں خوشی دے نال سرشار رہی
سد کے میسرہ[2] اپنے غلام تائیں۔ پُچھیا سفر دا حال سرکار رہی
جو جو رستے وچ ڈِٹھا سی میسرہ نے کیتا اِسطراں نال اظہار رہی

---

[1] ایہہ واقعہ تاریخ تے سیرت دیاں ساریاں کتاباں وچ موجود ہے!

[2] میسرہ حضرت خدیجہ اکبرے دا آزاد کیتا غلام سی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم توں پہلاں قسم اومنیں دی ساری تجارت دا ایہو مختار سی۔ وحاکم

اہیں ٹرُے تے دُھپ کمال دی سی۔ گرمی پئی کردی مار و مار ہے سی
اے پر سلڈے سردار تے دُھپ شیلے ہُندا آن بدّل نمودار ہے سی
نال نال بدّل اودھر جاوندا سی۔ جدھر جاوندا ساڈا سردار ہے سی
ہور اِک حیرانی دی گل ویکھی۔ جانے رب اوہ عجب اسرار ہے سی
سُکے شجر نال لائی سی کنڈ ایہناں۔ فوراً ہوگیا اوہ سایہ دار ہے سی
اِک راہبؒ نے دیکھ اس معجزے نوں راز عجب کیتا آشکار ہے سی
اوہنے کیہا ایہہ نبی اے ہون والا۔ ہویا ہور بھی ذکر اذکار ہے سی
نالے دسیا اساں جو مال کھڑیا۔ نفع پیا اُس وچوں بے شمار ہے سی
جیہڑا آندا اے اوہ مجھی نفعے والا۔ وسدا میسرہ مِیا بازار ہے سی
گلاں سن سکے اپنے شک اُتے بی بی تائیں آیا اعتبار ہے سی
بالیقین صادمؒ ہے نبی رب دا۔ کہندا پیا دِلدا تار تار ہے سی

حضرت خدیجتہ الکبریٰ دا پیغام

مائی صاحبہ دی عُمر سی سال چالی۔ نعمت ملن لگی کردگار دی اے
بیوہ آپ ہویاں سن دو واری۔ مرضی جیہڑی ستار غفار دی اے
دولت مرتبہ شان تے حُسن دِتے۔ نظر عرب دے ہر اِک سردار دی اے
کئی آئے پیغام پر رد چھڈے۔ شادی دل نال طبع سرکار دی اے

ؒ راہب دانا۔ ؒ نسطورا سی۔ مصنف

پڑھن ویکھ عبداللہ دے چن وٹے۔ بی بی ہور کجھ سوچ وچار وچ اے
سدکے اِک بی بی رشتہ دار اپنی ساری کھولدی گل اسرار دی اے
دِل دی گل زبان تے لیاؤن لگیاں۔ حالت عجب ہوئی بیقرار دی اے
گلاں گلاں وچہ گل سمجھا دِتی۔ صائم گل آخر الفت پیار دی اے

حضور صلے اللہ علیہ وسلم دا جواب

مائی صاحبہ دائی کے پیغام بی بی۔ کملی والے دے کول آجاوندی اے
جیکر چاہو تے حضرت نکاح کر لؤ۔ نال ادب دے عرض الاوندی اے
پچھیا سو ہنے نے کہناں دے نال بی بی۔ بی بی کھول کے گل سناوندی اے
جو کجھ حضرت خدیجہ نے گھلیا سی۔ پورا پورا پیغام پچاوندی اے
سُنکے نبی سرور اگوں کہن لگے گل تساں دی ایہہ دِل نوں بھاوندی اے
اے پر چاچے نوں پچھکے دس سکناں صائم خوش ہو کے بی بی جاوندی اے

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نال خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دا نکاح

چاچے ابو طالب تائیں گل ساری۔ حرف حرف سرکار سناوندے نے
تک اقبال بھتیجے دا ابو طالب خوشی نال مخمور ہو جاوندے نے
چاواں نال خدیجہ ول ابو طالب اپنے ولوں پیغام پچاوندے نے

دوھر ہاں دی نال سی ہوئیاں دن وقت مقرر فرماوندے سنے
کریندیاں سارے قریش تائیں پھر نکاح دی محفل سجاوندے نے
دو تہائی ذوالنورین صاحب فہ توں ۔ ولی ہون دے فرض نبھاوندے نے
جد نائب سے خطبہ نکاح پڑھیا سارے ای لوگ نے خوشیاں مناوندے نے
صائم کر کے ایجاب و قبول آخر ۔ ساتھی ازل دے شکر بجاوندے نے

شعراؤ توں

واقعات ایہہ پوری کتاب دے سن چھیتی قصہ ہیں جیہسڑا مکا دِتا
جیہڑا واقعہ دسنا لازمی سی مجمل طور تے سارا سُنا دِتا
مائی صاحبہ تے پوری کتاب لکھساں کدی اللہ جے کرم فرما دِتا
ایسے لئی اِس توں اگے ہون والا سارا واقعہ جبر تے پا دِتا
کراں شروع قصہ بی بی فاطمہ دا بے لکھاؤن والے حکم لا دِتا
شکر شکر صائم اللہ پاک والے ذریعہ بخشش دا جیہنے بنا دِتا

حضور تھاؤں جنت دے ویر

ہتّر دُر دو جہان کچہ نول رب دے تے شاناں والے تے بدر منیر دونویں
لیئر انم ... دو نویں لال سچے بی بی فاطمہ دے پیارے ویر دونویں
قاسم اتے عبداللہ ذیشان سوہنے طیب طاہر تے پاک تطہیر دونویں

نے حضرت قاسم آپ دے بڑے صاحبزادے سن ابہناں دے نال ای نسبت نال آپ دی کنیت ابوالقاسم مشہور اے ۔ (باقی صفحہ ۳ پر)

چھوٹی عمر وچہ صائم وصال کر کے ٹُر گئے جنت نوں بارہ تو زیر دو نو ہیں

خاتونِ جنت دیاں بھیناں

ماں باپ دوہوں سکیاں تن[1] بھیناں ہے سن فاطمہ عالیجناب دیاں
زینبؓ، رقیہؓ تے اُمِ کلثومؓ تِنّے کلیاں جمن رسالتمآب دیاں
حضرت فاطمہ دے رلن نال بنیاں رکھیاں چار عربی آفتاب دیاں
شاناں والیاں چار شہزادیاں نے مستحق نے چار ے آداب دیاں
بیشک زہرا دا رتبہ عظیم سب توں ونڈاں ہین رب الارباب دیاں
اے پر لازم ہے صائم اقرار کرناں چاروے مقراں نے اِکے کتاب دیاں

(بقیہ ص۳۴ توں اگے) سے سیرت رسولِ عربی دے مصنف جناب علامہ نور بخش توکلی ہوراں [illegible]
صاحبزادے داناں مبارک عبداللہ دی بجائے عبدالرحمان لکھیا اے۔ بھتیاں سیرت نگاراں تے مورخاں نے
عبداللہ ای لکھیا اے واللہ اعلم و رسولہ

۳ دوہاں صاحبزادیاں دے القاب طیب تے طاہر سن بعض مورخاں نے طیب طاہر [illegible] صاحبزادے
ثابت کرن دی کوشش کیتی اے۔ پر تاریخ تے سیرت دیاں معتبر کتاباں وچہ صرف دو ای صاحبزادے
قاسم تے عبداللہ۔ طیب تے طاہر ایہناں دے دو القاب نے۔

۱ کسی ولی دی پاک اولاد بارے کسے قسم دی بحث کرنی مناسب نہیں معلوم ہندی۔ [illegible] میں
مختصر جلد تے اپنی تحقیق دے مطابق چند حوالے درج کر دینا۔ تحقیقی ذہن والے [illegible]
یقیناً حق تلاش کر لین گے۔ صفحہ ۳۲ دے حوالے بھی تقریباً ایہوای نیں۔

۱ حوالہ ۱ تاریخ اسلام مؤلف نشتر جالندھری جلد اول صفحہ ۹۰/۹

" ۲ تاریخ اسلام " شمشاد مرتضیٰ جلد اول صفحہ ۳۱

(باقی اگلے صفحہ بر۔ تے معہ حوالہ کر)

شانِ اَقدس محمد دی لاڈلی دی اللہ پاک دی قسم کمال تَر اے
اُپنے اَبّے دی اُمّت دے غم اندر جس دی چشم اشکِ خون نال تَر اے
کربل وچ جیہدے جگر گوشیاں دا خُون نال ہویا وال وال تَر اے
صائم زہرا دی شان بیان کرناں سہے محال نہیں بلکہ محال تَر اے

(سلسلہ بقیہ ص ۲۵)

حوالہ ۳ تاریخ اسلام مؤلف اکبر شاہ نجیب آبادی جلد اول ۲۵، اسعاف الراغبین ص ۸۱ حوالہ ۹
" ۴ " " " شق الجامع ... جلد اول ص ۸۱ ؛ نور الابصار ص ۴۳ " ۱۰
" ۵ " " " امیر محمد ... جلد دوم ص ۲۱۳ ؛ اوراق غم ص ۱۳۷ " ۱۱
" ۷ فاطمہ بنت محمد (عمر ابو نصر) ترجمہ رئیس احمد جعفری ص ۴۹ ؛ ابن خلدون ج ۱ ص ۲۱۷ " ۱۲
" ۸ الزہرا از علامہ راشد الخیری ص ۱۷ ؛ اصول کافی مطبوعہ تہران ص ۲۴۳ " ۱۳
" ۹ طبقات ابن سعد ص ۳۳ ؛ سیرت ابن ہشام } حیات القلوب مطبوعہ تہران ص ۵ " ۱۴
" ۱۰ نقل سیرت رسول عربی از علامہ نور بخش توکلی (رح) } از شیعہ باب ص ۱۰۲ " ۱۵
ص ۲۴ تا ص ۲۶۸ } المستدرک حاکم ص ۱۰۶ " ۱۶

مذکورہ بالا حوالے شیعہ سنی دوواں فرقیاں دیاں معتبر کتاباں وچوں نقل کر کے ایتھے ای اکتفا کر داہاں۔ ویسے اگر سارے حوالے درج کیتے جاوَن تے پوری کتاب وچ بھی نہیں آ سکدے۔ صائم چشتی

زہرا پاک دا ہے احترام وکھرا؟

اللہ اللہ محمدؐ دی دِھی دا اے۔ کائنات دے وِچوں مقام وکھرا
حسب نسب وکھرا، خاندان وکھرا، عزت مرتبہ، شانِ اکرام وکھرا
اماں جان دی شانِ عظیم وکھری آبا جیاں دا رتبہ تمام وکھرا
عظمت شوہر دی وکھری جگ نالوں جگر گوشیاں دا سب توں نام وکھرا
نال سائلاں حسن سلوک وکھرا۔ جود و کرم وکھرا۔ فیض عام وکھرا
فقر فاقے وچہ صبر تے شکر کرنا شہنشاہی نے اہتمام وکھرا
آدن فاقے تے فاقے نال سی کرنی ایس گھر دا اے سارا انعام وکھرا
ذوقِ خلق خلوص اخلاص وکھرا شوق ادب تے حسن کلام وکھرا
ملیا ایہناں نوں سارے فرشتیاں توں ذی وقار جبریل غلام وکھرا
پیدا ہون توں لے کے وفات تیکر مہدا اللہ توں ملیا انعام وکھرا
منیاں محترم ہستیاں ہین لکھاں۔ زہرا پاک دا اے احترام وکھرا
روزِ ازل توں جیہدے شبیر تائیں ملیا رب کولوں سرخ جام وکھرا
پردہ وکھرا سارے جہان نالوں پردے داریاں دا انتظام وکھرا

صدیقی گل تمام بنتِ مصطفیٰ دا اے
آغاز وکھرا اے تے انجام وکھرا

ولادتِ باسعادت خاتونِ قیامت

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ملکِ عدم وچوں بانج شہنشہِ دو عالم ۔ جدوں اون نگیاں زہرا پاک ہیسن
دینِ فطرت اسلام نے اوس دیلے حدوں ودھ لمحے المناک ہے سن:
نورِ حق دی شمع بُجھاون بدلے پھوکاں ماردے سپئے سفاک ہیسن
لکھاں سختیاں جھلدے جان اُتے بدکرداراں توں شاہِ لولاک ہیسن
ہیسن گنتی دے چند نفوس ساتھی جھلدے ستم اوہ بھی دردناک ہیسن
دُکھ نبی توں نویں بچاؤن بدلے لائی رکھدے جاں چالاک ہیسن
بدلے حضرت خدیجۃ ٹکڑیاں تنے کل نبک جو آیدے ساک ہیسن
اَج اوسے خدیجہ دے بنے دشمن سارے ساک چالاک بیباک ہیسن
کل تیک جیہڑے اُسدے جوڑیاں دی فخر سمجھکے چُمدے خاک سے سن
دُکھ ودھ توں ودھ اج دین خاطر اوہ ای سوچدے سپئے ناپاک ہیسن
آیا وقت پیدائش بتول دا سی ۔ ہوئیاں والدہ سخت غمناک ہیسن
آئی عورت ناں کوئی قریش وچوں ہوئے قدسیاں دے جگر چاک ہیسن
اَج اوہ ملکہ زمانے دی سے کلی دونویں عالم ای جیہدی اِملاک ہے سن
کسمپرسی دے عالم نوں ویکھ صائم لرزہ کھا گئے ہفت افلاک ہیسن

حیرت دا عالم

دم بخود حوراں جنت وِچ ہوئیاں ۔ گلی گلی ہوئی رَونق جہان ہے سی
دیکھ قدرتاں ربِّ علیم دیاں کائنات ہو گئی حیران ہے سی ! !
دُنیا وچ تشریف لیاؤن والی ۔ اَج شہزادی باغ جنان ہے سی
اوسے پر اوس دی والدہ پاک کلّی بیٹھی گھر اندر پریشان ہے سی !
جیہڑے شوہر معظم لئی رب سچّے پیدا کیتا ایہہ کُل جہان ہے سی
اَج تائی چاچی ناں کوئی بھین ماسی آئی اوس دا درد ونڈان ہے سی
ہیسی خوشی جے کوئی تے ایہہ ہیسی کملی والا محبوب ذیشان ہے سی
جس دی دید سعید دی جھلک اِکو سارے غماں نوں کر دی ویران ہیسی
پریشانی دے عالم دے وِچ ایدھر لگا اللہ دے وَل دھیان ہے سی
اودھر حوراں نوں جنت فردوس اندر کیتا ربِ سلام ایہہ فرمان ہے سی

اِرشادِ باری

مسدّس

جلدی اُٹھو لے حورو بہشت دیو ۔ اُٹھو بحرِ تقدس دے وِچ تَر لَو
عطر، عنبر، کافور، ٹھنڈا کر کے کیسر نال مشک نہ نگاہ بھر لَو
نکے سکے جیہے جنت چوں اُڈ جاؤ نوری طشتاں نُہریاں وِچ دھر لَو
جھلکے تُساں دی جیہنے سردار بنناں اُمدیاں اَج زیادہ تاں تُسیں کر لَو
میرے پیارے محبوب دی لاڈلی نوں آبِ کوثر دے نال نہلا کو جا کے
جامے جنتی نافے دِچ تر کر کے شاہزادی نوں جلد پہنا کو جا کے

حوراں دی تے پاک بیبیاں دی آمد

اودھر حوراں تیاری وِچ لگ گئیاں ایدھر برسدی رحمت رحیم دی اے
چار بیبیاں اَپنے کول کھلیاں وِیہندی ملکہ رسُولِ کریم دی اے
ہویا حضرت خدیجہ تے خوف طاری آئی سمجھ ناں رَبی حکیم دی اے
تُو ہے بند تے کِدھر دی ایہہ آئیاں ایہہ حیرانگی طبع سلیم دی اے
اِک بی بی نے وِچّوں ارشاد کیتا رحمت تُساں تے ربِ علیم دی اے
میرا نام سارہ دھی اسحاق نبیؑ دی ہاں جو اَولاد حضرت ابراہیم دی اے
مریم دُوسری اَتے کلثوم تیجی بھَین حضرت موسےٰ کلیم دی اے
چوتھی بیوی فرعون دی آسیہ اے بیڑی جس نے نوں دُرِّ یتیم دی اے
کوئی خوف دی گل نہیں تُساں اُتے حد اللہ دے لُطفِ عمیم دی اے
خدمت تُساں دی واسطے اسیں آئیاں تاہنگ ایس سعادتِ عظیم دی اے
گلّاں ایہو ای بیبیاں کر رہیاں سُن خوشبو پھیل گئی بادِ نسیم دی اے
پیدا ہوئی تقدس مآب زہراؑ شہزادی جو خُلدِ نعیم دی اے
حُجرہ حضرت خدیجہ دا چمک اُٹھیا کِرن پھُٹ پئی نورِ قدیم دی اے
پاک طاہرہ طیبہ ہوئی پیدا۔ بیٹی لاڈلی دُرِّ یتیم دی اے!
ہر اِک حُور بناکے قطار۔ سوہنی پیکر بنی ہوئی ادب تعظیم دی اے
اِک اِک طشت رہی دِسّاں نے ہتھ اندر۔ اُٹھی مہک ہر طرف شمیم دی اے

۱؎ روضۃ الشہداء تے اوراقِ غم وغیرہ ۲؎ سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا دی تاریخ ولادت دا حوالہ تاریخ وفات والے صفحہ تے ملاحظہ فرماویں۔
نزہتہ المجالس ۲۲۷/۲

اِکدے ہتھاں وچہ زریں صراحی نہیں مجری ہوئی جو آب تسنیم دی اسے
پہلا غسل ای کوثر دے نال کر دی بیٹی لاڈلی کوثر قسیم دی اسے
مُڑ کے حلہ بہشتی پہنا حوراں۔ رنگینی زیدہ مجسم تکریم دی اسے
اَدب نال اجازت مُڑ لئی سب نے ہر اِک بدھی رضا تسلیم دی اسے
سب نوں کر دِ دیا بچی دِل آئی مالک طبع سلیم حلیم دی اسے
وَندی بچی نوں گھٹ کے نال سینے صائم تاجور ہفت اقلیم دی اسے

کائنات آگئی سرور دے وِچہ

کملی والے جد آئے تے پیش بچی کیتی حضرت خدیجہ حضور دے وچہ
لیا سیدنے گود وِچہ سیدہ نوں کائنات آگئی سرور دے وچہ
کیف آور فضائے بہشت ہوگئی جلوہ طور آیا جلوۂ طور دے وچہ
ہو گئے وکھرا بُقعہ نور وِچوں نور آگیا مرکز نور دے وچہ
لگے نوری فانوس فرشتیاں نے کیتی روشنی بیت معمور دے وچہ
روشن نوری قندیلاں غلمان کر دے باغ جنت نے کُل قصور دے وچہ
ایس منظر نوں ویکھن لئی چھڈ جنت حوراں آئیاں فضائے خمور دے وچہ
گھر خدیجہ دے کرن چھڑکا لگیاں۔ عنبر عطر ملا کے کافور دے وچہ
نوری پیکر دی کُجھ تصویر دَسّے دسّو قوت اے کدوں شعور دے وچہ
دوجی دار جس دا جلوہ ویکھنے دی تاب رہی نال کسے بھی حور دے وچہ

نور دے نور زمین اسمان ہو گئے۔ نورِ اوّل جد آیا ظہور دے وِچ
کردا اے بیان قلم لکھدا ہور کجھ بھی طاقت نہیں پر قلم مجبور دے وِچ

سیّدہ پاک سلام اللہ علیہا دا بچپن

بچپن سیدہ طیبہ طاہرہ دا۔ عین وقتِ شعور دے نال دا سی!
نیویں نظر خوشی پسند فطرت اکھاں وِچ حیا کمال دا سی
بچیاں وانگ ناں شوخی سی طبع اندر۔ با آداب طریقہ سوال دا سی
ناں کوئی ڈنڈ بگاڑن ناں ضد کرنی ناں کوئی پتہ جواب نوں گال دا سی
ناں کوئی جھگڑا جہانی ناں کرے غصّہ گویا سیدہ پیکر جمال دا سی
ابا جان دے وانگوں ہی بین صورت پردہ وِچ بچپن والے ڈھال دا سی
کپڑے جیہڑے دیندا ابا ہن اوہ دے ہی لیندے دل وِچ خیال ناں جاہ و جلال دا سی
بے مثال جیویں باقی زندگی اے بے مثال بچپن بے مثال دا سی!
شاہزادی نوں تکدا جیہڑی عُسر اندر سارا پتہ زمانے دے حال دا سی
رہندا سدا خیال خیال اندر ابا جان دے رنج و ملال دا سی
سارا پتہ سی دین دے وِچ سچّے ابا جان جیہوں قوم نوں ڈھالدا سی
ایہہ بھی پتہ سی مالک زمانیاں دا۔ دکھو جان اُتے جیہڑے جال دا سی
سارے وِچ جہان دے سے فہم ایڈا نہ ہرا باہجھ ناں کسے بھی بال دا سی
ابا جان دی اُمت لئی شروع نوں ای دامن بھر لیا نیک اعمال دا سی

بچپن وچہ مقدس جبین اُتے۔ اختر چمکدا ایہہ اقبال دا سی
طرح ایسی علیم حلیم ہے سی گھر گھر وچہ مشہور فرخ فال دا سی
پاک بازی تقدس تے بُردباری حصہ ازل توں نیک خصال دا سی
پلدی پئی سی اماں دی گود اندر۔ جیہڑی پاک اللہ صائم پال دا سی

اُمّ المومنین

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت خدیجۃ الکبریٰ دا دھی نال گُوڑھا پیار

سب اولاد نالوں ماں دے دِل اندر ہے سی زہرا بتول دا چا ڈھیرا
وڈھا پیار محبت تے مہر اُلفت شفقت وڈھی جو دسنا وڈھیرا
وڈھا ہے سی انداز تربیتاں دا۔ ویکھ بیٹی دا شان غلا وڈھیرا
سبق جیہڑا کبھی لیناں سرتاج کولوں۔ دیناں زہرا نوں یاد کرا وڈھیرا
بی بی پاک نوں لوکاں دیاں بچیاں نوں دکھنا سدا اُلکا لُکا وڈھیرا
وانگوں حضرت خدیجہ دے نال بیٹی کردے پیار ہیسن مصطفےٰ وڈھیرا
ماں دی پاک تربیت دا اثر ہے سی تاہیوں زہرا دا ہے سی سُہا وڈھیرا
کیوں نال ایہہ ہُندا جد کہ سیدہ نوں رتبہ دِتا سی صائم خدا وڈھیرا

ماں دِھی دا آپس وِچہ پیار

مانواں دِھیاں دے پیار دی قسم رب دی مِلدی مثل نہیں سارے جہان اندر
رُوح اوسدی اوسدے جِسم اندر جان اوسدی اوسدی جسمان اندر
یُوسف اتے یعقوب دا پیار ایتھے جلوہ گر ہے سی پُوری شان اندر
پلک اِک جُدائی ناں ہین دیون۔ جتھوں تیک ہُندا سی امکان اندر
ماں دے وِچہ خیالاں دے رہوے بیٹی اماں بیٹی دے رہندی دھیان اندر
کٹھیاں اون سبے اندر دے باہر آون کٹھیاں جان جے ویہڑے چوں جان اندر
اکثر رہندا سوال سی پیش ایہو کرے پہل کیہڑا ہین کھان اندر
ہے سی پیار مثالی کمال ایسا پے گئی دُھم سارے خاندان اندر
اُسدی اوہ تے اوسدی اوہ عاشق طالب دو سن اِکے مکان اندر
ماں فِدا دِھی تے صدقے دھی ماں تے ماں قُربان با ہر دھی قربان اندر
اِکو ہے سن خدیجہ تے پاک زہرا۔ فرق صرف ہے نام نشان اندر
دِھی نوں چڑھے بخار بخار چڑھدا ہے سی ماں تائیں آن فان اندر
کاتب ازل نے جلی حروف اندر۔ کائنات دے لِکھیا دیوان اندر
ماں بیٹی دے پیار دا وُدھ اِس توں نہیں مضمون کوئی کسے عنوان اندر
لا محدود پیار دی حد ہرگز آ نہیں سکدی وہم و گمان اندر
مانواں دِھیاں دی اصل حیات ہے سی اِکدوسری دے مسکران اندر

دُکھ اِک دا دُوجی ناں ویکھ جگر دی اُٹھدا سینے دے ہیسی طوفان اندر
تیر رکھ کے اودھر وچھوڑیاں دا ۔ ہیسی کھلی تقدیر کمان اندر
غم دی شروع کہانی ایں ہون لگی اُلفت بھری سوہنی داستان اندر
آون لگی اے اجل دی خزاں قائم ہُندے زندگی دے گلستان اندر
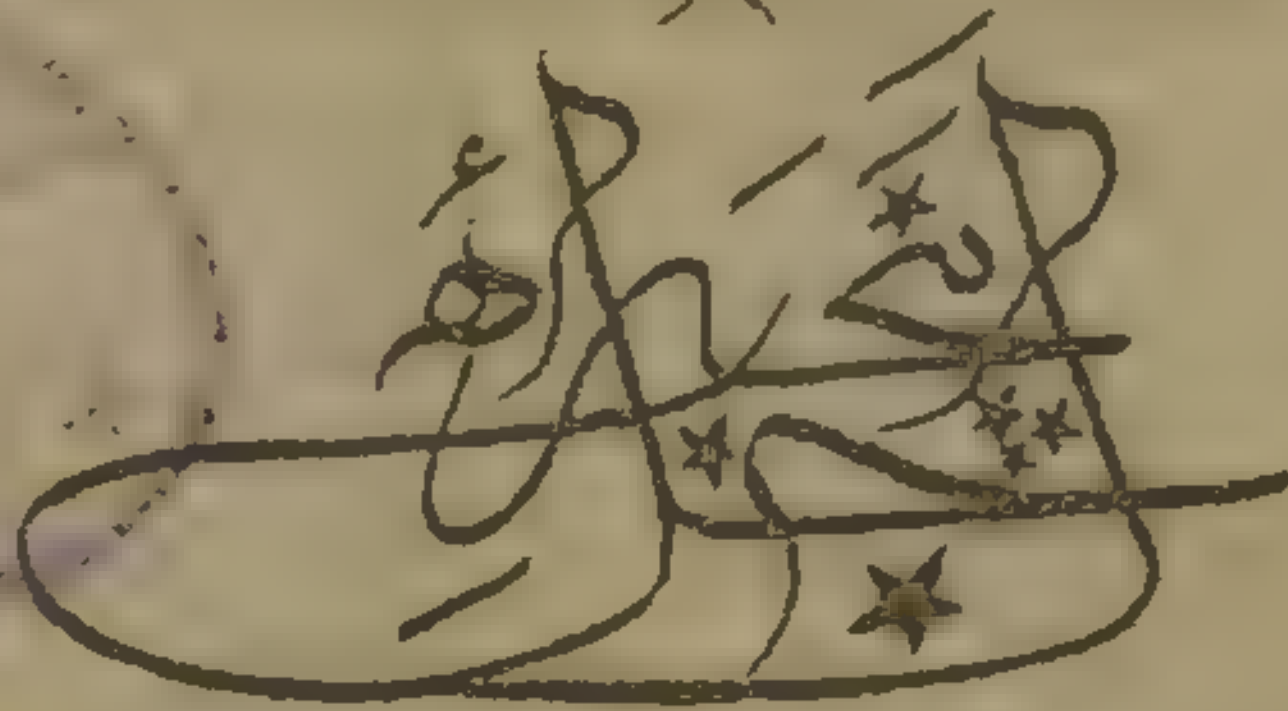
ظالم کہواں یا موت نوں کی آکھاں جیہڑی ویکھدی پھُل ناں خار ویہندی
ناں ایہہ نور تے نار دا فرق کردی ناں ایہہ خزاں ویہندی ناں بہار ویہندی
ناں ایہہ وقت نا وقت ناں عمر ویہندی ناں غلام ویہندی ناں سردار ویہندی
ناں غریب ویہندی ناں امیر ویہندی ناں ایہہ گلی ناں شاہی دربار ویہندی
ناں ایہہ لرزدی آہِ مظلوم سُن کے ناں ایہہ کسے دا تڑپدا پیار ویہندی
ناں ایہہ کسے دے نیناں دی جھڑی ویہندی ناں ایہہ کسے دا ٹُٹدا اقرار ویہندی
ناں ایہہ کسے دی آہ و فغان سُندی ناں ایہہ وِچھ اکھاں انتظار ویہندی!
ناں ایہہ ویکھدی لُٹیا سُہاگ جاناں ۔ ناں ایہہ کسے دا سینہ فگار ویہندی
ناں ایہہ ویکھدی کلی نوخیز کوئی ۔ ناں ایہہ گل رعنا فرقت بار ویہندی

نال ایہہ ویکھدی لگّا اسے کھڑن غنچہ نال ایہہ بلبلاں نوں اشکبار ویہندی
نال ایہہ ویکھدی ماداں دے جگر چھٹدے نال یتیماں دی حالت زار ویہندی
نال وچھوڑا ایہہ ویراں دا پاؤں نگیاں چلدی بھیناندے دل تے کٹار ویہندی
نال ایہہ اٹھدی جوانی تے ترس کھاندی نال معصوم کوئی شیر خوار ویہندی
نال ایہہ گھراندے بجھدے چراغ ویہندی نال ایہہ آساندے ڈھیندے مینار ویہندی
نال ایہہ اجڑدی کسے دی مانگ ویہندی نال ایہہ ٹٹدا کسے دا ہار ویہندی
نال ایہہ کسے غریب دی آہیں والا دامن ہوون لگا تار تار ویہندی
نال ایہہ ویکھدی کوئی اسے دکھن والا نال ایہہ کوئی غریب لاچار ویہندی
جتھے جی کردا جا کے آ جاندی نال اُرار دیہندی نے نال پار ویہندی

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا دی وفات

لگا پینا وچھوڑا پیار یاں دا پھر موت ظالم آ کھلار دی اے
لگی زخم یتیمی دا کھان زہرا پہلی تیغ ہوئی نا لکار دی اے
دسواں سال نبوت حضور دا سی دکھی نال اسلام کفار دی اے
دشمن ہنگ رسول کریم دا سی دنیا قہر تے قہر گزار دی اے
ایسی وقت اسلام تے پڑا اوکھا صدمے جھلدی جان کرار دی اے
ہویاں حضرت خدیجہ بیمار اوہوں مرض پڑیں رستا غفار دی اے

آئی موت دا مرض پیغام بن کے حالت عجب ہوئی نامدار دی اے
حالت ویکھ کے اماں بیمار والی زہرا ہاہ تے ہائے پکار دی اے
سر تے گھڑی وچھوڑے دے ٹھوک دی سی ماں بیٹی دل منظر الار دی اے
کول سد کے سینے دے نال لا کے ہنجو ڈُلھدی نی وال سنوار دی اے
دل وچہ سوچاں دا عجب طوفان آیا حالت ہور بگڑی بیقرار دی اے
ڈولی زہرا دی نور دی کاش تکھیں سوچاں پئی خدیجہ وچار دی اے
میرے بعد کی امین دا حال ہوسی ہونا ان گھڑی جدائی بہار دی اے
ماں بیٹی دی نال اشاریاں دے ہوندی گفتگو ورد پیار دی اے
سینے گھُٹ کے بیٹی نوں پھیر لایا چشم تر اماں غمگسار دی اے
گھُٹ گھُٹ کے ملے وشتہ حال تائیں ملاقات ایہہ آخری وار دی اے
درد کرب دے ایس طوفان اندر آئی گھڑی اک قہر گذار دی اے
روح جنت دی ملکہ دی چھڈ دنیا باغ جنت دیوے سنگھار دی اے
سُنتاں زہرا لئی ہویا جہان سارا سانجھہ مک گئی ماں غمخوار دی اے
سینہ عرش عظیم دا چیر دِتا نکلی آہ ایسی دل فگار دی اے
کھلوں پہلاں تقدیر مرجھا دِتی نازک کلی تطہیر گلزار دی اے

سینہ حوراں دا گیا ہو چاک ضامن
ویکھ حالت معصومہ دُکھیار دی اے

لہ تاریخ ابن خلدون [illegible] تاریخ دسمبر نشتر جالندھری [illegible] تاریخ اسلام امیر احمد [illegible]
تاریخ اسلام اکبر شاہ [illegible] رحمۃ اللعالمین [illegible] مدارج نبوت رکن سوم [illegible] نزہۃ المجالس [illegible]
نور الابصار ۱۳۰۔

علیٰ ابیہا
صلوٰۃ اللہ علیہا

سیدہ فاطمۃ الزہراؑ تے ماں دی موت دا اثر

ماں دی موت جو زہرا دا حال کیتا ہرگز وچہ تحریراں آوندا اے
اگے ای غماں وچہ زندگی گذردی سی اُتوں ہور غم دا بدل چھاوندا اے
دشمن سے سی اسلام دا جگ سارا نبیؐ اللہ دا صدمے اُٹھاوندا اے
ویکھ باپ دے دُکھاں نوں ویندے رہندیں دل غماں اندر غوطے کھاوندا اے
سر تے سی اگے غمگسار اماں تے ہُن کلّی نوں ویہڑا ڈراوندا اے
کملی والا تبلیغ اسلام اندر گھڑی گھڑی وچہ دُکھاں لنگھاوندا اے
صدمہ باپ پیارے دیاں مُشکلاں دا ایدھر زہرا دی جان جلاوندا اے
اگے ای ہیں نحیف کمزور لاغر کوہِ الم اُتوں آ دباوندا اے
اک دن ظالم غلاظت [کمبلیا] اوجھڑی دی کملی والے محمدؐ تے پاوندا اے
اوسے ای حال دیوچہ محبوبؐ رب دا گھر دیوچہ تشریف لیاوندا اے
حالت ویکھ کے باپ دی سیدہ دا دل خون دے ہنجو وہاوندا اے
سر باپ دا دھوندے تے پئی روندے ناں کوئی درد ہمدرد ونڈاوندا اے
بچے وقت تبلیغ توں کدی جیہڑا باپ شفقتاں آن کماوندا اے
مائی سودہ تے عائشہ دے نال مُڑ کے کملی والا نکاح فرماوندا اے
سودہ کیتی تربیت سی سیدہ دی تن سال دا عرصہ دہاوندا اے
آکے تنگ صائمؔ مکے والیاں توں کملی والا مدینے نوں جاوندا اے

له متفق علیہ۔ صائم چشتی

سیدہ صلوٰۃ اللہ علیٰ ابیہا وعلیہا دا نکاح مبارک

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ دا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نال مشورہ

ہجری دو سال دا واقعہ لے[1] — سوچیاں وچ ڈاہڈے انتخاب سن
دور مشکل ترین اسلام دا سی — رت نویں اوندے انقلاب سن
کملی ولے محمدی لاڈلی دے — اٹھے قدم دل حد شباب تے سن
خواہشمند اس کنزِ محمدی دے — نبی پاک دے کئی اصحاب سن
کیتاں کیتا اظہار سی آرزو دا — دیندے صاف سرکار جواب سن
حکم اللہ دا اسیں اڈیکدے ہاں — سب نوں کہندے رسالتماب سن
کدی اوہ دوپہر نوں باہر شہر والیاں — ٹے چراوندے ابوتراب سن
انگن کولوں دی لنگے جناب تیرے — آ جاوندے عمر خطاب سن
بہہ کے کول تے شیرِ خدا تائیں — دیندے مشورہ نال آداب سن
بنتِ نبی خاطر کیوں نہیں عرض کردے — سن کے ہوئے خاموش جناب سن
غمزدہ ہو گئے تے وچہ اکھیاں — چھیڑے اشکاں دے آئے سیلاب سن
آکھاں کی مجھے شرم نہیں کہن دیندی
آخر عمر نوں دیندے جواب سن

لے معارج النبوت ص ۱۲ ۔ فاطمہ بنت محمد ص ۸۳ ۔ الزہرا ص ... ریاض النضرہ ...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دا اظہار رضامندی بحکم اللہ عز و جل

زیر لب تبسم کرنداں ہو کے ایہہ ارشاد شاہ دوجہان کیتا
عقد فاطمہ واسطے کول اپنے کی کجھ تساں آ جمع سامان کیتا
مولا علی نے ادب دے نال اگوں حال کھول کے سارا بیان کیتا
سب کجھ تساں تے ظاہر اے حال میرا اللہ تساں تائیں غیب دان کیتا
اک تلوار اک اوٹھ تے زرہ تیجی علی ادب دے نال اعلان کیتا
سن کے مسکرائے تاجدار عربی نالے علی تائیں ایہہ فرمان کیتا
علی باجھ تلوار دے سجدا نئیں نزول ایہو ایہہ تیر رحمان کیتا
خاطر سفر ضرورت اے اونٹھ دی وی نالے شفقت دے نال بیان کیتا
گھٹ لوڑ اے زرہ دی ساریاں نوں ایہہ فرمان آخر عالیشان کیتا
نالے دتی بشارت نکاح فلکیں سے تساڈا آپ یزدان کیتا
مرضی زہرا دی پچھنی نبی پاک پچھ کے دساں گا حکم سلطان کیتا

جا کے سیدہ کول حضور سائیں
مطلب علی دا کھول عیان کیتا

لہ۔ ۳ھ۔ [illegible] بشارت [illegible] عقد نامہ [illegible] معارج النبوت
[illegible] معارج النبوت [illegible]

سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا دے نکاح وا اعلان

مرضی ایہو ای رب کریم دی اے صاحبزادی نوں نبی فرماوندے نے
بہترین اے حیدر کرار شوہر ساری گل حضور سمجھاوندے نے
سن کے حکم خاموش ہو گئی زہرا پردے شرم دے کیہاں تے اوندے نے
پردے دار تے پردے حیا والے پردے وچ پردے پردے پاوندے نے
مطلب چپ دا سمجھ کے نبی سرور علی کول تشریف لیاؤندے نے
تیری عرض یا علی منظور ہوئی آقا خوشی دے نال بتلاوندے نے
زرہ ویچن دے لئی حضور اکرم حکم حیدر دے تائیں لگاوندے نے
چار سو اسی درہم سی زرہ دی پئی قیمت علی وٹ قیمت واپس جاوندے نے
وچوں کجھ درہم بلال تائیں آقا لین سامان گھلاوندے نے
خوشبو عطر جھبدار بلال لیکے اوہدوں آن کے پیش ٹکاوندے نے
ام سلمہ دے تائیں حضور صالم
درہم بچے ہوئے ایہہ پکڑاوندے نے

---

۵۱ مدارج النبوت: ملا حسین صفحہ ۱۴۱
۵۲ الزہرا: علامہ راشد الخیری صفحہ ۲
مسند احمد بن حنبل جلد ۲ فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مترجم مصنف عمر ابو النصر صفحہ ۸۶۔ مدارج النبوت
۲/۳۸ تے ہور مستند تاریخاں متفقہ ہیں۔ (اسلام چشتی)

صلوٰۃ اللہ علی ابیہا و بعلہا و بنیہا

حضرت فاطمۃ الزہرا تے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم دا اسمانا تے نکاح

کیتا پھیر ارشاد بلال تائیں مصطفٰے اسوہنے مسکرا کے تے
اکٹھے کرو اصحابیاں ساریاں نوں مسجد نبوی دیوچہ بلا کے تے
ہوئے جمع اصحاب تے نبی سوہنے کیتا شروع کلام ہٹھلا کے تے
اک آیا فرشتہ سی کول میرے اوس کیتا سلام سی آ کے تے
اساں پچھیا کی ہے نام تیرا کہیا اوس نے ادب بجا کے تے
میرا نام وسطائل ہے گھلیا اے مینوں رب مبشر بنا کے تے
پہلی وار میں حاضر دربار ہویاں گھلیا رب نے کرم فرما کے تے
تدنوں ہوئے جبریل وی آن حاضر لگے دسن سلام سنا کے تے
نکاح زہرا دا فلکاں تے رب کیتا کہیا ادب تھلیں گردن جھکا کے تے

پچھیا نبی نے ہویا اے نال کسدے
دسیا وحی نے سیس نوا کے تے

لہ قال یا محمد انا الموکل باحد من قوائم العرش سالت ربی ان یاذن لی بشارتک وھذا جبریل (نزہۃ المجالس ۲۲۲/۲)
ترجمہ: کہیا فرشتے نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مؤکل ہاں قوائم عرش وچوں اللہ تبارک تعالٰی نے گھلیا اے مینوں بشارت دین واسطے تے جبریل وی آ رہندے نیں۔ ۵۲۔ معارج النبوت ۳۸/۲
سعہ۔ قال انس رضی اللہ تعالٰی عنہ بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد اذ قال لعلی ھذا جبریل اخبرنی ان اللہ قد زوجک فاطمہ واشھد علی تزویجہا اربعین الف ملک: نزہۃ المجالس ۲۲۲/۲
ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کردے نیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد وچ بیٹھے ہاں تے حضرت نے ارشاد فرمایا! مینوں جبریل نے خبر دتا اے کہ بیشک اللہ تعالٰی نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا دا نکاح چالی ہزار فرشتیاں دے سامنے حضرت علی نال کر دتا اے

علی نال ہے مولا نکاح کیتا   محفل فلکاں دے آ سجا کے تے
نالے جنت دا کرایا اک پیش کیتا   سارا فلکاں دا حال بتا کے تے
لکھیاں نور دیاں سن دو سطراں   اوس کپڑے تائیں چمکا کے تے
نکاح زہرا تے علی دا رب کیتا   شاہد ملکاں دے تائیں بنا کے تے
محفل لائی مقام محمود اُتے   حوراں لتے غلمان بٹھا کے تے

دسی شان محبوب دی لاڈلی دی
صائم اللہ نے نور برسا کے تے

فلکاں تے زہرا سلام اللہ علیہا دی شادی دیاں خوشیاں[1]

گھٹ برس دا سی دو جہان اندر   ورھدا نور ہے سی آسمان اُتے
ایسی حوراں آرائش کمال کیتی   نواں رنگ سی آیا جنان اُتے
حلے جنتی تے زیور پہن حوراں   فخر کردیاں زہرا دی شان اُتے
صفاں بنھ ملائک سی کھڑے سارے   اپنے اپنے مقام مکان اُتے
عنبر عطر دا کیتا چھڑکا ایسا   خوشبو پھیل گئی سارے جہان اُتے
حضرت آدم نے خطبہ نکاح پڑھیا   بیٹھ ممبر عظیم ذیشان اُتے
صد مبارک مبارک صدا اُٹھی   خوشی چھا گئی کون و مکان اُتے
حوراں پڑھن درود سلام صائم   بنت نبی تے شیر یزدان اُتے

[1] نزہۃ المجالس جلد ۲، صفحہ ۲۲۳۔ مدارج النبوت جز چہارم صفحہ ۳۹

اسماناں تے سیدہ صلوٰۃ اللہ علیھا دا مہر تے جہیز

محفل سجی سجائی دے وچہ نالے حکم طوبیٰ[1] نوں رب ستار کیتا
نوری پتر تے ہری کھلار اونے فوراً عمل اوہدا ہو نثار کیتا
حوراں ملکاں غلماناں نے چنے پتر ہر ہر پتے نے شکر ہزار کیتا
نوری تھالاں وچہ رکھ کے پیش تحفہ اک نے دوسرے نوں بار بار کیتا
حشر تیک تبادلہ تحفیاں دا رہنا کر دیاں حکم غفار کیتا
پنجواں حصہ زمین دا علی وبتول مہر پیش رب[2] کردگار کیتا
داج باپ ولوں پیش سیدہ نوں باغ جنت دا پروردگار کیتا
مہر ایہہ دنیا داج اوہ دنیا دو جہان دی گویا سردار کیتا
امت یار دی جنت وچہ گھلن خاطر پہلوں ای رب ساڈا ان تیار کیتا
بیڑا امت دا بحر گناہ وچوں
قائم زہرا دی شادی نے پار کیتیا

[1] واوحی الی شجرۃ طوبیٰ ان انثری علیھم الدر والیاقوت والحلل والحلل فھم یتھادون بہ الیٰ یوم القیامۃ (منہج البحار السبع ص ۲۴۳) دیگر حق تعالیٰ بدرخت طوبیٰ امر فرمود تا زیور حلہ و حلل منتشر گرداند و ملائکہ و حوراں و غلمان و ولدان تمام ازاں برگرفتند و بیک دیگر ہدیہ کردند کہ در میان ایشاں بماند تا قیام قیامت (معارج النبوۃ رکن چہارم باب سوم ص ۳) ترجمہ پنجابی: اللہ تعالیٰ نے طوبیٰ دے درخت نوں حکم فرمایا کہ اپنے سنہری نورانی ستے معطر پتر کھلار دے تے حوراں، ملائکاں، غلماناں نے اوہ موتی تے یاقوتاں جیہے پتر اکٹھے کر کے حضرت زہرا دی شادی دی خوشی وچہ اک دوسرے نوں تحفے پیش کیتے تے قیامت تک اوہ تحفیاں دا تبادلہ کردے رہن گے۔
[2] مجمع الفضائل جلد سوم ص ۱۰

سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا نُوں اتے علی کرم اللہ وجہہ الکریم دا نکاح زمین اُتے

منظر اگے اسماناں دا ویکھیا جے ہُن زمین ولے جھاتی پا ویکھو
شان و شوکت دی اوتھے اخیر ویکھی ایتھے سادگی دی انتہا ویکھو
کائنات اوتھے مہندی بلک ویکھی ایتھے داج دیندے مصطفےٰ ویکھو
اوتھے شہنشاہی ویکھے ٹھاٹھ تمام
ایتھے فقر ویکھو، استغنا ویکھو

نکاح دا خُطبہ

ناں کوئی شور غوغاناں کوئی ہور رَولا بیٹھے ہوئے اصحاب ذیشان ہیسن
دسیا زہرا دا مہر جو نبی سرور لیندے من ادہ شاہ مردان ہیسن
چار سو مثقال سی نقد سارا ناں کوئی کوٹھیاں ہلاں مکان ہیسن
کر کے شاہد حضور صحابیاں نوں
پڑھدے آپ خطبہ عالیشان ہیسن

لہ فاشہدوا انی قد زوجتہ علی اربعمائۃ مثقال فضہ ۔ نزھۃ المجالس ۲۲۵
ترجمہ: بس تساں گواہ رہنا کہ میں اپنی بیٹی دا نکاح حضرت علی دیاں چار سو مثقال مہر دے عوض کردا ہاں
منوزھا صفحہ ۳۱ ۔ فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۹ ۔ تے ہور وی مستند تاریخ دیاں کتاباں ایسے تے اتفاق نے ۔ صائم

خطبہ[1] پڑھیا ایجاب و قبول ہویا ہوئے گل ہیلی شادمان ہے سن
کیتے گئے چھوہارے تقسیم فوراً سارے سادگی والے سامان ہے سن
دیندے پئے مبارکاں علی تائیں آپ خود شاہ دو جہان ہی سن
اُٹھ اُٹھ دتی مبارک اصحابیاں نے شاد باد سارے مسلمان ہی سن
خوشی علی دی آوے ناں لکھن اندر ملے جہناں تائیں دو جہان ہی سن
علی کر دے سی ناز مقدراں تے کیتے کرم رب مہربان ہی سن
کرن لئی زیارتاں علی دیاں اوندے پئے غلمان رضوان ہی سن
گوہر اوہ ملیا صائم علی تائیں
مصطفےٰ جیہڑے آپ کان ہی سن

---

[1] حضور صلی اللہ علیہ وسلم دا خطبہ۔ الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود بقدرتہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ خلق الذی خلق الخلائق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ و اعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثم ان اللہ تبارک اسمہ وتعالیٰ عظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا وشج بہ الارحام والزم بہ الانام فقال عز من قائل و ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا وامر اللہ یجری قضائہ و قضاؤہ یجری بقدرتہ ولکل قضاء قدر ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب۔ نزہۃ المجالس ج ۲ صفحہ ۲۰۰ مع کتب

ترجمہ:۔ میں شکر کرداہاں اوس خدا دا جیہڑا اپنیاں نعمتاں دی وجہ توں ہر تعریف تے تحسین دا حقدار اے جس نے اپنیاں قدرتاں دے باعث پرستش وڈیائی لئی اے۔ اوہدی شہنشاہی ہر جگہ قائم اے۔ زمیناں اسماناں تے اوہدا حکم چلدا اے اوہنے ساری مخلوق اپنی قدرت نال پیدا کیتی تے پھر اپنیاں حکماں واسطے اوہناں نوں آپس وچ وکھریاں وکھریاں کرد اتے اپنے دین دے ذریعے اوہناں نوں سربلند کیتا۔ تے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دے ذریعے اوہناں نوں عظمتاں بخشیاں۔ بلاشبہ خدا نے نکاح نوں اک لوڑی چیز قرار دتا اے تے اوہنوں ضروری آکھیا اے۔ تے اوہ جیہنے پیدا کیتا آدمی پانی توں تے کیتا اوہدے واسطے رشتہ تے سسرال تے ہے رب تیرا قدرت والا۔ [illegible] خدا دا حکم اوہدی قضا نوں جاری کردا اے تے اوہدی قضا قدرت دے نال [illegible] ہر قضا اک مقدر اے تے ہر تقدیر واسطے وقت مقرر اے تے ہر اجل واسطے کتاب ہے۔

دعوتِ ولیمہ

خوشخبری نکاح دی نبی سرور ۔ حوراں پاکاں نوں آن سناوندے نے

چڑھیا چاء سبھناں یاکرامناں نوں ۔ انت خوشیاں ڈکوئی ناں آوندے نے

وقت وداعی مدینے دیاں لڑکیاں نے ۔ سارے سچ حضور مسکراوندے نے

کیتی دعوت ولیمے دی نبی سرور ۔ حاضر پاک اصحاب ہو جاوندے نے

شادی عرف دی ماہ رمضان اندر ۔ دستر خوان حضور بچھاوندے نے

کھانا کھا کے صحابی جد ہوئے رخصت ۔ حوراں پاکاں نوں نبی بلاوندے نے

پیالہ مٹی دا اک منگوا حضرت ۔ کھانا اوہدے وچہ بھجواوندے نے

ایہہ سے زہرا تے علی دا خاص حصہ ۔ حضرت بیبیاں تائیں بتاوندے نے

باقی کھانے نوں اہنیر تقسیم کرکے ۔ زہرا تائیں پیغام گھلاوندے نے

آیاں سیدہ تے سینے نال آقا ۔ سر بیٹی دا پیار تھیں لاوندے نے

متھا بیٹی دا چُم حضور اکرم ۔ برتن پانی دا اک منگواوندے نے

پانی اُتے دعا فرما حضرت ۔ علی نوں وچوں پلاوندے نے

باقی پانی دے علی تے ار چھٹے ۔ ہور پانی تے دم پڑھاوندے نے

اُبنے ای زہرا نوں پانی پیال ختم باقی ۔ تے آپ چھڑکاوندے نے

[illegible]

سیّدہ صلوٰۃ اللہ علیہا دی رخصتی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم دی آسدعا

کہیا ویر عقیل نے علی تائیں تھوڑے دناں دے بعد ہی آکے تے
کرو عرض حضور دی وچہ خدمت تُوں زہرا نوں کرم فرما کے تے
کیوں نئیں آکھاں کجھ شرم نہیں کہن دیندی کہیا علی نے سیس جھکا کے تے
عرض کراں میں کیہا عقیل اگوں نال تساں دے کھوونے جا کے تے
رضامند ہوئے حضرت علی آخر ٹرپئے دونویں صلاح پکا کے تے
اُم ایمن کنیز وچہ ملی راہ دے کیتی عرض اُس ادب بجا کے تے
دسی حضرت عقیل نے گل ساری مطلب اپنا صاف سمجھا کے تے
اُم ایمن نے کہیا میں گل کرساں پہلوں بیبیاں دی کنیں پا کے تے
کرسن مشورہ نال حضور آپے پاک دائماں گل سنا کے تے
حضرت علی تے آئے عقیل واپس اُم ایمن نوں ہنڈ جھکا کے تے
گھر جا کنیز نے گل کیتی گردن ادب دے نال نوا کے تے
حرماں پاکاں نے کہیا حضور تائیں ڈکی گل باری من منا کے تے
گھل دتا پیغام حضور اکرم علی آمیں لیسا ڈا بجھ تے
اودھر زہرا دے تائیں تیار کیتا دے کے غسل لباس پہنا کے تے
حاضر بدکاں نوں حیدر کرار ہوئے بہیا نبی سوہنے مسکرا کے تے
حاکم پتہ مینوں تو کجھ علی چاہوے علی چپ بیٹھے نیویں پا کے تے

رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت خدیجۃ الکبریٰ دی یاد

گل حضرت خدیجہ وی چھیڑ دتی ام سلمہ نے جگر ہلان والی
کیہڑی آن اج القیصہ جیسا تہری اپنی زہرا دے ناز اٹھان والی
ڈوہنگی گور دتی زہرا دی آپ تھیں سو سو وار صدقڑے جان والی
مڑ مڑ دی تائیں سینے لان والی اک گھڑی وساہ نال کھان والی
ماواں باجھ نہیں جان کوئی گل دھیاں دے دلی ارمان والی
دھیاں تائیں نشیب و فراز سارے ماں ہندی اے حرف سمجھان والی
لے پنے کھان توں پہلاں کھلان والی اپنے پین توں پہلاں پلان والی

صائم ٹور دیاں سوہرے گھر جدوں دھیاں
ماں ہندی اے اتھرو برسان والی

رباعی

لکھ ہوون انواں مرتے ہور بھاویں سکی ماں ورگی اے پر ماں کتھے
ایہہ پیار کتھے اوہ پیار کتھے ایہہ زمین کتھے آسماں کتھے
جو بچہ ماں دا سایہ آرام دیندا مزہ اوہ باغ جناں کتھے

سو ہتھ رسہ تے سرے تے گنڈھ صائم
سکی ماں ورگی ٹھنڈی چھاں کتھے

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دا اُم المومنین اُم سلمہ نوں جواب

آبدیدہ ہو کہیا حضور اگوں کون ریس خدیجہ دی کر سکدا
دولت مال فنا ہی قدماں میریاں تے کون وانگ خدیجہ دے دھر سکدا
کر کے شاہی قربان تے وانگ اوہدے کون دُکھ مُصیبتاں جر سکدا
جدا جنگ ہووے دشمن نال اوہدے دم اُلفت دا کوئی اے بھر سکدا
جیویں میرے توں کیتا فدا اوہنے دار اُسطراں کوئی نہیں زر سکدا
غم جتھے خدیجہ دا ہووے صائم
بن کسے دا او تھے نہیں گھر سکدا

اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن دی تصدیق

کہیا بیبیاں سچ ہے یا حضرت جیہڑا تساں فرمان ذیشان کیتا
کسے وانگ خدیجہ دے اساں تھوں تساں اُتے نہیں مال قربان کیتا
سب توں پہلاں اے اوس تصدیق کیتی جد نبوت دا تساں اعلان کیتا
نسب آپ دا اوس توں چلیا اے اُس تے خاص ہے رب احسان کیتا
انشاءاللہ وچہ جنت ملاپ ہوسی آمین سب نے یک زبان کیتا
رخصت بیٹی نوں کرن دے لئی صائم
کملی والے نے مُڑ کے دھیان کیتا

سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا دی رخصتی دا منظر

حضرت سیدہ پاک دی رخصتی دے جسدم سب سامان تیار ہو گئے
حجرے بیٹی دیوں روان اوتھوں دو جہان دے سخی سردار ہو گئے
آ کے ملے تے روندی سی پئی بیٹی ویکھ غمزدہ نبی مختار ہو گئے
بیٹی لاڈلی دے ویکھ ہنجواں نوں دیدے مصطفےٰ دے اشکبار ہو گئے
حضرت مائی خدیجہ دی یاد والے مڑ کے زخم تازہ دوجی وار ہو گئے
بیٹی تائیں دلاسہ جساں دین لگے سگوں ہور آقا بیقرار ہو گئے
کائنات ساری غم آلود ہوئی دو جہاں بلکہ سوگوار ہو گئے

لائی ہنجواں نے جسدم جھڑی اعظم
بلکے دل انہوں غماں دے بھار ہو گئے

داماد نوں تے بیٹی نوں حضور دی نصیحت[1]

حضرت علی نوں کول بلا اپنے بیٹی تائیں حضور فرمان کیتا
تیرے ہڑا نصیب ہے اوہ شوہر
جسنوں آپ پسند رحمان کیتا

[1] معارج النبوت [illegible] [2] طبقات ابن سعد [illegible]

شہنشاہ ولایت دلہے جیہڑا جسنوں خالق نے صاحب نشان کیتا
جسدا مرتبہ[1] کل قریش وچوں میرے رب سچے عالیشان کیتا
مڑ کے حیدر کرار نوں نبی سرور نال پیار ارشاد ذیشان کیتا
اپنے جگر دا ٹکڑا سپرد تیرے ہے میں اج توں شاہ مردان کیتا
خوشی ایسدی نوں میری خوشی سمجھیں نالے حکم ایہہ نبی سلطان کیتا
مینوں دکھ پچاے گا اوہ جہنے میری دھی تائیں پریشان کیتا
چکے ہتھ دعائیں پھیر حضرت اللہ پاک دے ولے دھیان کیتا
دوہاں تائیں سپرد میں ہی تیرے میرے خالق تے میرے رحمان کیتا
اپنے فضل تھیں ایہناں نوں دیہہ برکت جیہوں کرم اگے مہربان کیتا
صائم منگ دعا حضور اکرم
زہرا علی[2] تائیں روان کیتا

---

[1] یا فاطمۃ اما انی ما الیت ان انکحتک خیر اہلی: طبقات ابن سعد۔ مطبوعہ بیروت ۸/۲۴
سوگند بخدا کہ ترا راست میگویم کہ شوہر تو مقدم اصحاب است بزروے سلم واکبر ایشاں است از روے علم واعظم ایشاں است از علم۔ اے دختر کہ من خدائے تعالیٰ از اہلبیت دو کس را اختیار کرد یکے پدر تو دوم شوہر تو [illegible] و فرمانبرداری او نمائی۔ معارج النبوت جز چہارم صفحہ ۱۴۔ ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری بیٹی قسم اے مینوں خدا دی میں سچ کہنا کہ تیرا شوہر اول اے اصحاباں چوں اسلام قبول کرن دی وجہ توں تے وڈا اے ایہناں توں علم وچ تے عظیم اے ایہناں چوں حلم وچہ [illegible] اہلبیت [illegible] شخص [illegible] تیرا پیو تے دوجا تیرا شوہر [illegible] فرمانبرداری کریں ایہناں دی۔
[2] [illegible] فاطمہ [illegible] معارج النبوت [illegible]۔ ترجمہ: پھر حضرت علی نوں وصیت کیتی جناب فاطمہ [illegible] ایہدی خوشی میری خوشی اے۔ تے پھر دعا کیتی کہ الٰہی میں ایہناں نوں تیرے سپرد کرناں ہاں۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا دی رخصتی دا منظر

حضرت سیدہ پاک دی رخصتی دے جسدم سب سامان تیار ہو گئے
حجرے بیٹھ دیوں روان اوتھوں دو جہان دے سخی سردار ہو گئے
آ کے ملے تے روندی سی پئی بیٹی ویکھ غمزدہ نبی مختار ہو گئے
بیٹی لاڈلی دے ویکھ ہنجواں نوں دیدے مصطفےٰ دے اشکبار ہو گئے
حضرت مائی خدیجہ دی یاد والے مُڑ کے زخم تازہ دُوجی وار ہو گئے
بیٹی تائیں دلاسہ جداں دین لگے سگوں ہور آقا بیقرار ہو گئے
کائنات ساری غم آلودہ ہوئی دو جہاں بلکہ سوگوار ہو گئے
لالئی ہنجواں نے جسدم جھڑی اصالم
بلکے دلاں توں غماں دے بھار ہو گئے

داماد نوں تے بیٹی نوں حضور دی نصیحت[1]

حضرت علی نوں کول بُلا اپنے بیٹی تائیں حضور فرمان کیتا
تیرے ہویا نصیب ہے او شوہر
جسنوں آپ پسند رحمان کیتا

[1] معارج نبوت ۹۰ [2] طبقات ابن سعد ۲۵/۸

شہنشاہ ولایت دلہے جیہڑا جسنوں خالق نے صاحب نشان کیتا
جسدا امر تبہ[1] کل قریش وچوں میرے رب سچے عالیشان کیتا
مڑکے[2] حیدر کرار نوں نبی سرور نال پیار ارشاد ذیشان کیتا
اپنے جگر دا ٹکڑا سپرد تیرے ہے میں اج توں شاہ مردان کیتا
خوشی السیدی نوں میری خوشی سمجھیں نالے حکم ایہہ نبی سلطان کیتا
مینوں دکھ پچیا سے گا اوہ جینے میری دھی تائیں پریشان کیتا
چکے ہتھ دعائی پھیر حضرت اللہ پاک ولے دھیان کیتا
دوہاں تائیں سپرد میں ہی تیرے میرے خالق تے میرے[3] رحمان کیتا
اپنے فضل تھیں ایہناں نوں دیہہ برکت جیویں کرم اگے مہربان کیتا

حسام منگ دعا حضور اکرم
زہرا علی دے تائیں روان کیتا

له ۱) یا فاطمة اما انی ما ألیت ان انکحتك خیر اهلی : طبقات ابن سعد، مطبوعہ بیروت ۲۴/۸
که سوگند بخدا ای دختر است میگویم کہ شوہر تو مقدم اصحاب است از روئے سلم و اکبر ایشان است از روئے علم و اعظم ایشان است از حلم ۔ ای دختر کہ من خدائے تعالیٰ از اہلبیت دو کس را اختیار کردہ یکے پدر تو و دیگر شوہر تو زنہار او نرنجانی و فرمانبرداری او نمائی ۔ معارج النبوت جز چہارم صفحہ ۱۴۱ ۔ ترجمہ ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری بیٹی قسم ہے مینوں خدا دی میں سچ کہنا ہاں کہ تیرا شوہر سب صحابیاں توں پہلاں اسلام قبول کرن دی وجہ توں تے وڈا اے علم توں اعلم تے حلم توں اعظم ہے بیٹی جیہڑا حلم وچہ اے بیٹی میرے اہلبیت چوں دو شخص چنے گئے نیں اک تیرا پیو تے دوجا تیرا شوہر لہذا توں اوہدی فرمانبرداری کردی رہیاں ۔
که بنزد مہتاب عنایت ... معارج النبوت ... ترجمہ ۔ پھر حضرت علیؓ نوں وصیت کیتی جے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ... بڑی خوشی کرنی ... کہ انہاں نوں میں بہت مجبوری سے سپرد کرتا ہاں ۔

ساڈیاں شادیاں

کر کے غور تے فکر اے مسلمانوں اپنے آپ دل مار دھیان ویکھو
کملی والے دی بیٹی وا داج ویکھو اپنا عمل ویکھو آن بان ویکھو
شہنشاہ دو عالم دی صاحبزادی کیویں کردی اے گذرگذران ویکھو
سنت چھڈ کے سیدہ فاطمہ دی دھیاں ساڈیاں کدھر نوں جان ویکھو
اک بستر مصلا تے گھڑے چکی اودے داج دا شاہی سامان ویکھو
اسیں نک نموج تے شہرتاں لئی کی کی کردے آں پئے نقصان ویکھو
جدے ٹھنڈ نہیں کھاندا اے کل عالم اودا عمل ویکھو اودی شان ویکھو
اسیں چھڈ محمد دا راہ صائم
کیویں ہندے آں پئے ویران ویکھو

غور دا مقام

کر دے غور محمد دا واسطہ جے کیہڑی طرف دے تے لے اسیں جا رہے آں
دتا سبق سی سانوں رسول جیہڑا کی کجھ اس تے عمل کما رہے آں
کی خیال اے بھلا سی ہی ساڈا کناں دھوکھا شیطان توں کھا رہے آں
کتھوں اسیں آئے پتر ہیں انکھ والے
کس تے رعب اماں دا پا رہے آں

شاعر دا مشورہ

کون کہندا اے پُتراں بیٹیاں نوں جم جم دیو پڑھو شعور دے نال
پہلوں کرو پرورش سینے بیٹیاں دے بچپن وچ قرآن دے نور دے نال
جیہنوں دِتی اے رب توفیق دیہو داج دھیاں نوں دلی سرور دے نال
اِنج نہ کرو تشہیر جہان اندر کرنی چھڈو نمائش غرور دے نال
کسدی اے وچ مقابلہ کرے جیہڑی زہرا پاک زمین دی حور دے نال
کیہڑا باپ اے ایسا مثال جیہڑا دیوے اپنی مہر حضور دے نال
کیہڑا اے امن والا وڈا ہی نالوں عقل روہڑی جے ذہنی فتور دے نال
کیہڑی گل پچھے پئے ٹکراؤندے او کملی والے دے پاک دستور دے نال
سُنّے فلسفے پھول رکھے ناں دسّو اپنی عقل دے غلط منشور دے نال
کملی والے دی سنت تے عمل کرکے رشتہ جوڑ لو رب غفور دے نال
کئی آن ایتھے کھبی خان وڈے ڈُر گئے جگ چوں عقل مجبور دے نال
واقع ہڑ گئے فرعون ورگے اپنے ذہن معذور مغرور دے نال
دسو دھیاں نوں زندگی فاطمہؓ دی ترجمان آل محمدؐ دے پور دے نال

شکوے کر ناں مڑ کے مقدراں تے
صائم ڈکھ سہیڑ قصور دے نال

میری حسین منزل

میرا رہبر اجھ کہن نوں جی کردا میرا سطر لماں کجھ نہیں کہن دیندا
فکر منزل دا منزل ول لئی جاوے نویں وہن وچہ مینوں نہیں وہن دیندا
میرا مرکب جناں دے چھڈ کھلے چھاواں تتیاں ہیٹھ نہیں بہن دیندا

میرا رہبر مقدس تے پاک نوری
سٹر کوں ہیٹھ نہیں صائمؔ نوں لہن دیندا

نورِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دے گھر

نور پاک محمد دیاں اکھیاں دے گھر علی دے آ ر شنائی کیتی
کچے حجرے چھل پچھے مکان اندر آ کے نبیاں رونق سوائی کیتی
جھاڑو پکڑ محمد دی لاڈلی نے بڑے ال سلیقے صفائی کیتی
سانبھ سوہد سنوار سامان سارا درِ خالق نے سجدہ ادائی کیتی
سبھناں عورتاں دی جانماز اتے بہہ کے زہرا نے مشکل کشائی کیتی
عاصی امت دے بیڑیاں تے بھیڑیاں دی نیک اختر نے نیک کمائی کیتی
اوس حجرے توں واراں محل سارے جتھے بیٹھ زہرا پارسائی کیتی

جتھے اتنک برسار ساہر زم
صائمؔ جیہاں تے کرم فرمائی کیتی

سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا دے گھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم دی تشریف آوری

ایدھر دھی ہے سی انتظار کردی اودھر باپ بیٹھے بیقرار ہے سن
آخر ملن خاطر بیٹی لاڈلی نوں آپ آوندے نبی مختار ہے سن
اُٹھی دھی فوراً استقبال خاطر جدوں قدم رکھے باجدار ہے سن
اُٹھے ادب تعظیم بجان خاطر نال زہرا دے حیدر کرار ہے سن
دوہاں تائیں بٹھال دے نال شفقت کرکے کرم آقا نامدار ہے سن
متھا بیٹی دا چم کے علی تائیں کردے نبی کمال پیار ہے سن
زہرا علی حضور دے آونے تھیں کردے شکر ہزار ہزار ہے سن
شاد ویکھ کے زہرا تے علی تائیں کردے خوشی حبیب غفار ہے سن
خوش بیٹی نوں ہور بھی کرن خاطر کھانا منگ دے آپ سرکار ہے سن
جو کجھ پکا سی زہرا تے علی فوراً دیندے ادب تھیں پیش گذار ہے سن
کھانا ویکھدے زہرا تے علی تائیں بہلوں خوشی تھیں سخی سردار ہے سن
تھوڑا جیہا تناول پھر آپ کردے لامکان والے شہسوار ہے سن
پھیر پانی منگا کے دم کر کے چھٹے دوہاں اُتے تے مارے سن
برکت دئیں اے ربا ایہناں تائیں ایہہ دعا کردے بار بار ہے سن
برکت ایہناں دی دیویں اولاد اندر کہندے پئے نال اے ماہ انوار ہے سن
خوشی نال حسام پھیر لیٹ جاندے زہرا علی دے آپ دلدار ہے سن

سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا تے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم دا پیار

زہرا پاک تے علی دا جوڑا ازلی — پتلے دونویں ای نور انوار دے سنے
دونویں ٹھنڈ حضور دیاں اکھیاں دی — دونویں نظر منظور سرکار دے سنے
دوہاں اُتے کریم دا کرم ڈاہڈا — دونویں شہنشاہ فقر دیار دے سنے
دونویں دنیا مُکدو نوں مار ٹھوکر — فقر و فاقے وچ وقت گذار دے سنے
اک دوسرے دے غمگسار دونویں — پیکر دونویں کمال ایثار دے سنے
بن گئے دونویں ایہہ مرکز محبتاں دا — اک دوسرے توں جان وار دے سنے
کوئی شکوہ شکایت ناں کرن دونویں — دونویں گُل تطہیر گلزار دے سنے
راضی وچ رضا دے رہن دونویں — دونویں دنیا دے تائیں ٹھکار دے سنے
ناں کوئی جھگڑا لڑائی ناں شور کوئی — دن گذر دے نال پیار دے سنے
دکھ ونڈ لیندے اک دوسرے دا — ہر دم اللہ دا نام چتار دے سنے
دونویں وسن حضور دے قلب اندر — کسے تائیں ناں نبی وسار دے سنے
ہن روز اوندے بیٹی پاک تائیں — تاجدار جہ کُل سنسار دے سنے
ملیاں باتجھناں نبی نوں چین آوے — ایہو حال بیٹی نامدار دے سنے

صابرؔ پاک گھرانہ حضور دا اے
بے نقطے کم کی بحث تکرار دے سنے !

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ۝

اپنے خاص انعاماں دا ذکر جتھے اللہ کردا اے پاک قرآن اندر
اوتھے ذکر کیتا زہرا علی والا اے اللہ پاک سورۃ الرحمٰن اندر
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ دی پاک آیت کھلی زہرا تے علی دی شان اندر
دوہنہ دریاواں توں ایہو مراد دونویں آیا وچہ تفسیر[1] بیان اندر
زہرا بحر نبوت دا شان والا ٹھاٹھاں ماردا اے دو جہان اندر
بحر تقوے دا علی ذیشان حیدر اپنے خاص علوم عرفان اندر
برزخ دوہاں دی وچہ نے نبی اکرمؐ بحر فتوتیاں دے بیکران اندر
نکلنے کھلدے ہین عجیب آوے گرمی عشق دی جدوں ایمان اندر
کئے نازک اشارے نے طالباں لئی اللہ پاک دے ایس فرمان اندر
تمام زہرا تے علی دی شان عالی
آنہیں سکدی وہم و گمان اندر

[1] قال بعض المفسرين في قوله تعالىٰ مرج البحرين يلتقيان بينهما برزخ لا يبغيان (ای) بحر نبوت من فاطمه رضي الله عنها و بحر الفتوة من علي رضي الله عنه بينهما حاجز من تقوىٰ فلا تبغي فاطمه على علي ولا يبغي علي على فاطمه يخرج منهما اللؤلؤ والمرجان هو الحسن والحسين. (نزهة المجالس جلد ۲ صفحہ ۲۲۹ مطبوعہ ۱۱۲ —)
[illegible]
عليه وسلم خرجت منهما اللؤلؤ والمرجان قال الحسن والحسين [illegible]

اَللُّؤلُؤُ وَالمَرجَانُ ؟

دسی شبر شبیر دی شان مولا[1] سُچے لعل مرجان فرما کے تے
دو نہر دریاواں دے وچ ایہہ دو موتی دسیا عالم نوں جہناں چمکا کے تے
عقلاں والیو عقلاں نوں بھل جاؤ رکھو گردن نوں ایتھے نوا کے تے
شانِ پنجتن عقل نہیں ناپ سکدی عقلاں رہ جاون چکر کھا کے تے
ایتھے کم نہیں واعظا فلسفے دا ایتھوں لنگھ جا دامن بچا کے تے
ذرا جناں وی ایتھے جے بہک گئوں جا سیں دین ایمان ونجا کے تے
ایہہ اوہ نازک مقام ای قسم ربدی قدسی ہاراں نوں لنگھن جھکا کے تے
جا پڑھ قصیدے یزید دے توں ایس دراتوں پرہاں جا کے تے
ایتھے بول اولا نال بول بیٹھیں ایویں جائیں گا بیڑی ڈبا کے تے
اپنی عقل دا زہر ناں گھول ایتھے مرہاں کدھرے زہر کھا کے تے
پھر دا ایں حق دی مورکھ تلاش کردا پردے علم دے عقل تے پا کے تے
سوچ منہ پا کے گریبان اندر ٹکر مار دا ایں کتھے آ کے تے
شان پنجتن پچھو خدا کولوں کسے کال دے بوہے تے جا کے تے

پڑھو عشق دے نال قرآن صائم
ناقص عقل دے پردے ہٹا کے تے

---

[1] حوالہ دیکھو پچھلے صفحے تے۔ صائم

حضرت امام حسن علیہ السلام دی ولادت باسعادت

پندراںؒ ماہِ رمضان تے ترن ہجری پیدا حسن سید عالیشان ہوئے
جایا نور نے نور تے روشنی تھیں نورو نور زمین اسمان ہوئے
گو وزہرا دی اللہ نے ہری کیتی شادیاں حوراں تے رضوان ہوتے
نوری بطن وچوں ہویا نور پیدا اللہ پاک دے خاص احسان ہوئے
نوری وقت ولادت دے وچہ ظاہر ناں کوئی عورتاں والے نشان ہوئے
ناں کوئی حیض و نفاسؒ دا خون ہی سی بالکل پاک پیدا پاک جان ہوئے
جایا طاہر نے طاہر لعل ہے سی پیدا سورج چھپ اتاباں ہوئے
دُرِ یکتا محمدؐ دی کان وچوں چمکاں مار دے نور ظاہر آن ہوئے
رل دی شکل حضور دے نال ہی سی دید کرن والے شادمان ہوئے

حمدوں وادھ حسن خوشیاں سیدا نوں
سانوں ہم شاد ہیں دو جہان ہوتے

ؒ ولد الحسن رضی اللہ عنہ فی منتصف رمضان سنۃ ثلاث من الہجری۔
نور نامہ مدارج ۴۹ و فاطمہ بنت محمد ص ۱۰۲ : معارج النبوت ۹۵ و روضۃ الشہداء ص ۳۲۹ واسد الغابہ ج ۲ : الزہرا ص ۶۷ طبقات
ابن سعد ، تاریخ الخلفاء ص ۱۲۴ ، تاریخ اسلام اکبر شاہ نجیب آبادی ج ۱ ، تاریخ اسلام شوق امرتسری ، تاریخ اسلام ، بر العدل ۱۰
تاریخ اسلام ، شرح جالندہری ج ۲ ، شواہد النبوۃ ج ۲ ، ... شہرت شریف تتمہ جلد چہارم ص ... : الاستیعاب
ؒ عن اسماء بنت عمیس قال قبلت فاطمۃ بالحسن فلم ار لہا دما فقلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انی لم ارلفاطمہ فی حیض ولا نفاس ۔ فقال صلی اللہ علیہ وسلم اما علمت ان ابنتی طاہرۃ مطہرۃ
لیس لہا دم فی طمس ولا ولادۃ ۔ نور ... اسعاف الراغبین ص ۱۷۲ مطبوعہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نوں اللہ تعالیٰ ولوں خوشخبری

کملی والے دے گھر دربار اندر حاضر روح الامین ہو جاوندے نے
اوہنوں کر کے سلام حضور تائیں کپڑا جنت دا پیش لیاوندے نے
حضرت حسن دا اس تے شبیہ دسی ویکھ نبی سوہنے مسکراوندے نے
نالے نام تحریر امام دا سی آپ اللہ دا شکر بجاوندے نے
تدوں خبر ولادت معظمہ دی زہرا ولوں صحابی پہچاوندے نے
گھر سیدہ دے سن دیاں سارا فوراً کملی والے تشریف لیاوندے نے
خوشی خوشی مبارک فرما حضرت لال بیٹی دا گود وچ چاوندے نے
پچھیا سوہنے نے نام کی رکھیا جے نام مرتضیٰ حرب بتاوندے نے
حرب نام جہالت دے دور والے رکھو شبر حضور فرماوندے نے
نام رکھ کے آپ حضور اکرم کن وچ اذان سناوندے نے
ہفتے بعد شہزادے دی جھنڈ لاہ کے وال چاندی دے نال تلاوندے نے
چاندی تلی جو جھنڈ دے نال تلا کے
صدقہ میری سرکار کراوندے نے

سلہ جبریل علیہ السلام نامے در ابہدیہ بہشتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آورد برقطعہ از حریر بہشت نوشتہ شبیہ ترین مردمان بود برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از سینہ تا فرق شواہد نبوت صفحہ ۱۷۲ ۔ روضۃ الشہداء صفحہ ۱۲۹ ۔ سلہ قال لما ولدت فاطمہ حسن جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اورنی ابنی ما سمیتموہ قال قلت سمیتہ حربا قال بل ھو حسن ثم قال نہ سمیتہ باسم ولد ھارون شبر الخ مستدرک [illegible] نزہۃ المجالس ۲ صفحہ ۲۲۹ ۔ اسد الغابہ ۲ ۔ اسعاف الراغبین حاشیہ نور الابصار صفحہ ۱۷۳ ۔

سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا و ابیہا نوں خوشیاں

گھر سیدہ طیبہ طاہرہ دے ڈیرا آن کے خوشیاں لگاندیاں نے
ویکھ ویکھ کے اپنے لال تائیں زہرا ایہاں صدقڑے جاندیاں نے
فقر و فاقے دی نہیں پرواہ ماسہ ہر دم اللہ دا شکر بجاندیاں نے
پڑھ کے نفل لیکے گودی لال تائیں راہیں پاک قرآن سناندیاں تے
گوشت ناوں پاکیزہ تے نور جناں نوں دودھ بیٹے دتا ئیں پلاندیاں نے
جسنوں امت نے دینا زہر صابر
اسنوں نوری غذاواں کھلاندیاں نے

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا دا خواب

ام فضل چاچی نبی پاک دی سی اکدن نبی ول آئی حیران ہو کے
آکے خواب اوہنا سناوندی اے نبی پاک تائیں پریشان ہو کے
جھولی پیا میری گوشت آپ دے دا ٹکڑا اوکھ ایسی سلطان ہو کے
سنکے خواب تبسم فرماوندے نے
نبی پاک صابر شادمان ہو کے

قالت ام الفضل امرأۃ العباس یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت مناما منکرا اول ما ھو قالت رأیت کان قطعہ من جسدک قطعت فوضعت فی حجری قال خیرا رأیت تلد فاطمہ ولدا فیکون فی حجرک نزہۃ المجالس ۲۳۳
مشکوٰۃ شریف مترجم ۲۹۰ اشعۃ اللمعات ۶۹۹

گھر سیدہ دے چڑھیا چن دوجا سورج دمکدا جیہدی ضیا والے
حوراں جنت دے اندر مناں خوشیاں رنگ جنت تے چڑھیا نوا والے
خوشیاں ہون زمین اسمان اندر آیا چین حیدر مرتضےٰ والے
صائم آکھ سلام حسین تائیں
بھار چکیا جنہے نفس اوالے

ایضاً

کائنات مسرت وچہ جھوم اٹھی شہزادہ گلگوں قبا آیا
فرض ذبح عظیم دا کرن پورا دنیا وچہ ابن مصطفےٰ آیا
طیب طاہر مطہر تے پاک پیدا سر تے حجاب کے کوہ رضا آیا
بیڑا امت مرحوم دا تارنے نوں ملک قدس وچوں ناخدا آیا
برسے نور مدینے دیاں وچہ گلیاں ہن گھر عالم دی شہید بلا آیا
دید کرن شہزادے دی فلک اتوں
ہر اک ملک تے صائم برسا آیا

ا۔ طبقات ابن سعد ص [illegible] ، الاستیعاب ص ۱۴۲ ، الاصابہ ص [illegible] ، اسد الغابہ ص ۱۸ ج ۲ ،
اوراق غم ص ۲۰۶ ، روضۃ الشہداء ص ۳۴۱ ، شواہد النبوۃ ص ۱۲۳ ، [illegible] ص ۱۲ ، [illegible] ص [illegible] ،
اسعاف الراغبین ص ۱۸۲ ، [illegible]
۲۔ معارج النبوۃ ص ۲۹ رکن چہارم

حضرت امام حسین علیہ السلام دا عقیقہ

پہنچی خبر تے ڈٹھا حسین اپنا کملی والے تشریف لیا کے تے
گودی چکیا اپنی شبیہ تائیں اللہ پاک دا شکر بجا کے تے
بوسہ دتا شہزادے نوں نبی سرور کن وچ اذان سنا کے تے
نالے دتی مبارک حضور اکرم زہرا علی تائیں مسکرا کے تے
پچھیا ناں شہزادے دا کی رکھیا آقا حیدر دے تائیں بلا کے تے
کہیا رکھیا نام ہے حرب[1] آقا حضرت علی نے گردن جھکا کے تے
رکھو نام شبیر حضور کہیا دسیا جیویں جبریل نے آ کے تے
ہے شبیر دا معنی حسین ہندا کملی والے نے کہیا سمجھا کے تے
ستویں روز صدقہ کیتی گئی چاندی سر دے والاں نال وزن کرا کے تے
نالے کیتا عقیقہ[2] حسین دا سی دو بکرے ذبح فرما کے تے
ام الفضل نے گودی حسین چایا خواب ڈٹھا سی جہنے گھبرا کے تے
سچی کیتی سی یار دی پیشگوئی
عظیم اللہ نے کرم کما کے تے

---

[1] فقال اروني ابني سميتموه؟ قلنا حربا قال بل هو الحسين۔ اسد الغابہ ۱/۸ : المستدرک ۳/۱۶۹

[2] ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم امر فاطمة رضي الله عنها فقال زني شعر الحسين بوزنه فضة واعطي القابلة رجل العقيقة۔ المستدرک ۳/۱۷۹ : نزهة المجالس ۲/۲۳۰ : نور الابصار ۱۲۰ ،

حضرت محسن رضی اللہ عنہ دی ولادت تے وفات

بعد حضرت امام حسین ناول پیدا ہوئے محسنؓ نامدار ہے سن
چھوٹی عمرے ای اللہ نوں ہو پیارے گئے جنت دے سیدار ہے سن
تھوڑے ساہ جہان وچہ لئے آقا جھلے امت دے ناہیں آزار ہے سن
آپ نی فردوس وچہ جگہ جا ملم
کرگئے ماپیاں نوں سوگوار ہے سن

حضرت سیدہ زینب صلوٰۃ اللہ علیہا وعلیٰ ابیہا دی ولادت

غم کرن خاطر غلط ویر والا حضرت زینب تشریف لیاندیاں نے
جہدے غماں دی زندگی ویکھ تے ہاواں نکل جہانمیاں جاندیاں نے
غماں وچہ گذار کے عمر ساری ام الحزن دا لقب جو پاندیاں نے
اوندیاں ساری عالم ہوش اندر صدمہ نانے دا پہاوں اٹھاندیاں نے
لبے نانے دا بھلاناں غم ہیسی اماں جان توں وداع فرماندیاں نے
اماں جان دا زخم سی ابے تازہ نواں تریتیمی دا کھاندیاں نے
بابل علی دا ابے رسی سل سینے ویرن حسن نوں آپ دفناندیاں نے
ہتھیں جنت دل شوہر نوں ٹور دیاں
ہنجوں پیندیاں غماں نوں کھاندیاں نے

رہندی کسر ہے سی شاید اجے باقی نال ویرن دے کربلا آندیاں نے
ہتھیں قاسم بھتیجے نوں وچ کربل خونی سہرے شہادت دے لاندیاں نے
ہتھیں پال کے اکبر جوان کر کے اکھاں سامنے پیاں کُہاندیاں نے
ننھے اصغر دی ویر توں لاش لیکے سینے لاندیاں ہنجو بہاندیاں نے
پتر عون و محمد دی لوڑ ہتھیں صدقے ویر دے اتوں کراندیاں نے
کنبہ وار یاسی جیہڑے ویر پچھے آخر اوہنوں وی ہتھیں گھلاندیاں نے
ہتھیں کر کٹھے سارے لاشیاں نوں نال دھڑاں دے سیس ملاندیاں نے
بتو کجھ ویکھیا زینب سلام اللہ قلماں لکھدیاں خون بہاندیاں نے
اگے کی دساں دسیا نہیں جاندا کیویں شام ول سیدہ جاندیاں نے
دردناک ہاواں زینب پاک دیاں لفظاں وچ ناں میتھوں سماندیاں نے
بنت زہرا دے ویکھ کے صدمیاں نوں حوراں جنت دے وچ کرلاندیاں نے

ماں دے دودھ دی رکھ کے لاج زینب
صاحب اللہ دا شکر بجاندیاں نے!

پچھلے صفحے دا حاشیہ: سلہ حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدۃ النساء العالمین دے تیسرے صاحبزادے سن۔ آپ نوں دنیا وچ بہت مختصر جیہی زندگی ملی۔ ایس لئی آپ دے فضائل وغیرہ تے اکثر واقعات گھٹ ملدیاں نیں۔ [illegible] کہ آپ فاطمۃ الزہرا صلوٰۃ اللہ علیہا دی اولاد وچوں نہیں سن۔ صحیح مستند حدیثاں نال ثابت اے کہ آپ دا ناں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محسن رکھیا۔ چند کتاباں دے ناں جنہاں وچ حضرت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ دا تذکرہ موجود ہے درج ذیل نے۔ ایہناں توں علاوہ دوجیاں کئی کتاباں وچ آپ دا ذکر موجود اے۔ [illegible]

المستدرک حاکم مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن [illegible] ۔ مسند [illegible] ۔ نورالابصار مطبوعہ مصر [illegible] ۔ فاطمہ بنت محمد [illegible] مسعودی وغیرہ [illegible] ۔ [illegible] تاریخ [illegible] ۲۵۲ [illegible]

سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا دی کُل اولاد

اُمّ کلثوم، رقیہ دو ہور دھیّاں۔ جائیاں پاک بنت مُصطفےٰ اہیسن
گویا چھے بچّے زہرا پاک تائیں اللہ پاک نے کیتے عطا اہیسن
چھوٹی عُمرے ای ایہناں چوں دو بچے کر دتے تقدیر جُدا اہیسن
باقی چوہاں ای نور دیاں پکراں نے جھلّے اُمّت دے جور و جفا اہیسن
گھر زہرا دا جنّت دا باغ بنیا کیتے کرم کمال خُدا اہیسن
کردے سبھناں دے نال پیار صائمؔ
مُصطفےٰ، زہرا، مُرتضےٰ ہیسن

رُباعی

شان وچہ اے وَدھ جہناں نالوں رب دی قسم حبیب غفور دا گھر
گھر رب دا اے جیکر سچ پچھو کملی والڑے میرے حضور دا گھر
ویکھن اُونڈیاں حُوراں جہناں وچوں زہرا پاک زمین دی حُور دا گھر
بچہ بچہ اِس گھر دا اے نور صائمؔ
نورٌ نورٌ اے اللہ دے نور دا گھر

، زائیدہ رضی اللہ عنہا حسن و حسین، محسن، زینب و اُم کلثوم و رقیہ، پس محسن و رقیہ در زمان طفولیت وفات یافتند۔ مدارج النبوت صفحہ ۴۶۰ جلد ۲ الزہرا صفحہ ۵ تے ہور معتبر کتاباں

باپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہا دا پیار

بیٹی نال حضور دے پیار والے کوئی انت حساب نال ہوندے نے
دھی لاڈلی لعل ہے جدوں آوندی نبی رب دے کھڑے ہو جاوندے نے
متھا چُم دے نال پیار حضرت شفقت حد توں ودھ فرماوندے نے
بے حساب اکرام دے نال آقا اپنی چادر دے اتے بٹھاوندے نے
اُٹھے دھی، تعظیم دے لئی فوراً بابل جدوں تشریف لیاوندے نے
باپ دھی دے تے دھی باپ والے ویکھ ویکھ کے پاس بٹھاوندے نے
سفر لئی حضور پُر نور جد دی شہروں باہر کدھرے جانا چاہوندے نے
سب توں بعد مل کے بیٹی فاطمہ نوں قدم سفر دے وَل اُٹھاوندے نے
واپس سفر توں اون تے پیر پہلوں گھر سیدہ دے آ کے پاوندے نے

باپ بیٹی نوں لکھاں سلام صائم
بگڑی امت دی جیہڑے بناوندے نے

ل عن عائشة قالت وكانت اذا دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم قام اليها فقبلها واجلسها في مجلسه وكان النبي صلى الله عليه وسلم اذا دخل عليها قامت من مجلسها فقبلته واجلسته في مجلسها (ترمذی شریف ص ۲۲۲)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماندیاں نے، جدوں حضرت فاطمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کول تشریف لیاندیاں تے حضور اوہناں واسطے کھڑے ہو جاندے۔ تے اوہناں نوں بوسہ دیندے تے اپنی جگہ تے بڑے پیار نال بٹھاندے، تے جدوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اوہناں کول تشریف لیجاندے تے آپ کھڑو جاندیاں تے آپ دے مبارک ہتھاں نوں بوسہ دیندیاں تے اپنی جگہ تے بٹھاندیاں۔

ل ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سافر آخر عهده بالناس فاطمة واذا قدم من سفر كان اول الناس به عهدا فاطمة (المستدرک حاکم ص ۱۵۶، مدارج النبوت ص ۱۸۲)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم جدوں کتے سفر تے تشریف لیجاندے تے سب توں بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کولوں رخصت ہوندے۔ تے جدوں سفر توں واپس تشریف لیاوندے تے سب توں پہلاں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نوں ملدے۔

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دا غضبناک ہونا رب دا غضبناک ہونا ایں

شان سیدہ عابدہ زاہدہ دی ناں تحریر ہووے ناں بیان ہووے
قلماں چاک ہوون عقلاں گم ہوون فہم و ہم بن کے بے نشان ہووے
اُہدا دسے مقام کی کوئی جیہڑی کائنات دی جان دی جان ہووے
ٹکڑا جگر دا نبی فرمان جس نوں نور عین حبیب یزداں ہووے
اضطراب جس دا ویکھ نبی رب دا مضطرب ہووے پریشان ہووے
میری بیٹی دی خوشی ہے خوشی میری جس لئی نبی دا پاک فرمان ہووے
اُس تھیں ہوون ناراض حضور جس تھیں ڈھی ناراض زہرا عالیشان ہووے
بلکہ جے ہوون غضبناک زہرا غضبناک خود رب رحمان ہووے
راضی رب ہوندا راضی جہیدے اُتے اُسدے یار دی دھی ذیشان ہووے
جسنے زہرا دے بچے شہید کیتے کیوں ناں رب اُس تے قہران ہووے
حق دے اُتے یزید نوں کہن والا کیوں ناں ظالم مردود شیطان ہووے
جھکے باطل دے اگے او کیویں صائم مصطفےٰ جیہدا نانا جان ہووے

---

[۱] ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبہا اغضبنی فی روایۃ یریبنی ما اریبہا ویؤذینی ما اذاہا۔ بخاری شریف ۵۳۲ مسلم شریف ۲۹۰ ، ترمذی شریف ۲۲۱ ، ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہ میرے گوشت دا ٹکڑا اے جنہے ایہنوں ناراض کیتا اوہنے مینوں ناراض کیتا، پریشان کردی اے مینوں او چیز جیہڑی ایہنوں پریشان کردی اے، تکلیف دیندی اے مینوں اوہ شے جیہڑی تکلیف دیندی اے ایہنوں۔

[۲] ان اللہ یغضب لغضب فاطمۃ ویرضی برضاھا۔ المستدرک حاکم ۱۵۳ ، مدارج النبوۃ ۲۲۴ ، صواعق محرقہ ۱۰۵ ، ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ فاطمہ دے غضبناک ہون نال غضبناک ہو جاندا اے تے اوہدے راضی ہون نال راضی ہو جاندا اے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دی سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نال سب توں ودھ[1] محبت

ناں کوئی ہویا ناں کدی کوئی ہو سکدا باہجھ رب دے شہہ لولاک توں ودھ
پایا کسے نہیں مرتبہ عورتاں چوں رتبے سیدہ دے تابناک توں ودھ
تھیا حجرہ محمد دی لاڈلی دا فضاواں وچہ ہے ہفت افلاک توں ودھ
ہو نہیں سکدے سورج تے چن تارے نسبت ہی دے پیراں دی خاک توں ودھ
ہندا ہووے گا جگ دے وچہ کوئی رشتہ ہوروی بادجی دے ساک توں ودھ
پر نہیں کوئی محبوب جہان اندر
خانم مصطفےٰ نوں زہرا پاک توں ودھ

[1] احب النساء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ومن الرجال علی۔ ترمذی ابواب مناقب ۲۲۶۔ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوں تمام عورتاں چوں فاطمہ تے مرداں وچوں علی محبوب سن۔ مدارج النبوت ۲۲۰۔
جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہم توں روایت اے۔ کہ میں اپنی پھوپھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دی خدمت وچہ دریافت کیتا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب توں زیادہ کہنوں محبوب رکھدے سن۔ آپ نے فرمایا۔ فاطمۃ الزہرا نوں۔ پھر پچھیا مرداں وچوں کہہ؟ فرمایا اوہناں دے شوہر علی نوں۔ حدیث دا متن۔ قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ فسئلت ای الناس کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجہا۔ ترمذی مترجم ابواب المناقب ۲۲۴ مشکوٰۃ شریف وغیرہم۔

[2] عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال کان احب النساء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمۃ ومن الرجال علی۔ (المستدرک حاکم ۱۵۵) ترجمہ: عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ کولوں روایت کردے نے فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سب توں زیادہ محبت رکھدے سن عورتاں چوں فاطمہ تے مرداں چوں علی نال۔

سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نال مُشابہت[۱]

اُٹھن بہن کردار تے چال سارا باپ وانگ بیٹی ذی وقار دا سی
چلن پھرن خشوع و خضوع اوہو نقشہ اوہو اخلاق پیار دا سی
اوہو ای نور تے حلم و حیا اوہو اوہو ای خاص انداز رفتار دا سی
اوہو ای حوصلے تے اوہو بُردباری جذبہ اوہو عظیم ایثار دا سی
وانگوں باپ دے بحر سخاوتاں دا دھی دے دل اندر ٹھاٹھاں مار دا سی
نیویں نظر اوویں، اوویں ای تبسّماں اوہو ای نرم انداز گفتار دا سی
شہنشاہ جہاناں دا وچہ دُنیا جیویں دُکھاں وچہ وقت گذار دا سی
اونہے ای غماں دے نال بھرپور دامن اُس دی صاحبزادی دلفگار دا سی
بھُکھے رہ کے رجاؤنا جہان تائیں جیویں کم مدنی تاجدار دا سی
اوویں ای رہ بھُکھی کھانا ونڈ دینا کم دھی اوہدی نامدار دا سی
اوہو ای فقر و فاقہ آہِ سحرگاہی اوویں ای غم اُمّت گنہگار دا سی

صائم رات مصلّے تے دنے روزہ
ایہو ای سلسلہ لیل و نہار دا سی

۱: عن عائشۃ بنت طلحۃ عن ام المومنین عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ما رایت احدا اشبہ کلاما وحدیثا من فاطمۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکانت اذا دخلت علیہ رحب بہا وقام الیہا فاخذ بیدہا فقبلہا واجلسہا فی مجلسہ وہذا حدیث صحیح، المستدرک حاکم ۳/۱۵۴، ترمذی شریف ابواب المناقب ۲/۲۲۶، اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف ۴/۶۸۳۔

جنت ساری دی ساری بتولؓ دی اے

اپنے جگر دا ٹکڑا رسولؐ آکھن کتنی شان نیاری بتولؓ دی اے
خاندان وچوں مینوں حب بہتی[1] کہندا نبی غفاری بتولؓ دی اے
دل آزاری اوہ اللہ دے نبی دی اے جو بھی قلب آزاری بتولؓ دی اے
دنیا تائیں ٹھکرایا بتولؓ آپے جنت ساری دی ساری بتولؓ دی اے
پلصراط دے فاصلے سمٹ جاناں لنگھنی جدوں اسواری بتولؓ دی اے
جہنوں چاہوے گی کھڑے گی وچہ جنت محشر وچہ مختاری بتولؓ دی اے
اللہ پاک تے اللہ دے نبی تائیں ہر اک بات پیاری بتولؓ دی اے
قائم دوہاں جہاناں دیاں عورتاں تے بلا شبہ سرداری بتولؓ دی اے

رباعی

شان سیدہ عالیہ فاطمہ دی دسن جوگی ایہہ میری زبان وی نہیں
شان پاک محمدؐ دی لاڈلی دی آ سکدی اندر بیان وی نہیں
خدیجہ، مریم تے عائشہ، آسیہ تے حوا، سارہ دی زہرا جیہی شان وی نہیں
ہور کی قائم شان وانگ زہرا پائی مصطفٰے دی اماں جان وی نہیں

---

[1] عن ابی ذر حب اهلی الی فاطمه ۔ جامع الصغیر ۱/۹
ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ توں روایت اے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مینوں سارے خاندان وچوں فاطمہ نال زیادہ محبت اے
[2] فاطمه احب الی منک وانت اعز الی منها قاله لعلی ۔ جامع الصغیر ۲/۴، نزہۃ المجالس ۲/۲۲۲
ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فاطمہ مینوں پیاری اے تے علی مینوں عزیز اے۔

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوہاں جہاناں دیاں عورتاں دی سردار اے

(ارشاد رسولؐ)

کی بے کسے نوں دخل حضور اکرمؐ جدے آپ ایہہ جھگڑا مکا چھڈیا
دُنیا وِچ ای جنت دیاں عورتاں تے زہرا تائیں سردار بنا چھڈیا
دو جہان دیاں سبھناں عورتاں تے تاجوری دا تاج پہنا چھڈیا
سر متھے تے نبی دا حکم جو بھی ہے فرمایا بجا فرما چھڈیا
کیاں دوستاں علم دے زعم اندر اج دی آہدا اسلام تھیں لا چھڈیا
جیہڑا اجے کیتا بھولی قوم تائیں قصہ جوڑ کے آپ سُنا چھڈیا
کٹ وڈھ مضموناں نوں نال مرضی اُدھا دسیا اُدھا لکا چھڈیا
ہٹ کے جنہاں صائم مسلک اپنے توں غیراں تائیں اے رستہ وکھا چھڈیا

۱؎ عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی ملک فسلم علی نزل من السماء لم ینزل قبلہا فبشرنی ان الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة وان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة۔ ترمذی شریف ۲۲۲/۲، مظاہر حق ۱۹۲/۷، (۳) مشکوٰۃ شریف مترجم ۲۳۲/۲، (۴) جامع الصغیر ۴/۲، (۵) المستدرک حاکم ۱۵۱/۳، (۶) خصائص کبریٰ ۲۶۴/۲، (۷) اشعۃ اللمعات ۷۹۲/۴

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ توں روایت اے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیا اک فرشتہ اساں توں تے سلام کیتے جیہڑا نہ زمین تے آیا سی ایس توں پہلاں پس بشارت دتی اوہنے کہ حسن تے حسین جنت دے جواناں دے سردار نیں تے فاطمہ جنت دیاں عورتاں دی سردار اے۔ حدیث ۲۔ فاطمة سیدة النساء اهل الجنة الا مریم بنت عمران (۱) جامع الصغیر ۶/۲، (۲) خصائص کبریٰ ۲۶۴/۲، (۳) المستدرک حاکم ۱۵۴/۳، (۴) الاستیعاب ۳۹۹/۲، (۵) اسعاف الراغبین ۱۷۶۔ ترجمہ: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت دیاں عورتاں دی سردار اے سوائے مریم بنت عمران

۳۔ فاطمة سیدة نساء اهل الجنة بخاری شریف ۵۳۲/۲۔ ترجمہ: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت دیاں عورتاں دی سردار اے۔

(۴) قال یا فاطمة الا ترضین ان تکونی سیدة النساء اهل الجنة او نساء العالمین (۱) بخاری شریف ۵۳۲/۲، (۲) مسلم شریف ۲۹۰/۲، (۳) مشکوٰۃ شریف ۵۶۸/۲، (۴) اشعۃ اللمعات ۶۹۳/۴، (۵) مظاہر حق ۱۴۳/۷، (۶) الاستیعاب ۳۹۹/۲، (۷) المستدرک حاکم ۱۵۶/۳، (۸) خصائص کبریٰ ۲۶۵/۲، (۹) صواعق محرقہ ۱۱۸، (۱۰) مدارج النبوت ۶۲۳/۲

ترجمہ:۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہ توں راضی نہیں کہ توں ہوویں جنت دیاں عورتاں دی سردار تے دوہاں جہاناں دیاں عورتاں دی سردار۔

اُم الائمہ فاطمۃ الزہرا تے اُم المومنین عائشہ صدیقہ

مصنف دا قول

ہکنی شان ہے سیدہ پاک دی میں کسے قسم دی بحث منظور دی نہیں
ایویں کراں تنقیص میں اُچیاں دی ایہہ مجال میری نہیں تے مقصود وی نہیں
سب و شتم تے کراں فضول گلاں ایسا میرا عقیدہ بے نور وی نہیں
ماں دی شان وچہ کراں گستاخیاں میں تو بہ میں ایسا بے شعور وی نہیں
خادم ہاں میں عائشہ دے کتیاں دا ایہو مسلک ہے اتھوں مفرور وی نہیں
قائل ہاں صدیقہ دیاں عظمتاں دا میری عقل دے اندر فتور وی نہیں
چھڈنی چاہواں کوئی گل تے چھڈ سکناں سب کجھ لکھن خاطر میں مجبور وی نہیں
پر حقائق توں اکھ چرا لینی حق گوئی دا ایہہ دستور وی نہیں
زیر بحث جو گل ہے اون لگی کھرڑی ایہہ عقیدے توں دور وی نہیں
ہٹ دھرمی جے پھیر وی کرے کوئی
اس وچہ صائم دا کوئی قصور وی نہیں

---

۱ سفینہ نوح حصہ دوم دے مصنف محمد شفیع صاحب اوکاڑوی نے نزہۃ المجالس شریف دے حوالے نال ثابت کیتا اے کہ اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا دا جنت وچہ سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا توں مرتبہ بلند اے۔ حالانکہ نزہۃ المجالس دی اگلی سطر وچہ ایس قول دی سختی نال تردید موجود اے۔ پتہ نہیں مولانا نے اوہدے توں کیوں احتراز کیتا اے۔ ایس بحث دے ذمے دار مولانا مصنف سفینۂ نوح ای نے۔ اللہ تعالیٰ سب نوں حق بیان کرن دی توفیق دیوے (صائم چشتی)

بعض علماء دی رائے

اَفضلیت دو عالم دیاں عورتاں چوں بالیقین بنت مصطفےٰؐ دی اے
صاف صاف حدیثاں دے وچہ اوندا گل کوئی ناں اُنگ لکادی اے
شان زہرا توں افضل ہے عائشہ دی رائے بعض حضرات علماء دی اے
خوب دتی اے اوہناں دلیل صائم
اُچی شان پر خیر النساء دی اے

اُم المومنین عائشہ صدیقہ دے افضل ہون دی دلیل

افضل عائشہ صدیقہ دے ہون والی ایہہ دلیل جھلائے کبار دی اے
مائی عائشہ صدیقہ دے کول اکدن بیٹی آوندی نبی مختار دی اے
بیشک تساں توں میری اے شان افضل کہندی دھی عربی تاجدار دی اے
جگر گوشہ میں یا اوس رسول دی ہاں کلمہ جیس دا دُنیا پکار دی اے
نکتہ عائشہ صدیقہ بھی کھول اگوں الفت نال ایہہ گوش گذار دی اے
افضل تسیں او دُنیا دے وچہ بیشک
بلاشبہ ایہہ شان سرکار دی اے

ل قال ابن اوحیہ فی کتابہ مرج البحرین ذکر بعض الجہلاء ان عائشۃ افضل او استدل بانہما مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ وھذا الا یوجب التفضیل
نزہۃ المجالس ج ۲ ص ۲۲۲

جنت[1] وچہ ہوساں آپ اسیں افضل ایہہ ونڈ رب پروردگار دی اے
وجہ دسّی کہ جنت دے وچہ اعلیٰ سب توں جگہ حبیب غفار دی اے
اساں جنت وچہ نبی دے نال ہونا جگہ خاص اوہ چین قرار دی اے
علی نال ہونا تساں جاں جگہ نیویں نبی پاک توں حیدر کرار دی اے
زہرا ہوئی خاموش ایہہ گل سنکے کیتی گل صدیقہ پیار دی اے
اُٹھ کے زہرا دے چمیں نوں چمدی اے نالے مونہوں ایہہ لفظ پکار دی اے
تیرے سر دا میں کاش اک وال ہندی اے شہزادیئے میرے سردار دی اے
ایہہ دلیل حسنین ہے گل اسے پر اگے زہرا دے عالی وقار دی اے
اینی اچی اے عائشہ دی شان عالی جتھے پہنچ نال عقل افکار دی اے

ہے پر زہرا دی شان عظیم قائم
زہرا اُچی تطہیر گلزار دی اے

[1] قالت فاطمة لعائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان افضل منک لانی بضعة من الرسول اللہ صلی اللہ [illegible]
فقالت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اما فی الدنیا فالامر کما تقولین واما فی الآخرۃ فکون [illegible]
علیہ وسلم فی درجة فانظری الی الفضل بین الدرجتین فسکتت فاطمة رضی اللہ تعالیٰ عنہا عجزا [illegible]
فقامت عائشة رضی اللہ عنہا وقبلت راسہا وقالت یالیتنی شعرۃ فی راسک۔ نزہۃ المجالس [illegible]

ترجمہ: سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نوں آکھیا میں افضل ہاں تہاڈے توں کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم دے گوشت دا ٹکڑا ہاں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دتا ہاں۔ مگر دنیا وچہ۔ جنت وچہ میں
تہاڈے ناوں افضل ہوواں گی۔ انیس لئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے نال ہوناں [illegible] اوراں درجے وچہ جیہڑا جنت
دے سارےاں درجیاں ناوں اُچا اے۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سنکے چپ ہو گئیاں۔ تے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
اُٹھ کے آپ دے سر نوں بوسہ دتا تے آکھیا۔ کاش میں تہاڈے سر دا اک وال ہندی۔

دلیل دا جواب ۔ بعون الوہاب

کافی نقل حدیثاں نے ہو چکیاں زہرا سیدہ دی پاک شان دے وچہ
صداقت ثابت سرداری اکھوتاں تے پاک سیدہ دی دو جہان دے وچہ
رہ گئی ایہہ دلیل مقام ارفع اے حضور دا باغ جنان دے وچہ
اور مقیم عائشہ پاک نے نال ہونا کملی والے دے محل ذیشان دے وچہ
نقص ڈٹھے جاہلاں حضور دے علم اتوں ہر اک جیہڑا جہدے عرفان دے وچہ
ہر اک شے رہندی ہے ہر وقت اندر علم پاک تے غیب دان دے وچہ
ایہہ بھی گل حضور نے کھول چھڈی رکھی ذرا نہیں راز نہان دے وچہ
نبی ہے نال حسنین تے علی زہرا ہوسن جنت جہے اکے مکان دے وچہ
سند دی گل اے کوئی نہیں شبہ باقی فائدہ کی اے گل الجھان دے وچہ

اپنا اپنا عظیم مقام سب دا
قائم پائیے کیوں خلل ایمان دے وچہ

شیخ محقق حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی فاطمۃ سیدۃ نساء الجنۃ او نساء العالمین دے تحت ایہہ لکھدے نے۔

[1] بدانکہ ایں حدیث دلالت دارد بر فضل فاطمہ بر تمام نساء مومنات حتی از مریم و آسیہ و خدیجہ و عائشہ و بعضے از علما عائشہ را افضل گویند بر فاطمہ از جہت آنکہ عائشہ با پیغمبر در بہشت باشد و فاطمہ با علی و مقام و مکان پیغمبر اعلی و اشرف از مقام علی است۔ ولیکن در احادیث واقع شدہ است کہ آنحضرت با فاطمہ خطاب کرد کہ من و تو و علی و حسن و حسین در یک مکان و یک مقام خواہیم بود۔ (بقیہ اگلے صفحہ تے)
اشعۃ اللمعات ص ۳۴۸ ج ۴۔

گردانی صلی اللہ علیہ وسلم تکریم بتول دی اے

جانے رب یا رب دا حبیب جانے کیہڑی شان عظیم بتول دی اے
سجدے در تے اوس دے کرن حوراں گردانی تکریم بتول دی اے
دھرتی چن تارے آسمان کی اے کردا شمس تعظیم بتول دی اے
پردہ عورت لئی مہنگا اے جان توں وی کیتی پاک تعلیم بتول دی اے
سبھے سختیاں ہس کے سہہ لیناں عادت صبر تسلیم بتول دی اے
دکھ دوجے دا ویکھ ناں جھل سکناں کیڈی طبع حلیم بتول دی اے
دکھ جھلنے ونڈنے سکھ جگ نوں ایہو عادت قدیم بتول دی اے

قبضہ کوثر تے صائمؔ بتول دا اے
بلکہ باغ نعیم بتول دی اے

(اتمہ بحیلہ حاشیہ) سیوطی در فتاوٰی میگوید۔ درینجا سہ مذہب است۔ اصح مذہب آنکہ فاطمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا افضل است از عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا۔

بعضے بمساوات رفتہ اند و بعضے توقف ماندہ واستروشنی از حنفیہ و بعضے شافعیہ بتوقف مائل شدند۔ و چوں مالک را ازاں پرسیدند گفت۔ فاطمۃ بضعۃ من النبی۔ فاطمہ گوشت پارہ پیغمبر است۔ ولا افضل علی بضعۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احداً۔ فضیلت نمی نہم بر جگر پارہ پیغمبر ہیچ کس را۔ و امام سبکی فرمودہ است کہ آنچہ او و دین ماست آنست کہ فاطمہ افضل است بعد ازوے مادرش خدیجہ ازاں عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین۔ بقولہ فاطمۃ سیدۃ نساء اھل الجنۃ ھذا بظاھرہ یدل علی انھا افضل النسا مطلقاً حتی من خدیجۃ (حاشیہ بخاری شریف صہ ۵۳۲)

والمسالۃ فیھا اقوال ثلاثۃ مذھب اصحہا ان فاطمۃ رضی اللہ عنہا افضل۔
الحاوی للفتاوی للسیوطی ص ۳۔ (باقی اگلے صفحے تے دیکھو)

کردا صفت رحمان بتول دی اے

جیہنوں تیک پرواز کر عقل جاوے اگے اوس توں شان بتول دی اے
میزبان نے آپ حضور ویوں کائنات مہمان بتول دی اے
کر کی سکنی بندے نے مدح ودی کردا صفت رحمان بتول دی اے
کملی والے دی جان ہے پاک زہرا کملی والڑا جیان بتول دی اے
مدح پیا کردا جگہ جگہ اُتے رب دا پاک قرآن بتول دی اے
سینہ سپر باطل اگے وچہ کربل ہوئی جان تے آن بتول دی اے
ظالم اُمت خونخواری دا پہن جامہ لئی لعلاں دی کان بتول دی اے
ہر اک حور جنان دی قسم رب دی بے شک تابع فرمان بتول دی اے
اُتر سدرہ توں وحی جبریل اَتیں جس گھر بہوندا آن بتول دی اے
روزِ ازل توں ای کیتی رب سچے ملک باغِ جنان بتول دی اے
رستہ حق دا ادب بتول دا اے حُب جانِ ایمان بتول دی اے

اہنوں دوزخ دی لگنی وا وی نہیں
صائم نائیں ..... امان بتول دی اے

پہچنے صفہ ناشیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ بید حسن وحسین فقال من احبنی واحب ھاذین وابا ھما وامھما کان معی فی درجتی یوم القیامۃ ۔ حدیث مسند احمد جلد ۱ ص ۷۷ ۔ صواعق محرقہ ص ۱۵۱
فقالت فاطمۃ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کانہ احبھما الیک؟
قال ۔ لا، ولکنہ الستقی قبلہ ثم قال انی وایاک وھذین وھذا الراقد فی مکان واحد یوم القیامۃ ۔ حدیث مسند احمد بن حنبل ۷۹/۲ ۔

ثانی زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا دی کوئی نہیں ہو سکدی

علم عمل عرفان دے وچ عورت ثانی زہرا دی کوئی نہیں ہو سکدی
صبر شکر مقام رضا اُتے کوئی نہیں اس طراں ہور کھلو سکدی
لگاتار لا کے جھڑی ہنجواں دی [illegible] امت دے کوئی نہیں ہو سکدی
خاطر منگتیاں دی اُٹھ کے رات ادھی [illegible] نہیں کوئی بھی جھو سکدی
اپنیاں بالاں دا [illegible] قربان کر کے کوئی نہیں بخشش زمانے تول لو سکدی
پانی بھر [illegible] لپیٹ کے ٹانگ زہرا [illegible] جسم لکھ سکدی
اگو بان [illegible] زہرا تے نبی سچا اگر کوئی بھی طاقت نہیں دو سکدی

امت دا واسطے زہرا اولاد دے سائیں
[illegible] دوزخ دے کوئی نہیں ڈھو سکدی

سیدہ [illegible] عورتاں دی ہر مرض توں پاک سن

پاک [illegible] دی ہر اک مرض کولوں قسم رب دی زہرا بتول سے سی
[illegible] نہیں ہو سکدی نور عین اوہ نور رسول سے سی
[illegible] نور چ پیدا نور دے نور سب اصل اصول سے سی

تمام پڑھیا سی سبق حسین [illegible]
زہرا پاک دا ہم سال سکول سے سی

لے [illegible] ای ایہہ [illegible] حیض نفاس دی مرضی نہ ویکھی ہووے۔

سیدۃ النساء العالمین فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مملکت تقدس دی شاہزادی جگر گوشۂ نبی مختار زہرا
کائنات دیاں سبھناں عورتاں دی لاریب ہے پاک سردار زہرا
قرۃ العین رسول بتول زہرا راضی وچہ رضائے ستار زہرا
بیٹی سچی دی سچیاں وی پال سچیہ سچی شوہر دی خدمتگزار زہرا
حوراں جیہدے تقدس دی قسم کھاون ہے اوہ پاکدامن پردہ دار زہرا
پاک سیدہ طیبہ طاہرہ تے نیک اختر بلند کردار زہرا
پیکر صدق وصفائی پاکیزگی دی سرتا پا نور کردگار زہرا
لڑی شہر سادات دی کرن والی ۔ کسے نال نہیں لڑی گوار زہرا
روزہ دیئے مصلے تے رات ساری صبر وشکر تھیں دیسے گزار زہرا
چکی ہتھاں تھیں پیہوسے تے ہتھاں تے ہوندے چھالے بے شمار زہرا
شہنشاہ دو عالم دی آپ بیٹی ذکر کردی اپنے غفار زہرا
رکھدی پاک زبان نوں شکویاں توں تے نا بخت تے ہے بلوار زہرا
آٹا آپ پیہا کے ونڈ دیوے ۔ روزہ پانی تھیں کرے افطار زہرا
خالی موڑن نال جانے سوالیاں نوں بلکہ جنت دی عالی سرکار زہرا
افضل معرفیہ زاکیہ زاہدہ تے خوش سلیقہ تے خوش گفتار زہرا
ڈیکھو عصمت نہیں جیس دی فرشتیاں بھی مالک پردیاں دی پاک دار زہرا

چمنِ پنجتن پاک دی کلی تازہ نورِ چشم حبیبِ غفار زہرا
پلن والی آغوشِ رسول اندر بوہے علم دے دی رازدار زہرا
لباں اُتے قرآن داورد ہر دم اکھاں رکھدی اے اشکبار زہرا
میرے لئے دی مالکا بخشِ اُمت عرضاں کرے رورو بار بار زہرا
اپنے واسطے کجھ بھی چاہوندی نہیں اُمت لئی رہندی بے قرار زہرا
زاری آبا حضور دی یاد رکھے اُمت اُمت دی کرے پکار زہرا
ہے خاتونِ قیامت خاتونِ جنت واللہ عصمت مآب خود دار زہرا
سبھناں عورتاں تھیں جنت وچ پہلوں ہوسی قدم رنجہ عزت دار زہرا
شرع اپنے تساڈے دی کرچھڈیا میرے لگے ہے قائم حصار زہرا
ورنہ صائم تے تساڈی قبر اُتے سجدہ ریز ہوندا بار بار زہرا

ے ایہہ شعر عاشقِ رسول مداحِ بتول حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ دے ہیٹھاں لکھے ہوئے دوہے شعراں دا ترجمہ اے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اقبال دے مزار نوں نور نال منور کرے۔

رشتۂ آئینِ حق زنجیرِ پاست
پاسِ فرمانِ جنابِ مصطفیٰ است
ورنہ گرد تربتش گردیدمے
سجدہ ہا بر خاکِ اُو پاشیدمے

اسرار و رموز ۱۴۸

ناشر: شیخ فضل کریم چشتی کتب خانہ لاہور

حضور صلے اللہ علیہ وسلم دی شہادت دی افواہ تے سیدہ دی بیقراری

مسلماناں دا اُحد دی جنگ اندر جدوں ہلیسی عظیم نقصان ہویا
حمزہ ورگا اسد اللہ شہید حضور ہو گئے۔ شور وچ مدینے دے آن ہویا
گھر گھر گلیاں مدینے وچ پئے رووَن سُنیا جنہیں تے ہی پریشان ہویا
پہنچی خبر جس دم زہرا پاک تائیں کائنات دی وچہ ہیجان ہویا
کر بسمال زہرا ایسی چیخ ماری لرزے وچ زمین اسمان ہویا
حالت زہرا معصومہ دی ویکھ کے تے خون حوراں دی اکھیوں روان ہویا
تڑفے پئی محبت رسول دی شاہزادی ڈِٹھا حال جس نے نیم جان ہویا
لرزہ آگیا عرش عظیم تائیں
برپا حشر صائم آن فان ہویا

ایضاً

بیا وار اُٹھ کے رنڈیاں گھروں باہر جس دم سیدہ خیر النساء آئیاں
جھرمٹ وچ معصومہ نوں ہین خاطر حوراں کردیاں آہ و بکا آئیاں
آیا غش تے ڈِگیاں دھرت اُتے باہر جدوں بنت مصطفےٰ آئیاں
حوراں پاک رسول کریم دیاں
سُن کے غماں دی صائم صدا آئیاں

سیدہ معصومہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دا پیغام

کُٹھے ویکھ رسول دیاں گھڑیاں نوں تانی اِک مدینے دی آوندی اے
پکھا جھل کرے سیدہ پاک تائیں دردمند پئی ہوش گراوندی اے
آئی ہوش جس دم زہرا فاطمہ نوں حال غماں دا سارا چھپاوندی اے
داستان سُنکے المناک ساری نال ادب دے عرض سُناوندی اے
حکم ہووے تے خبر میں لین جاواں بابا نیک اجازتاں چاہوندی اے
شانہ خیر جیہوی مائی جیسا چیتی زہرا کرب دے نال فرماوندی اے
میرے بابا دی خیری خبر لیاویں روز روز جہاں پیغام گھلاوندی اے
آکھیں بابا تیرے فراق اندر بیٹی تیری پئی جان گنواوندی اے
میرا حال دسیں جو جو ویکھیا ای دسیں ڈھڈ جس طرحاں کرلاوندی اے
آکھیں جہے یتیمی دا داغ کیتا جہنوں آہاں دی یاد تڑپاوندی اے
ماں وی تسیں تے تسیں او باپ میرے میری جان جدائی وچہ جاوندی اے
آکھیں مر رہی جائے گی دھی تیری مائی ٹھنڈیاں ہنجو بہاوندی اے
درداں بھریا ایہہ سنکے پیغام فوراً مائی امتہ پہاڑول جاوندی اے
اگے ڈٹھا تے بھائی شہید ہویا چھیتی قدم اوتھوں اگے چاوندی اے
اگے نظر آیا لاشہ باپ دا سی پھر اوتھوں وی اگاں اٹھاوندی اے
اگے زخماں تھیں بیٹا بیتاب ڈٹھا نظر اوہدے تے آ پاوندی اے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دے زخم ویکھ کے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دی تہیاولی

نور سیدہ بالی نوں وچہ حجرے دے نال آیا حضور دے آوندی اے
جنگ احد اندر جو بیتیاں سی سارا حال احوال چھپاوندا اے
نبی پاک نے زخم وکھائے اپنے بی بی ویکھدیاں ہوش بھلاوندی اے
دلخراش ایسی ماری چیخ زہرا دھرتی انبر دا سینہ ہلاوندی اے
زخم دھوندی تے روندی جاوندی اے ہاواں ماردی اتے کرلاوندی اے
کپڑے سارے سواہ وچہ بھرے زخماں غوطے غماں دے بحر وچہ کھاوندی اے
آیا زخم زمانے دے دشمناں جیہڑا اُہدے زخماں تے پٹی لگاوندی اے
جیوں جیوں دین تسلی حضور اکرم تیوں تیوں پئی بیقرار ہوندی اے
کھاون پیون آرام بھلا سارا خاطر حضور دی نالے پئی روندی اے
گھڑی اک وی نہیں وساہ کھاندی جاگ جاگ کے راتاں لنگھاوندی اے
مڑ مڑ حال طبیعت دا پچھدی اے مڑ مڑ جگر دے ٹکڑے ہوندی اے
مڑ مڑ لا نعرہ بے درد والم والے کائنات نوں پئی لرزاوندی اے
جدتک آیا آرام نہیں باپ تائیں بیٹی لہوای غم کھاوندی اے
ہوئی باپ نوں جدوں شفا حاصل
سجدہ شکر دا زہرا اداوندی اے

لہ: متفق علیہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دی اُمت واسطے آہ وزاری

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا[1] آئی آیت تے نبی بیتاب ہو گئے
غم اُمت وچ رو پئے حضورؐ اپناں دیدے سُرخ تتاں عناب ہو گئے
حالت اُمت دی ویکھ غمخوار والی بیقراری گل اصحاب ہو گئے
صبر کرو حضورؐ سب کرن عرضاں تارے آگر دے ماہتاب ہو گئے
پڑھاں آئے فتراں حضورؐ تائیں مضطرب زیادہ آنجناب ہو گئے
باواں یار اصحاب سی گل روندے جاری اتھاں جوں مرحسینا ہو گئے
بیقراریاں ویکھ حضور دیاں لرزہ خیز جہان دے باب ہو گئے

اُمت عاصی دے غم اندر نال جائم
ہیسن دکھی رسالتمآب ہو گئے

اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین دا مشورہ

حالت ویکھ ...... حضور پرنور والی ہوش گل اصحاب ڈِنہاں نے
سیدہ فاطمہ پاک تائیں آخر بیٹھ جہاں جوان پکاوندے نے

---

[1] وان منکم الا واردها کان علی ربک حتما مقضیا. س مریم پ ۱۶ قرآن مجید،
تُسِیں دے وچوں ہر اک ضرور اوتھے وارد ہون والا اے. ایہہ تیرے پروردگار دا قطعی فیصلہ شدہ امر ہے
[2] لما نزل قولہ تعالیٰ وان منکم الا واردها بکاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم
والمغموم على امتی فلم یعن ذلک فلم یحبہم. نزہۃ المجالس ص ۱۰ مصدوقہ

بیٹی لاڈلی ساہمنے جدوں آوے سیجے ای غم سرکار بھلاوندے نے
غم کیڈا اوی ہووے اوہ بھل جاون ہنجو روک کے تے مسکراوندے نے
سدّن زہرا نوں حضرت سلمان تائیں کرکے مشورہ جلد گھلاوندے نے
درِ زہرا تے آ سلمان حضرت السلام علیکم سناوندے نے
ہو کے اوٹ اندر پچھی گل زہرا۔ سارا حال سلمان بتاوندے نے
سینہ سلیا زہرا دا گیا صائم
ہنجو ساواں دی جھڑی لگاوندے نے

سیّدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا دی ٹاکیاں والی بھوری

گل مار کے کمبل دی گھروں فوراً سبھناں عورتاں دی تاجدار نکلی
تکن حال بابل دردمند والا ہو کے نال درداں بیقرار نکلی
پردے پون اُمت گنہگار اُتے پردہ پوش نکلی پردے دار نکلی
باراں تھاواں سی ددھ پیوندا و ہنوں بھوری اوڑھ جھیڑی باوقار نکلی
حوراں تڑفیاں باغ جنان اندر روندی جدوں زہرا زار زار نکلی
زہرا پیر جد بوہے توں باہر پایا
نال حوراں دی صائم قطار نکلی

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا دربار رسالت وچہ

کمبل ویکھ محمد دی لاڈلی دا نکلی ہاہ جناب سلمان دی اے
جھورا وسّ دا ہا کیاں نال بھریا شاہزادی جو خلد جنان دی اے
مالک کیتی اے جہناں دی رب سچے چیز جیہڑی وی کون و مکان دی اے
پیار اے جہناں دیوے تے جگ سارا حالت ایہہ اوسے خاندان دی اے
آخر حاضر حضور دی وچہ خدمت بیٹی ہوئی شاہ دوجہان دی اے
صائم دیکھ حالت اکھیں باپ والی
نکلی چیخ بیٹی پریشان دی اے

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا دا مشورہ

دیوے پئی تسلیاں باپ تائیں پیٹھہ اشکاں دا آپ برساوندی اے
آپ ہاوتے ہاہ پئی ماردی اے چپ بابل دے تائیں کراوندی اے
ویکھ بیٹی دی حالت عجیب ولے حالت غریب حضور تے آوندی اے
لے پر اشکاں دی اونویں قطار لگی
اونویں ای ہاہ اسمان ول جاوندی اے

لے فاخبروا فاطمۃ رضی اللہ عنہا بذالک فجاءت الی النبی علیہ السلام فقالت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مایبکیک ناخبرو بقولہ تعالی وان منکم الا واردہا نبکت بکاء کثیرا۔ نزہۃ المجالس ۲۲۲

درداں بھریا فقرہ دسے وچ زہرا کرم اُمت دسیے اُتے کماوندی اے
کر گئے مشورہ نال عجیب دل دے ابوبکر دے کولوں پچھاوندی اے
صدقے ہندے اوہ اُمت دے بڈھیاں توں حالت نبی دی پئی تڑپاوندی اے
کیتی ہاں صدیق نے پھیر زہرا رُخ حیدر دے ول پرتاوندی اے
اُمت دیاں جواناں توں تسیں صدقے ہوسو ادب تھیں عرض الاوندی اے
آکھیا علی نے ہاں حسنین تائیں پاک سیدہ پھیر فرماوندی اے
صدقے ہو گئے اُمت دے بچیاں توں زہرا اُتراں تائیں سمجھاوندی اے
آکھیا انہاں بھی ہاں تے پھیر زہرا رو رو اللہ نوں عرض سناوندی اے
میں قربان ہاں اُمت دیاں عورتاں توں بگڑی اُمت دی تھام بناوندی اے
سُن کے مشورہ نبی دی لاڈلی دا رحمت ربّ دی جوش وچ آوندی اے

۱ ۔ وتوجہت الی ابی بکر رضی اللہ عنہ قالت یا شیخ المہاجرین قد نزل اللہ علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فان شئتم ... فہل لک ان تکون فداء الشیوخ امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم۔

۲ ۔ ثم سألت علیا ان یکون فداء الشباب امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم۔

۳ ۔ ثم سألت الحسن والحسین ان یکونا فداء اطفال امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقالا نعم۔

۴ ۔ ثم جعلت نفسہا فداء النساء امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم (نزہۃ المجالس ج ۲۲۶)

ترجمہ: سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ول تک کے آکھیا اے شیخ المہاجرین اللہ تعالیٰ نے نازل کیتی اے آیت تو ہن اوہ جو ہر اک فرد اوتھے وارد ہون والا اے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تے کیا تسیں فدا بنو گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دی امت دے بڈھیاں تے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہیا ہاں۔ پھیر سوال کیتا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تے تسیں فدا بنو گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دی امت دے جواناں تے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہیا ہاں۔ پھیر پچھیا حضرت امام حسن تے امام حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین کولوں فدا بنو گے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم دی امت دے بچیاں تے۔ دوہاں کہیا ہاں۔ پھیر آکھیا سیدہ صلوٰۃ نے اپنے واسطے میں فدا بندی ہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم دی امت دیاں عورتاں تے۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا ول رب دا پیغام

گل ختم کیتی ایدھر سیدہ نے اودھر کرم سی رب الانام کیتا
جبرائیل حضور دی وچہ خدمت پیش اللہ دا آن سلام کیتا
نالے دتا سی رب جو سیدہ نوں ادب نال اوہ پیش پیغام کیتا
غم کرے ناں کدی وی فاطمہ نوں اساں امت تے دوزخ حرام کیتا

مقولہ شاعر

دساں شان کی سیدہ فاطمہ دی ایہہ جہان اوہدا اوہ جہان اوہدا
سارے جگ نوں رزق تقسیم کردا ہتھیں اوسدی آیا جان اوہدا
نور اوہدا تے اوس دے بچیاں دا قسمہ رب دی باغ جنان اوہدا
حوراں ساریاں اوسدیاں باندیاں نے خادم نفر ہر اک غلمان اوہدا
امت واسطے جنت خرید نے لئی کنبہ کربل وچہ ہویا قربان اوہدا
جنہے امت نوں خلد گلزار دتیاں کیتا امت نے باغ ویران اوہدا
کیسے کیتا ناں کرے گا حشر توڑی امت اتے نبی جیہڑا احسان اوہدا
کیویں جاویگا دوزخ دے وچہ دسو
صائم ازل توں اے مدح خواں اوہدا

[illegible]

خاندانِ نبوت دی سخاوت

حضرت حسن تے حضرت حسین اید اک وار ہو گئے بیمار ہیسن
جہڑے ہین پیارے نواسیاں دی آئے عالماں دے تاجدار ہیسن
حالت ویکھ کے پاک شہزادیاں دی کہندے زہرا نوں نبی مختار ہیسن
نذر منوں شفا جہڑا دیسی دس دے خوب علاج سرکار ہیسن
فضہ باندی تے زہرا نے نذر منی نالے من دے حیدر کرار ہیسن
روزے ترے ترے رکھاں گے اسیں تنے کر دے عرض تنے نامدار ہیسن
نذر منی تے اللہ شفا دتی کیتے کرم رب کردگار ہیسن
تندرست ہو گئے سی شہزادے باغ جنت دے جہڑے سردار ہیسن
نذر کرنی سی پوری تے گھر اندر زہرا علی ویہندے جھساتی نار ہیسن
سحری کھان خاطر نہیں سی چیز کوئی حیدر جاوندے وچ بازار ہیسن
جا شمعون یہودی توں جوں حضرت روٹی واسطے آندے اُدھار ہیسن

ترجمہ سیر سن جوں جو علی مولا
دیندے زہرا دے پیش گذار ہیسن

عن ابن عباس ان الحسن والحسین مرضا فعادھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ناس معہ فقالوا یا ابا الحسن لو نذرت علی ولدک فنذر علی وفاطمہ وفضہ جاریۃ لہما ان ابرأہما اللہ ان یصوموا ثلاثۃ ایام فشفیا وما معہم شیء فاستقرض علی من شمعون الخیبری الیہودی ثلاث اصوع من شعیر۔

[illegible] تفسیر ... ابن جریر ... تفسیر ... ۲۹

چکّی نال بیٹھا آٹا آپ زہرا روزہ رکھ لیندے نامدار ہیں
شام ویلے افطاری دے لئی کھانا کردے پھیر جناب تیار ہیں
جنہیں کسے نہیں سی لبھے اک ٹکی کردے بانگ سندا انتظار ہیں
تد نوں آن سوالی سوال کیتا کھلدے اللہ دے عجیب اسرار ہیں
روٹی دیہو مسکین ہاں کیہا سائل سُن دے دیپے سارے عزت دار ہیں
حصّہ علی جد اپنا دین پہلے سارے کردے عظیم ایثار ہیں
حصّہ اپنا اپنا چک سارے رستے اللہ دے کردے نثار ہیں
روزہ اپنا خوشی دے نال سارے کردے پانی دیناں افطار ہیں
اگلے دن افطاری دے لئی کھانا کردے پھیر سرکار تیار ہیں
آ گئے اک یتیم سوال کیتا کردے کل والی پھیر کار ہیں
اونویں پانی تھیں کھولدے آپ روزہ اونویں روٹیاں دیوندے وار ہیں
مُڑ کے پھیر افطاری لئی روز تیجے کردے کھانا تیار غمخوار ہیں
عین وقت افطاری دے پھیر اونویں ہندے راز ربی آشکار ہیں
قیدی ہاں سوالی نے کہیا آ کے
اونویں پھیر کردے باوقار ہیں

ــــه نزلت في علي وفاطمة وفضة جارية لهما لما مرض الحسن والحسين رضي الله عنهما نذرا صوم ثلاثة ايام فاستقرض علي رضي الله عنه من يهودي ثلاثة اصوع من الشعير فطحنت فاطمة رضي الله عنها كل يوم صاعا وخبزت فاثروا بذلك ثلاثة عشايا على انفسهم مسكينا ويتيما واسيرا ولم يذوقوا الا الماء في وقت الافطار انتهى ملخصه. تفسير مدارک شریف ۲/۱۸

رُباعی

واللہ شان رسول دے گھریاں دی ناں کوئی جان سکیا ناں کوئی جان سکدا
راہِ حق اُتے اہلِ بیت وانگوں کون کر ہر چیز قربان سکدا
لگاتار فاقے اندر آپ رہ کے کون آمہناں وانگوں... دان سکدا
پنجتن پاک وانگوں قاسم ہور کیہڑا
ہو سا لکاں تے مہربان سکدا

حیدر کرار تے شہزادے دربار مصطفےٰ ؐ وچہ

کر کر فاقے مسلسل تے وددھ حدوں لاغر قنبر شبیر سرکار ہو گئے
حاضر انگلی پکڑ شہزادیاں دی حیدر نبی دے وچہ دربار ہو گئے
جسم حضرت حسنین والرزداسی ایسے ہی حسین نحیف و نزار ہو گئے
رنگ ویکھ کے زرد شہزادیاں دا بے قرار غریباں تاجدار ہو گئے
حالت حیدر نے عرض تمام کیتی فاقے جیویں سی لسیل ونہار ہو گئے
سُن کے حال عظیم نیارڑاالا مصطفےٰ ؐ اَتا بیقرار ہو گئے
دل وچہ بیٹی دے حال دی جھڑک اُٹھی ایسا غم آیا بے قرار ہو گئے
قاسم تناں نوں لیکے حضور اکرم
گھر بیٹی دے فوراً تیار ہو گئے

اللہ تعالیٰ ولوں اہل بیت نوں تحفے تے انعام

اوسے وقت جبریل امین آکے کر پیش سلام قدیر دتا
کہیا سوہنیا تساں دیاں ہنجواں نے کائنات دا جگر ہے چیر دتا
نالے کہیا آقا اہل بیت تیری تے صبر تائیں کر اخیر دتا
ایہہ آزمائش سی رب قدیر ولوں امتحان سب نے بے نظیر دتا
حیدر زہرا تے فضہ کھانا کیتی پر جیہڑا رب لئی شبر شبیر دتا
گھلیا مینوں سی رب نے روز تینے مینوں ای کھانا سی سمجھ فقیر دتا
میں سیاں آیا مسکین یتیم بن گیے میں ای ہو کا سی بن کے اسیر دتا
ایس بخشش دا صلہ کمال سب نوں ہے خدا نے سمیع البصیر دتا
سورہ دہر دیاں آیتاں رب سچے تیری آل نوں تحفہ منیر دتا
وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ دی شان ویکھے
صائم رب انعام کثیر دتا

---

۱ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا (پارہ ۲۹ سورہ دہر ع ۱) قرآن مجید، ترجمہ۔ تے کھلاندے نے کھانا اوہدی محبت وچ محتاج نوں تے یتیم نوں تے قیدی نوں [illegible] جو کھواندے آں تہانوں صرف اللہ دے منہ دے بدلے۔ نہیں چاہندے تہاڈے کولوں بدلہ تے [illegible] میں ڈر دے آں اپنے رب کولوں سخت دن تے اداس دن توں۔

فقر دی شان

کرنی پیندی قربانی دی رسم تازہ گلاں نال نہیں راضی خدا ہندا
پھیر اوہندے انعام خدا دے توں پیدا جدوں دل اے جذبہ سچا ہندا
روزہ پانی تیں کھول سوالیاں نوں غنیاں سوکھا نہیں کھانا کھلا ہندا
اِس دے وچ بھی شک نہیں سب کولوں ایہہ نہیں فرض عظیم نبھا ہندا
بلاشبہ جذبہ اہل بیت ورگا ہر کس ناکس نوں نہیں عطا ہندا
پھر بھی لازم اے جتھوں تک ہو سکے رہوے مالک توں بندہ فدا ہندا
جے نال بادشاہ اندر سچا ہووے اوہ نہیں بادشاہ ترا گدا ہندا
شہنشاہی توں ودھ اوہ فقر ہندا جیہڑے فقر اندر استغنا ہندا
بلکہ ہندا اے اصل فقیر اوہو جیہڑا اوتھیاں دا حاجت روا ہندا
اپنے آپ لئی فقر نہیں جیہڑا ہندا فقر تاں جیہدا اِکّل اتی ہندا
رکھیا جنہے ہووے اپنا پیٹ اگے اُسدا فقر اے مکر وریا ہندا
بھاکے چوغہ فقر دا جسم اُتے تے دل وچ نہیں محبوب منا ہندا
لبھنا فقر نوں منگنا غیر کولوں فقر آپ ہے جگ عطا ہندا

ہووے دے وچ جیہدے کرامات حاکم
ایسا فقر ظفر دے وچ دریا ہندا!

سیّدہ فاطمۃ الزہراؑ سلام اللہ علیہا دی سخاوت تے جنّت دا جوڑا

اک دن سیدہ فاطمہ کول آ کے سائل کپڑے دا آن سوال کیتا
کیہڑا کپڑا فرماواں عطا اس نوں زہرا پاکؑ نے پاک خیال کیتا
اعلیٰ جہیز دیواں سب توں راہ رب دے جیویں حکم رب ذوالجلال کیتا
کڑتا شادی دا تاسی باپ جیہڑا صدقہ اوہ زہرا بے مثال کیتا
ویکھ رب کمال ایثار تائیں تہیں کریم تے فضل کمال کیتا
جوڑا جنت چوں آیا جبریل لے کے اچا زہرا دا ہور اقبال کیتا
کسے تائیں نصیب نہیں ہو سکدا حاصل رتبہ جو نبی دی آل کیتا
جواب جیویں ایہناں ایثار کیتا کرم رب او نویں نال نال کیتا
اساں چھڈ کے زہرا دی پاک سنت لیے آپ تائیں پامال کیتا
نکلے جان سخاوت دا ناں سن کے اساں ساں پیارا ایہہ مال کیتا
بدلے اک دے اج دی دس مِل دے وعدہ [illegible] سنبھال کیتا

اپنے وعدے دا جیہنے نہیں فرق پایا جس نے
مشتاق کدی دی رتی زوال کیتا

ذکر ابن الجوزی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صنع لها قمیصا جدیدا لیلۃ عرسها وزفافها وکان لها قمیص مرقوع واذا سائل علی الباب یقول اطلب من بیت النبوۃ قمیصا خلقا فارادت ان تدفع الیه القمیص المرقوع فتذکرت قوله تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون [illegible] جبریل [illegible] محمد [illegible] السلام [illegible] الجنۃ [illegible] نزہۃ المجالس صفحہ ۲۲

دربارِ رسالت وچہ اعرابی دی گستاخی حضورؐ دا انعام[لے]

حضرت ابنِ عباسؓ روایت کیتی۔ لگا ہویا دربار سرکار دا سی
حاضر خدمت وچہ اصحاب ہمیں بدل برسدا نور انوار دا سی
بنو سلیم قبیلے دا اک بندہ نعوذ آن بے ادبی دا بار دا سی
سخت لفظ حضورؐ نوں کہے اُس نے قبضہ کھچیا غصہ تلوار دا سی
غصہ چڑھیا سی کُل اصحاب تائیں بحر غضب دا اُٹھیاں ماردا سی
کجھ نال آکھیو ایس نادان تائیں ہویا حکم مدنی تاجدار دا سی
سوہنے نال پیار توحید دسی۔ ہویا اوس تے اثر گفتار دا سی
نیویں دھون کر کے مسلمان ہویا پٹا گلے وچہ پیا پیار دا سی
پچھیا حال حضورؐ نے پھیر اس توں دولت مال گھر بار پروار دا سی
دسیا اوس محتاج تے ہاں بُھکا دردناک قصہ اُس نادار دا سی
سُن کے حال اصحاب دل رنج ہویا کملی والے حبیب غفار دا سی
ہے کوئی ایس نوں جیہڑا اک اُوٹھ دیوے ہویا حکم سرکار غم خوار دا سی
سعد بن عبادہ نے حکم فوراً من لیا سید نادار دا سی

اِکو ڈاچی سی اوسدے کول صائمؔ
اوہو وی سوہنے دی نذر گذار دا سی

لے: الزہر اہم ۱۵۱ تے ہور سیرت دیاں کتاباں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تے سیدہ سلام اللہ علیہا دا ایثار

سر ڈھکو کوئی ایہدا اصحاب تائیں حکم پھیر حضور فرما دِتا
سر توں لاہ عمامہ کرار حیدرؓ اُس محتاج دے تائیں پہنا دِتا
کھانے اوسدے لئی تیجی وار کئے ہیسی سوہنے نے حکم لگا دِتا
ایسا ہیسی افلاس اسلام اُتے سر معذوری توں سب نے جھکا دِتا
لے کے نال سلمان ٹر پئے اُس نوں ہر اک گھر دا بوہا کھڑکا دِتا
ہر اک گھروں ہی صاف جواب ملیا ہر تھاں ڈیرا سی غربت جما دِتا
گھر معصومہ معظمہ فاطمہ دے آخر آن سوال سنا دِتا
بی بی سن کے سلمان دی غرض ساری گھر دا حال تمام بتا دِتا
تِناں دِناں دا فاقہ اے ساریاں نوں کملی والے دی بیٹی فرما دِتا
ہنے سُتے نے حسنؑ حسینؑ بھکھے پریشانی دا عالم دکھا دِتا
پر نہیں خالی سوالی نوں موڑ سکدی مُڑ کے آکھ زہراؑ برملا دِتا
آپ فاقیاں تے فاقے کٹ کے بھی سائل اُتے سی کرم کما دِتا
کیہڑی چیز دیاں کراں عنایت اِس نوں خود نوں سوچ وچہ زہراؑ ڈُبا دِتا

دکھو سائل دُکھیا مقدراں نوں
کر سی کرم حسن تے لے بہا دِتا

لہ ۔ ہے ۔ ۵۳ ۔ الزہرا صـ۵۱

سیّدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا دا سائل نوں چادر عطا کرنا

جیہڑی چادر تطہیر دیاں عظمتاں دی قسم حوراں جنان دیاں کھاندیاں نے
جیہڑی چادر مقدس دیاں رفعتاں نوں عرشاں اتوں سلامیاں آندیاں نے
جیہڑی چادر بیدا غ دی چھاں ہیٹھاں مریم ورگیاں آونا چاہندیاں نے
اوہو چادر پکڑا سلمان تائیں
صائم سیدہ حکم فرماندیاں نے

سیّدہ دی سخاوت دا اثر

گھر دو جہان دے لسن الیس ویلے بھیا زہرا نے ہنجو بہا کے تے
جا گروی رکھے یہودی شمعون دے نیں جا کے دسیو گل سمجھا کے تے
کہیو چادر ہے نبی دی دھی گھلی دیہو اناج کوئی اِستوں وٹا کے تے
لے کے چادر سلمان تے مڑے سائل دسیا حال شمعون نوں جا کے تے
سن کے گل شمعون سی تڑپ اُٹھیا لگا کہن اگوں تلملا کے تے
بالیقین اسلام ہے مذہب سچا کہیا قسم توریت دی کھا کے تے
سچا نبی اے بخشدی دھی جہدی چادر سائل نوں کرم فرما کے تے
کلمہ پڑھ فوراً مسلمان ہویا لگا کہن پھر ادب بجا کے تے

چادر بنت رسول دی کھڑو واپس ہویا اکھیوں نیر وگا کے تے
گھروں باہر الوداع سی کہن آیا بنڈ دانیاں والی جھکا کے تے
کیتی فوراً سلمان نے پیش چادر خدمت وچ جناب دی آ کے تے
نالے دسیا شمعون دا حال سارا یہودی آئے سی کلمہ پڑھا کے تے
جیہڑے آندے سی دانے او وہ پیش کیتے زہراؑ چکی تے رکھے لیا کے تے
آٹا پیہہ پکائی سی آپ روٹی دتا سائل نوں سب کجھ اٹھا کے تے
کیتی عرض سلمان نے ادب سیتی رکھ لؤ بچیاں جوگا بچا کے تے
زہراؑ آکھیا مڑ دے نہیں صائمؔ
اہلبیت سخاوت فرما کے تے

رُباعی

کملی والے ختم رسول اُتے ختم ہے جگ دی مہربانی دی حد
ختم ہندی اے حیدر کرار اُتے قوت نہندیاں وی مہربانی دی حد
ختم ہندی اے حضرت حسین اُتے جذبہ عشق تے غیرت ایمانی دی حد
گھر بار جیس دتا لیے وار صائمؔ
زہراؑ اُتے ہے ختم قربانی دی حد

دربارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دا سائل فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا دے گھر

کملی والے دے وچہ دربار اک دن سائل اک مدینے دا جاوندا اے
بھکھا ہاں کجھ کرو عطا مینوں آ دروازے نال آواز لگاوندا اے
حاضر کول تے نہیں کجھ ایس ویلے کملی والا ارشاد فرماوندا اے
پر میں گھلدا ہاں تینوں اوس در تے خالی جتھوں ناں کوئی وی جاوندا اے
بیٹی اپنی دے گھر دا اسی پتہ دسیا سائل آن سوال سناوندا اے
اہل بیتِ محمد دیو دیہو روٹی صائم بھکھ دا حال بتاوندا اے

کجھ بھی منگناں آیا خیرات دے لئی

(مسلسل)

گھر دیو جہہ سرکار نے نظر پھیری کجھ بھی منگناں آیا خیرات دے لئی
بنی جہناں خاطر کائنات ساری آ پریشان ہو نے کائنات دے لئی
آپ بھکھے نے شہزادیاں پیارے انتظام وی نہیں کجھ رات دے لئی
اپنی جان آتے سہہ گئے بھکھ سارے نہ سنگ بھکھے ہوجے دی ذات دے لئی
ستے ہیسن شہزادے اکٹھے رل کے دوہاں نوں زہرا جگاوندی اے
نال پیار اٹھال بٹھال صائم
گل سائل دی آکھ سناوندی اے

سیدہ سلام اللہ علیہا دا سائل نوں[1] گلے[2] دی کینٹھی عطا کرنا

ئیکے کل سوالی نے پھیرا گوں ادب نال ہے سمی التجا کیتی!!!
اہل بیت محمدؐ دیو تساں اتے رحمت ہے رب نے بے بہا کیتی!
بیشک کرم تساں کمال کیتا ئینوں کل ہے جیہڑی عطا کیتی!
پر میں ہاں بھکھا روٹی چاہوندا ہاں بڈھے سائل نے مڑ کے صدا کیتی
کینٹھی زہرا نوں گھلی سی کسے اجو اوہ بھی گلے دے نالوں جدا کیتی
پا کے سائل دی جھولی دے وچہ کینٹھی کملی والے دی بیٹی دعا کیتی
ہر تھاں زہرا کمال ایثار کر کے سخاوتاں دی انتہا کیتی
جیہڑی چیز آئی گھر دے وچہ صائم نام اللہ دے اوہ فدا کیتی

سائل دی اہلبیت واسطے دعا

بڈھے سائل نے کینٹھی نوں ویچ فوراً کھانے پینے دا کٹھا سامان کیتا
مسجد نبوی دے وچہ حضورؐ تائیں مڑ کے ادبوں سلام سی آن کیتا
اہل بیت دی خاطر دعا منگی آمین سی نبی سلطان کیتا
اللہ اونہاں تے کرے احسان صائم میرے اتے جنہاں احسان کیتا

لہ:۔ النزہۃ ص ۵۳

ئہ:۔ ایہہ کینٹھی حمزہ بن عبدالمطلب دی بیٹی ... نے سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا نوں تحفے دے طور تے گھلی سی۔ آپ نے اوہ ... سائل نوں عطا فرما دتی سی۔

اہلبیت واسطے غیبی کھانا لئی حضور دی دعا

کیتے سیدہ عالیہ پاک اُتے کرم ربّ سچے بے بہا ہیں
گھر بیٹی دے نبی مختار ہوئے اک روز تشریف فرما ہیں
پُچھدے بیٹی تواں حال احوال گھر دا شفقت نال پیار مصطفٰے ہیں
تناں دناں دے بھکھے نے جی سارے عرض کر دیاں خیر النساء ہیں
ویکھ فقر فاقہ بیٹی لاڈلی دا سوچاں سوچدے شمس الضحےٰ ہیں
بھکھے آن لیٹے نانے جان تائیں دونویں فاطمہ دے مہ لقا ہیں
حال دوہتیاں دا ویکھ نبی سرور در خالق دے کردے دعا ہیں
مریم بنت عمران نوں غیب وچوں کھانے گھلے جیویں میرے خدا ہیں
اوسے طراں ساڈوں غیبوں بخش کھانا کہندے خالق نوں خیر الوریٰ ہیں
اوسے وقت اللہ جل شان والوں کرم خاص ہوئے برملا ہیں
غیبوں ہویا پیالہ اک آن ظاہر پردے تھیندے اُتے خوشنما ہیں
زریں کپڑا اُٹھایا جاں سیدہ نے کرم اللہ نے کیتے سوا ہیں
گوشت نال بھر پوری وچہ کاسہ مہکاں خوب حسین وچہ جانفزا ہیں
خوشی نال کاسہ اُٹھا کے زہرا
رکھیاں اگے حضور دے آ ہیں

ل: اللّٰھم انزل علی محمد و آل محمد بیتہ کما انزلت علی مریم بنت عمران (روضۃ الشہداء صفحہ ۹)

۲: کاسہ دیدند سرپوش بود بر روی آں کاسہ ثرید و قطعہ گوشت پختہ بر نہادہ و از وے بوئے عبیر بر جان بوئے مشک فاطمہ کاسہ را بیرون آورد و پیش پدر بزرگوار خود نہاد (روضۃ الشہداء صفحہ ۹ معارج النبوت جلد ۳ صفحہ ۱)

مسدس

لکھاں رحمتاں ہوون سلام لکھاں کملی والڑے دے خاندان اُتے
زہرا سیدہ پاک ذیشان اُتے کملی والے دی رُوح[1] تے جان اُتے
کملی والے دیاں اکھاں دی ٹھنڈ اُتے خانۂ حیدر دی شمع ذیشان اُتے
جہنے دنے راتیں صدمے فاقیاں دے خوشی نال جھلے اپنی جان اُتے
شان اوس تقدس مآب والا لفظاں نال تے دسیا جاندا ای نہیں
دُکھ جھل قائم جہنے عمر ساری حرفِ شکوہ زبان تے آندا ای نہیں

حضرت فاطمۃ الزہرا دے ہتھاں تے چھالے

بلاشبہ مثال اک عورتاں لئی - زہرا پاک دا پاک کردار ہے سی
آٹا پیہنا پکاوُنا تے ونڈ دینا ہر روز ہوندی ایہو کار ہے سی
چکی پیہ پیہ کے ہتھاں نوں پئے چھالے زخمی ہتھ تے اوہو وہار ہے سی
رِسدیاں زخماں دے دردنوں ضبط کر کے کردی شکر زہرا بار بار ہے سی
پانی ڈھو ڈھو کے حیدر کرار دا وی - شانہ نال زخماں دا غدار ہے سی
زہرا پاک نوں نال پیار قائم دتا مشورہ حیدر کرار ہے سی

[1] موجود روایت اے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری بچی فاطمہ میرا جگر لخت تے میرا دل اے تے ایہ میری جان اے جہنے ایہنوں
تکلیف دتی اوہنے مینوں تکلیف دتی جہنے مینوں تکلیف دتی اوہنے رب نوں ایذا دتی۔ حدیث دا متن اے۔
وهي بضعة مني وهي قلبي وهي روحي التي بين جنبي من آذاها فقد آذاني فقد اذى الله
نور الابصار ص۴۶

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم دا مشورہ

کہیا سیدہؓ تائیں کرار حیدر اپنے موہڈے توں کُرتہ ہٹا کے تے
آیاں مالِ غنیمت وچہ بونڈیاں نے اک تسیں وی منگ لئو جا کے تے
گھر باپ دے فاطمہ پاک آئیاں حیدرؓ صفدر دا حکم بجا کے تے
گھر ملے تاں اگوں حضور اکرمؐ مائی عائشہ نے پچھیا بٹھا کے تے
کیویں آون ہویا دسو گل ساری زہرا دسی سی گل سمجھا کے تے
اک کنیز ساں باپ توں لین آئی چھالے ہتھاں دے کہیا دکھا کے تے
آئے جدوں حضورؐ تے مائی عائشہ دسیا گل پیغام سُنا کے تے

گھر سیدہ دے صائمؔ نبی سرور
فوراً آئے سی کرم فرما کے تے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دا جواب لاجواب

لیٹے ہوئے سن زہرا تے علی لگے اُٹھنا فوراً تعظیم لئی چاہوندے سے نے
لیٹے رہو دونویں اپنی جگہ اُتے نبی اللہ دے حکم فرماوندے نے
آپ دوہاں دے نبی وچکار لیٹے قدم علی دے سینے تے لاوندے نے
شفقت نال آقا حیدر علی تائیں نوری قدماں دی ٹھنڈ پہچاوندے نے

لہ عن علی ان فاطمۃ شکت ما تلقی من اثر الرحی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] فاخبرتہ عائشۃ بمجی فاطمۃ
بخاری شریف [illegible] ترجمہ: حضرت علی فرماندے نے کہ سیدہ فاطمہ [illegible] چکی پیہن نال ہتھاں تے چھالے پین دی تکلیف
دا اظہار کیتا تے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کولوں اک کنیز لین گیاں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر نہیں سن جدوں حضور [illegible]
تشریف لیائے تے حضرت عائشہ صدیقہ نے سیدہ فاطمہ دے آون دی دسیا

خواہش تو ہاڈی توں بہتر میں چیز دساں نبی اللہ دسے پھیر سناوندے نے
لوکاں تائیں کنیزاں غلام دیوتن گھر وچہ سبق عظیم پکڑاوندے نے
جس دم سوون لگو جھکے نبی سرور فیاناں والا وظیفہ سکھاوندے نے
اللہ اکبر پڑھیا کرو وار چونتی (۳۴) تیتی وار الحمد (۳۳) بتاوندے نے
تیتی (۳۳) وارا ہی نال سبحان اللہ پڑھن واسطے حکم لگاوندے نے

خادم ناؤں ایہہ بہتر اے تساں خاطر
دسائیو گل اخیری مکاوندے نے

تم الفقر فہو اللہ

جتھے ہر جاوِن ناتمام عقلاں۔ تم الفقر دا اوتھوں آغاز ہندا
نکتہ کھولیا حضرت سلطان باہوؒ لامکان دا فقر شہباز ہندا
فقیر ہووے تمام تے رب ہندا۔ ختم ہے نبیؐ دا امتیاز ہندا
تم الفقر دے ارفع مقام اُتے ہو حق دا ختم ہے ساز ہندا
ہر ایک چیز توں ایس مقام والا لایحتاج ہندا بے نیاز ہندا
رہندی کوئی ضرورت نہیں اوس تائیں بے پرواہ ایسا پاکباز ہندا

۱؎ فجاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الینا وقد اخذنا مضاجعنا فذہبت لاقوم فقال علی مکانکما فقعد بیننا حتی وجدت برد قدمیہ علی صدری وقال الا اعلمکما خیرا مما سألتمانی اذا اخذتما مضاجعکما تکبرا اربعا وثلاثین وتسبحا ثلاثا وثلاثین وتحمدا ثلاثا وثلاثین فہو خیر لکما من خادم (بخاری شریف) ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی دے گھر تشریف لیائے حضرت علی تے سیدہ [illegible] حضور نے فرمایا اپنی جگہ بیٹھے رہو تے [illegible] گئے تے حضرت علی نے سینے تے [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں [illegible] اک ایہی گل دسی جیہڑی [illegible] تساں خواہش کیتی اے جس ویلے سوون لگو چونتی مرتبہ اللہ اکبر تیتی مرتبہ سبحان اللہ تے تیتی مرتبہ الحمد پڑھ لیا کرو [illegible]
۲؎ [illegible] از تم الفقر فہو اللہ۔ فقر [illegible] لا یحتاج [illegible]

[illegible] شاعری [illegible]

فعل اوسدا رب دا فعل ہُندا راز اوسدا رب دا راز ھُندا
اُس دی نظر نگاہ خدا ہُندی اُس دا بول خدائی آواز ھُندا
اک گھڑی وچہ ستر ہزار اُس تے ظاہر جلوہ اے برق انداز ھُندا
اک تجلّی جے اونہاں چوں پے جگ تے مُڑ کے طُور دا اظہار اعجاز ھُندا
تمّ الفقر دے ایسے پر مقام اُتے اوہو جلوہ اے نظراں نواز ھُندا
بلکہ ھل من مزید پکار آوے
بار بار صائمہ باز باز ھُندا

تمّ الفقر دے مقام اُتے روح اوّل

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا دی اے

ست روحاں عظیم نے وچہ دُنیا تمّ الفقر دے ارفع مقام اُتے
کملی والا محمد ﷺ رسول دا رب دا شاہی ختم محمد دے نام اُتے
روح اول اے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جو ہے تاجدار فقر مقام اُتے
ہوگندیاں نے پورچار روحاں کرکے خاص احسان اسلام اُتے
ہوگندیاں کی ہناں دی فیض جاری ہر دم اُنہاں دا لے خاص عام اُتے
ہین رہنما اوہو ای فقر دیاں سبھناں منزلاں تے گام گام اُتے
باقی دو روحاں ابھے اُونیاں سنے بہناں جہناں اس مسند دوام اُتے
چلنا سلسلہ فقر دا حشر تیسکر ایہناں ستاں دے فیض اکرام اُتے

[illegible]

صدار . دی نسخہ نقل .

زہرا پاک دا جاری اے فیض ہر دم فقر پلدا اے اوہدے انعام اُتے
حُبِ دُنیا دی جہنے منقطع کر کے قدم رکھیا فقر دے بام اُتے
ناز ہوویگا فقر نوں حشر تیکر جیہڑی نسل دے ہر اک امام اُتے

چادر تنی ہوئی جہناں دے فیض دی اے
انیس صائم ناچیز غلام اُتے

مقولہ شاعر

اللہ پاک نے ایویں نہیں سیدہ دے سر تے فقر دا تاج پہنا چھڈیا
بیٹھ فقر دے تخت تے سیدہ نے جیویں حق سی کر کے وکھا چھڈیا
بھرشتے منہدیاں سُندیاں کول جہنے آپ فاقیاں نوں سینے لا چھڈیا
جیکر کھابیے نیچے پرواہ کوئی نہیں جو کجھ آیا اوہ ونڈ ونڈا چھڈیا
راتیں بہہ چلی تسبیح منہدیاں ای کھاناں لوکاں دے نامیں ورتا چھڈیا
ہراک چیز وں بے نیاز ہو کے خواہشات دا گلا دبا چھڈیا
غلبہ بھکھ دا پیا جد بچیاں تے پڑھ کے سورتاں دم فرما چھڈیا
دِتا دنیا نوں دنیا دے وچ رہ کے آپوں دنیا نوں پیراں لتاڑ چھڈیا
ساری رات عبادت دے وچ رہ کے دن مصلے دے اُتے گزار چھڈیا
روز لوکاں دے غماں وچ رات ساری اپنے غماں نوں ہس کے گنوا چھڈیا
اپنا بیڑا اُسٹ کرل دے بھنور اندر نانے اُمت دا بیڑا تِرا چھڈیا
دے دے خاص تربیت حسین تائیں کربلا دا دولہا بنا چھڈیا

گودی زہرا دی سنیا قرآن جیہڑا حرف حرف شبیر پکا چھڈ یا
سینہ تاں شبیر نے وچ کربل۔ مل زہرا دے شیر دا پا چھڈ یا
دتا درس سی آپاں حضور جیہڑا۔ عمل اوہدے تے کرکے وکھا چھڈ یا
ماں دے فقرنوں لگے ناں داغ ہتھا کہ سید بانی توں مکھ پرتا چھڈ یا

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا واسطے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دی دعا

اک دن سیدہ عالیہ فاطمہ نوں۔ کیتا بھکھ نے سخت بیتاب ہیسی
کیاں دناں دا فاقہ سی سیدہ نوں۔ بڑا ہاں قلب اندر اضطراب ہیسی
ملن بیٹی نوں حسب معمول آیا کملی والے رسالتمآب ہیسی
چادر اتے بٹھایا حضور تائیں زہرا پاک نے نال آداب ہیسی
حالت بیٹی دی ویکھ کمزور ڈاڈھی جیڑدہ کے غماں دا آیا سیلاب ہیسی
کملی والے دیاں اکھاں وچ آئے ہنجو آیا طبع اندر انقلاب ہیسی
چکے ہتھ حضور دعا خاطر کیتا کرم مولا بے حساب ہیسی
ساری غم ناں زہرا نوں بھکھ رہ گئے در خالق تے دیا جناب ہیسی
مڑ کے زہرا نوں کدی نہیں بھکھ لگی کھلیا رحمتاں اخاص باب ہیسی
صائم زہرا نوں لکھاں سلام جیدے ناں کوئی فقر دا حد و حساب ہیسی

لہ:۔ وقال سلیمان فبسط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بین اصابعہ ثم وضع کفہ بین ترائبہا فرفع رأسہ وقال اللھم مشبع الجاعۃ وقاضی الحاجۃ ورافع الوضعۃ لا تجع فاطمۃ بنت محمد قال رأیت صفرۃ الجوع رخ۔ قد ذھبت عن وجہہا وظہر الدم۔ ثم سالتہا بعد ذالک فقالت ما جعت بعد ذالک۔ دلائل النبوۃ۔ ۲۹۔ مدارج النبوۃ ۲/۴۶۰

فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا تے سوکن نہیں آسکدی

اپنی لاڈلی بیٹی دے نال ویکھو کتھوں تیک پیار سرکار دا اے
کتھوں تیک نالے اختیار ویکھو اندر شرع دے نبی مختار دا اے
جیہڑے چاہون قانون نوں بدل دیون خاصہ خاص عربی تاجدار دا اے
رب العزت نوں اوہو پسند آوے جو بھی فعل عرشی شہسوار دا اے
اک توں چار تیک بیویاں کرسکن حکم مومناں تائیں ستار دا اے
خاطر بیٹی دی بدل قانون دینا اختیار ایہہ اللہ دے یار دا اے
بندہ بنو ہشام دا آ اک دن کُلدا ابوہا حبیب غفار دا اے
چاہیے حیدر دا کرنا نکاح ثانی اگے سوہنے دے عرض گذار دا اے
دیہو اذن بو جہل دی نال بیٹی نکاح علی حیدر رنا مدار دا اے
سن کے گل ایہہ بنو ہشام کولوں رنگ بدلیا مہر انوار دا اے
نہیں اذن نہیں اذن حبیب ربدا بار بار ایہہ لفظ پکار دا اے
دیوے زہرا نوں پہلاں طلاق جیکر ایہو فیصلہ حیدر کرار دا اے

لے عن المسور بن مخرمۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وھو علی المنبر ان بنی ھشام بن المغیرۃ استاذنوا فی ان ینکحوا ابنتھم علی ابن ابی طالب فلا اذن ثم لا اذن ثم لا اذن الا ان یرید ابن ابی طالب ان یطلق ابنتی وینکح ابنتھم فانما ھی بضعۃ منی یریبنی ما ارابھا ویؤذینی ما اذاھا۔ خصائص کبری ۲ ص ۲۶۵، اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ ۴ ص ۶۸۰، مشکوٰۃ ص ۵۶۸۔ مسور بن مخرمہ توں روایت ہے کہ میں نے سنیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوں ایس حال وچ کہ آپ منبر تے جلوہ فرما سن کہ بنو ہشام بن مغیرہ نے اجازت چاہی کہ اپنی دھی دا علی نال نکاح کر دین۔ حضور نے فرمایا نہیں اجازت، پھر فرمایا نہیں اجازت، پھر فرمایا نہیں اجازت مگر ایہہ کہ علی میری بیٹی نوں طلاق دیوے تے اوہ نکاح ثانی کرے۔ بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ تے دیکھو

میری بیٹی تے سوکن نہیں آسکدی صاف فیصلہ میرے دربار دا اے
ایذا فاطمہ دی ہے ایذا میری کردا حکم مختار سنسار دا اے
دکھ کسے ولوں بیٹی پاک اُتے ذرا جیاں ناں نبی سہار دا اے
خالی بنو ہشام دا وفد مُڑیا سُن کے فیصلہ شاہ ابرار دا اے
کناں باپ دا پیار لاے نال بیٹی کناں شان زہرا دی وقار دا اے
وحی دے پیار دا باپ دے وچہ سینے بھریا ہر دم ٹھاٹھاں مار دا اے
عجب ہندے انداز محبتاں دے ہندا عجب معاملہ پیار دا اے
ایس واقعہ تھیں مسئلہ حل ہویا نبی پاک دے اختیار دا اے
کملی والے نوں کیتا مختار کُلی کرم خاص رب کردگار دا اے
کائنات نالوں ہر مقام وکھرا دو جہان دے سخی سردار دا اے
شان وکھرا سارے جہان نالوں وڈا پاک بلند کردار دا اے

کائنات نالوں اُچا شان صائم
نبی پاک دے پاک پرِوار دا اے

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ) تحقیق فاطمہ میرے جسم دا ٹکڑا اے جہڑی چیز اوہنوں شک وچ پاندی اے اوہ مینوں وی شک وچ پاندی اے تے جہڑی چیز اوہنوں تکلیف دیندی اے اوہ مینوں وی تکلیف دیندی اے۔

لہ عن علی بن حسین قال ان علی بن ابی طالب خطب بنت ابو جہل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یحل ان یتزوج ابنۃ عدو اللہ علی ابنۃ رسول اللہ۔ المستدرک حاکم ۱۵۹/۳ خصائص کبریٰ ۲۵۵/۲ مدارج حق ۴۶۳/۲ اشعۃ اللمعات ۶۰۷/۴ ترجمہ۔ روایت اے علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما توں کہ فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ابو جہل دی بیٹی نال نکاح کرن دا ارادہ فرمایا تے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہیں نکاح کر سکدا کوئی اللہ دے دشمن دی بیٹی نال اتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی بیٹی دے

سیدہ فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا دی کرامت

یہودیاں دی شادی

اِک دن عورتاں اہلِ یہود دیاں کملی والے دے وِچ دربار آئیاں ں
کہیا اوہناں نے سخی دربار اندر۔ لے اِک آرزو اسیں سرکار آئیاں ں
سُنکے تساں دیاں کرم نوازیاں نوں۔ بن کے اسیں سبھے طلبگار آئیاں ں
ساڈے گھر دیو حیراج ہے شادی کرن عرض ایہہ گوشش گذار آئیاں ں
بی بی فاطمہ نوں گھلو گھر ساڈے ایس خواہش دا کرن اظہار آئیاں ں
سانوں ہوویگا فخر کمال سب نوں۔ ساڈے گھر جیسدم عزت دار آئیاں ں
دِل مٹھے گا ساڈاناں گھر ساڈے جیکر صاحب عزّ و وقار آئیاں ں

منیئیں اوہناں دی عرض حضور صلعم
گھیر دیوں سبھے آخرکار آئیاں ں

سیدہ صلواۃ اللہ علیہا دی پریشانی

کرکے اوہناں دے نال حضور وعدہ زہرا کول تشریف لیاوندے نے
کیتی عرض سی جیہڑی یہودناں نے بیٹی تائیں سرکار بتاوندے نے
شرکت کرو بیٹی شادی وِچہ جاکے۔ اللہ پاک دے نبی فرماوندے نے
دِل نہیں توڑنا کسے دا اسیں چاہندے شان خلق دی آقا وکھاوندے نے

ٰ شواہد نبوت ص۱۰۵، نزہتہ المجالس ۲۲۶ : اوراق غم وغیرہ

سُنیا زہرا نے [illegible] تاں تے دل اندر عجیب عجیب خیالاں سماوندے نے
دسّن لگیاں باپ نوں حال دلدا اک لفظ زبان تے جاوندے نے
بیٹی ونج کردی گل نہیں نبی سرور گل سمجھ کے حال تسلاوندے نے
تینوں [illegible] بسکہ امارتاں دا شادی وچہ ہوودی جاوندے نے
جا اک [illegible] وچہ شادیاں دے نال دولتاں کافی لٹاوندے نے
زر [illegible] نے شوخ لباس سارے بندے ڈھیاں بنایاوندے نے
امید [illegible] ورد شک نہیں اج ساڈا اوہ مذاق اڑاونا چاہوندے نے
پر مسبب الاسباب ہے رب ضائع اوہدی رحمت ذات نال وندے نے

سیدہ فاطمۃ الزہرا دا جنتی جوڑا پہن کے شادی وچہ جانا

سُن کے آپ دا پاک فرمان زہرا فوراً شرکت دی خاطر تیار ہویاں
جھنب پار کے فقر دی گودڑی دی دل وچہ شاد ہیسن امیدوار ہویاں
شان شوکتاں توں بے نیاز ہو کے کیف فقر دیاں سرشار ہویاں
ٹاکیاں زہرا دے دیکھ لباس اُتے رُتیے بلکہ حوراں اشکبار ہویاں
رحمت آگئی رب دی جوش اندر ہیسن قدرتاں عجیب اظہار ہویاں
حُلہ جنتی آکے جبریل لیے کے حاضر حوراں وی وچہ دربار ہویاں

---

[1] فنزل جبرئیل بحلة من الجنة فلما لبستها وتزرت وجلست بینهن نزعت الکفار فلمعت الانوار۔ (نزہۃ المجالس ۲/۲۲۶) ترجمہ: پس نازل ہوئے جبرئیل جنت دا جوڑا لے کے، تے جد ولی سیدہ پہن کے آئی تے دی دی مجلس وچہ تے چمک اٹھی محفل اوس لباس دیاں نوری شعاواں نال۔

جوڑا جنتی پہنکے جدوں شامل شادی وچہ زہرا با وقار ہویاں
پئے کرنے پہنکے لباس پہوناں وے ہیسن کوششاں کُل بیکار ہویاں
اک دوسری نوں تکن ہو نادم بہت دلاں اندر شرمسار ہویاں
زینب بنت رسول دا پیا ایسا جادو زہرا دے اتوں نثار ہویاں
آکھن لگیاں ادب دے نال مڑکے بیشک اسیں نادم بیشمار ہویاں
دسو سانوں ایہہ جوڑا اے لیا کتھوں اسیں ویکھ جسنوں بیقرار ہویاں
میرے باپ نے دتا اے ایہہ جوڑا ہمکلام بنت تاجدار ہویاں
باپ تساڈے کتھوں خرید کیتا اگوں پھیر اوہ عرض گذار ہویاں
میرے باپ نوں پیش جبریل کیتا۔ دسی کے چپ زہرا عزت دار ہویاں
کتھوں آندا جبریل نے دسو چھیتی سائل پھیر سبھے بار بار ہویاں
جبرائیل نے آندا اے جنتاں چوں۔ اینہاں ای دس خاموش سرکار ہویاں
مسلمان محمد دا پڑھ کلمہ سن ہوئیاں سن دیاں سار ہویاں
پھر کے جھولی ایمان دی نال دولت صدقے سیدہ توں سو سو وار ہویاں
بنت نبی دے قدماں دی نال برکت سب دیاں بیڑیاں بھنور چوں پار ہویاں
سڑیاں دلاں وچہ ہیسی غرور بھر کے۔ گھر اوندیاں تابعدار ہویاں
بنکے باندیاں بنت رسول دیاں ہمائتہ نیک اختر نیکوکار ہویاں

له وفيه ان النساء من اين لك عذا يا فاطمة فقالت من ابي فقلن من اين لابيك قالت من جبريل فقلن من اين لجبريل قالت من الجنة فقلن اشهد ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله فمن اسلم زوجها استمرت معه والا تزوجت غيره ـ نزهة المجالس ٢/٢٢٧

ترجمہ: سبھیاں عورتاں نے فاطمہ زہرا نوں کتھوں لیاندا ایہہ جوڑا۔ آپ نے فرمایا اپنے ابا کولوں۔ اوہناں پچھیا تواڈے ابا نے کتھوں لیا فرمایا جبریل کولوں۔ اوہناں پھیر پچھیا جبریل کتھوں لیا فرمایا جنت چوں۔ تاں اوہناں آکھیا اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

شادی وچ شامل ہویاں جو زنانیاں مسلمان ہو گئیاں

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا دی کرامت چکی دا خود بخود چلنا

ابوذر صحابی نوں نبی سرور اکدن علی نوں سدن گھلاوندے نے
گھر سیدہ زہرا دے آن ابوذر دستک دیندے تے کنڈا ہلاوندے نے
سُنی گئی آواز نال کسے تائیں واپس حضرت ابوذر آوندے نے
آقا کسے نہیں گھروں آواز دتی ۔ نال ادب دے عرض الاوندے نے
جا کے بوہا کھڑکاؤ تے جاؤ اندر کملی والے ارشاد فرماوندے نے
علی گھر سے نے لیاؤ بلا جلدی گل غیب دی آقا بتلاوندے نے
ابوذر مڑ گئے تے ملے حیدر لیکے وچ دربار آ جاوندے نے
آ کے نال تعجب دے نبی تائیں سہائم واقعہ عجب سناوندے نے

ایضاً

حضرت ابوذر نے کیتی عرض ادبوں آقا سمجھ ناں آئی ایس گل دی اے
گھر علی دے اکھیں میں ویکھیا اے چکی[1] اپنے آپ ہی چل دی اے
ابوذر تعجب دی گل کی اے دسی گل آقا اسدے حل دی اے
ذات اللہ دی صائم فرشتیاں نوں
زہرا پاک دی مدد لئی گھل دی اے

---

[1] فضائل عشرہ . ن مجمع الفضائل جلد ۲ ص ۱۱

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا دی چکی خود بخود چلن دی اک ہور روایت

دُوجی ہور روایت دسے وچہ اوندا اک دن گئے جناب سلمان ہیسن
زہرا پاک دی خدمت دے وچہ پہنچے کملی والے دا تے فرمان ہیسن
جا کے ڈٹھا تے سیدہ پاک زہرا پیاں پڑھدیاں پاک قرآن ہیسن
خود بخود ستی چلدی پئی چکی ہوئے ویکھ سلمان حیران ہیسن
واپس آ حضور دی وچہ خدمت دسدے سیدہ دی عجب شان ہیسن

کوئی گل تعجب دی نہیں تھا ئیں
سُنکے آکھدے نبی سلطان ہیسن

حضرت حسن تے حسین دے پنگھوڑے نوں فرشتیاں دا ہلانا

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دی کرامت

ہُندیاں وچہ نماز مشغول جسدم زہرا سیدہ پاک کردار ہیسن
روون لگن شہزادے تے فلک اتوں اوندے ملک ہو کے بیقرار ہیسن
جھولا آکے جھلاون شہزادیاں دا کردے خدمتاں خدمت گذار ہیسن

باوجود اس دے تھائیں دینے راتیں
زہرا چھڈدے آرام وسار ہیسن

سلہ ۲ے ۱ مجمع الفضائل ۱۲/۲

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی ڈاچی دا ہم کلام ہونا

ویلے ذات دے سیدہ پاک اک دن گھروں باہر تشریف لیساوندی اے
اگے ناقہ رسول دی کھڑی ہیسی ویکھ سیدہ نوں کول آوندی اے
بنت نبی نوں میرا اسلام ہووے ڈاچی ادب تھیں آکھ الاوندی اے
ہیں سواری محمد رسول دی ہاں گلاں وانگ انسان سناوندی اے
جے کوئی ہووے ضرورت تے حکم دیو نالے ادب تھیں گردن نواوندی اے
گفتگو سنکے ڈاچی اوس والی بیٹی نبی دی ہنجو بہاوندی اے
پھڑ کے ڈاچی دی اوتھوں مہار زہرا حجرے پاک دے وچہ آجاوندی اے
ہتھ پھیر کے شفقت دے نال ہر تے زہرا ناقہ دے تائیں بٹھاوندی اے
ڈاچی ویکھ کے ایس اعزاز تائیں جامے وچہ نہ پھلی سماوندی اے
ہویا سوال ملا ئے شادی مرگ والا ذات رب دی کرم کماوندی اے
ہر رنگ کیہ زہرا دے وچہ فرمان ڈاچی چھنڈ جہان سدھاوندی اے
موت ناقہ دی ویکھ عجیب صائم پاک سیدہ اشک برساوندی اے

لے: قال النعمان بن بشیر تلقت فاطمۃ رضی اللہ عنہا ناقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم العضباء التی ابتاعها من خیبر فقالت السلام علیک یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لی حاجۃ الی ابیک فانی ذاهبۃ الیہ فبکت فاطمۃ رضی اللہ عنہا وجعلت ... ان الناقۃ فی حجرۃ ... فی تلک الساعۃ۔ نزہۃ المجالس $\frac{۲۲۸}{۲}$

ترجمہ: نعمان توں روایت اے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اک دن باہر گئیاں تے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دی ڈاچی جیہڑی خیبر توں ... اونہاں نوں مخاطب کیتا کہ السلام علیکم یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اے عرض کیتی کہ توں اپنے باپ کولوں کہہ چھڈیں ضرورت ہووے تاں ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دی۔ ... حجرے وچہ لے آئیاں حتیٰ کہ فوت ہو گئی اوہ ڈاچی اوس ویلے۔

حضور توں بعد سیّدہ فاطمۃ الزہرا دی شان سب توں وڈی اے

نویں شان اندر ظاہر ہوندی اے شان سیدہ دی ہر ہر شان دیو چہ
قصہ زہرا دیاں پاک کرامتاں دا آنہیں سکدا حد بیان دیو چہ
کردے گفتگو سی بے زبان جیویں آدر بارہ رسول ذیشان دیو چہ
اونویں آن ڈاچی بے سی گل کیتی زہرا نال فصیح زبان دیو چہ
ہندی ظاہر کرامت سی سیدہ توں ہر اک گھڑی اندر ہر اک آن دیو چہ
سب توں وڈی کرامت سی ظاہر ہوئی کربلا دے خونی میدان دیو چہ
دھماں ایس کرامت عظیم دیاں پیاں ہین زمین اسمان دیو چہ
ملدی ایس کرامت دی مثل ناہیں قسم رب دی عالم امکان دیو چہ
جو وی ظاہر کرامتاں ہندیاں نے ولیاں پاکاں توں سارے جہان دیو چہ
سارا فیض اے سیدہ فاطمہ دا بحث تیک مکان و زمان دیو چہ
سر تا قدم کرامت اے پاک زہرا اپنی عظمت تے شان ذیشان دیو چہ
ایہہ کوئی چھوٹی کرامت نہیں زندگی نوں ڈھال دنیا رضائے رحمان دیو چہ
نماں والے توں بعد ہے شان افضل زہرا پاک دی کون و مکان دیو چہ
صاف فیصلہ تمام حضور دا اے جان جیہدی اے زہرا دی جان دیو چہ

۱؎ عن عمرو بن دینار قالت عائشۃ ما رأیت قط احدا افضل من فاطمۃ غیر ابیہا۔ الاصابہ ج ۴ ص ۳۶۶
۲؎ عن مجاہد قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو اخذ بید فاطمۃ فقال من عرف ھذہ فقد عرفھا ومن لم یعرفہا فھی فاطمۃ بنت محمد وھی بضعۃ منی وھی قلبی وھی روحی التی بین جنبی۔ نور الابصار ص ۴۴

سیدہ سلام اللہ علیہا دی روزمرہ زندگی دا خاکہ

گھڑی گھڑی کرامت دا سیدہ توں۔ ساہ ساہ نال ہُندا ظہور ہیسی
ذکر رب دا لباں تے سدا جاری۔ ساہ اِک نال ذِکر توں دُور ہیسی
کم کاج گھر دا سارا آپ کرنا۔ ایہوای روز دا سدا دستور ہیسی
خِدمت شوہر دی پرورش بچیاں دی پوری کردی زمین دی حُور ہیسی
صاف بچیاں دا بدن لباس رکھنا گھر دا سارا ماحول پُر نُور ہیسی
سارے کم کرنے نال رنجور ہونا ناں ای کسے نوں کردی رنجور ہیسی
ناں ای اکتساں تھکنا آں کم ولوں ناں کوئی جھگڑا لڑائی فتور ہیسی
ناں اظہار کرناں کدی فاقیاں دا اینی زہرا دی طبع غیور ہیسی
رکھنی سدا مسکینی دی آپ حالت ٹھاٹھ باٹھ ناں کوئی منظور ہیسی
تاجدارِ دو عالم دی ہاں بیٹی ناں ایہہ طبع وچہ اوندا غرور ہیسی
ہتھیں چکی دا ہتھا قرآن لب تے دامن اتھکاں دیناں بھرپور ہیسی
لاغر بدن سی فاقیاں نال ہویا چہرے اُتے تقدس دا نور ہیسی
نفلاں وچہ گذار کے رات ساری بنئے لاوندی اُمت دا پور ہیسی
کھلیاں پیراں نوں اوندی سی ورم صائم[1] ایسے پررب دے ہندی حضور ہیسی

[1] امام حسن مجتبےٰ رضی اللہ عنہ میفرمایند کہ دیدم مادرِ خود را فاطمہ رضی اللہ عنہا کہ در محراب مسجد خانہ نماز میگذارد تا زمانیکہ صبح طالع شد۔ شنیدم کہ مومنین را و مومنات را بسیار دعا کرد و مر نفس خود را ہیچ دعا نکرد گفتم اے مادرِ مہرباں چگونہ است کہ برائے نفس خود ہیچ دعا نکردی۔ فرمود اے پسر کہ من الجار ثم الدار (مدارج النبوت) ایہہ تے سیرت دیاں ہور کتاباں۔ (صائم چشتی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دی فاطمہ ؓ نال محبت

حصے آیا غنیمت چوں اک اری - کپڑا ریشمی حیدر کرار نوں سی
کر کے آپ حیدر استعمال اُس نوں - ملے آن رسول مختار نوں سی
کملی والے نے برہم انداز اندر - تکیا وچ محفل جگری یار نوں سی
سن مزاج شناس رسول حیدرؓ سمجھے فوراً اشارے دے وار نوں سی
دسو کراں کی آقا اِس کپڑے دا ؟ پچھیا ادب دے نال علی سرکار نوں سی
مسکرا کے کیتا ایہہ حکم صائم
کملی والے نے علی دلدار نوں سی

ایضاً

بیٹی نال محبتاں عجب بہتیں - نبی رب دے خیر الانام دیاں
ہر تھاں دسیاں نے شاناں جگ تائیں زہرا پاک دے اِکرام دیاں
کپڑا ریشمی ونڈن دیاں علی تائیں زہراں دسیاں عجب مقام دیاں
صائم ایہدے دوپٹے بنا ونڈو
جنیاں زناں نے فاطمہؓ نام دیاں

لہ : اشعتہ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف ، کتاب اللباس فصل اول جلد سوم صہ ۵۳۸

لفظ فاطمہ دے معنے

لفظ فاطمہ بنیا اے فطم وچوں۔ معنیٰ فاطمہ دا ہے چھڑان والی
اپنے ابّے دی اُمت نوں وچہ محشر۔ دوزخ کولوں علیحدہ کران والی
کر کے دوزخ توں وکھ خبدار اپنے۔ جنت وچہ مقام دوان والی
اپنے رَبّ توں اپنی اولاد تائیں۔ دوزخ اُتے حرام کروان والی
اپنے دشمناں وچوں محب اپنے۔ کر کے وکھ گناہ بخشان والی
اپنے ویری تے آل دے دشمناں نوں ہتھیں وچہ جہنم گھلان والی
دنیا وچہ مصائب اُٹھان والی عاصی اُمت دی بگڑی بنان والی
سب توں پہلاں جہان دیاں عورتاں چوں۔ جنت وچہ تشریف لیجان والی
اپنی جان تے جھل کے دُکھ لکھاں بنّے پور غریباں دے لان والی

صائم دوہاں جہاناں دیاں عورتاں چوں
اُچے مرتبے تے اُچی شان والی

لہ: لفظ فاطمہ مشتق اے فطم چوں جیہدا معنیٰ اے چھڑانا۔ تے فاطمہ معنیٰ ہویا چھڑان والی علیحدہ کران والی وکھ کران والی یعنی جنے باپ صلی اللہ علیہ وسلم دی اُمت نوں دوزخ توں علیحدہ کرن والی ... [illegible] ... وھو القطع سمیت بذالک لان اللہ تعالیٰ ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... دوزخ تے ... [illegible]

لفظ بتولؑ امتنیٰ

کہیا جاندا بتولؑ ہے اوس تائیں جیہڑی پاک تے عصمت مآب ہووے
جیہڑے چن زنانیاں وانگ جس دی ہندی کدی ناں حالت خراب ہووے
ہووے حیض نفاس توں پاک جیہڑی جیہدے اُتے ناں کوئی عذاب ہووے
ہووے طاہرہ طیبہ پاک جیہڑی ملیا حورؑ دا جس نوں خطاب ہووے
جیہدے چہرے دے اُتے پاکیزگی تے رہندا عصمت دا سدا نقاب ہووے
جیہدی چادر دے پاک حجاب اُتے پایا ہویا تقدس حجاب ہووے
پردہ جیہدا تقدیس دے فلک اُتے پاک دامنی دا آفتاب ہووے
تکیا ناں ہووے جس نے غیر وَلے ایتھوں تیک پردہ بے حساب ہووے
جنبی حالت وچہ آوے مسیت اندر جیہنوں کہیا رسالت مآب ہووے
تکدی گل مقالہ وانگوں عورتاں دے
جیہنوں ناں کوئی اضطراب ہووے

لے: البتول انثی لم ترحمۃ قطا ای لم تحض ای کمریہ عن اسماء بنت عمیس قال قبلت فاطمۃ بالحسن فلم ارلہما دما فقلت یا رسول اللہ انی لم ار لفاطمۃ دما فی حیض ولا نفاس. فقال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ما علمت ان ابنتی طاہرۃ مطہرۃ. نور الابصار ص ۱۱۹؛ اسعاف الراغبین ۱۷۲۔

ٹے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابنتی فاطمۃ حورا آدمیہ لم تحض ولم تطمث
اخرج النسائی. صواعق محرقہ ۱۵۸؛ اسعاف الراغبین ۱۷۲؛ الامن دعلی ۱۴۲

سے الا ان ہذا المسجد لا یحل لجنب ولا حائض الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وازواجہ وفاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الا بینت لکم ان تضلوا۔
معجم کبیر طبرانی بیہقی. بن عساکر ن ابن واعو ۱۶۸ سیرت حلبیہ

زہرا تے زاہرا دے معنے

زہرا کہندے نے اوس نوں لغت اندر جیہڑی کلی تازہ نو بہار ہووے
نام پاک زہرا سرکار دا زاہرا وی، معنیٰ زاہر دا چمکدار ہووے
زہراؤ اے سنگھدے حضور جس نوں نوری مہک جس دی عنبر بار ہووے
کہندے زاہراؤ س نوں ویکھ جس نوں چَن چودھویں دا شرمسار ہووے
زہراؤ مستور اے کلی جس توں خوشبو منگدی جنت ادھار ہووے
زہراؤ اے جس دی مہک اتوں عنبر عود کستوری نثار ہووے
زہراؤ اے مہکدا نال جس دے سارا مصطفیٰ دا گلشن زار ہووے
اوس چمن دی ٹہنی اے کلی زہرا جس دیو چہ ناں اک وی خار ہووے
اوس شجر دی ٹہنی زہرا اے کلی جس دا نام پاک محمد مختار ہووے

ہمائم زہراؤ دی شان عظیم اتوں
ہر اک گل صدقے سو سو وار ہووے

۱۔ زہراؤ دے معنے کہندے نے کلی تے زاہرا دے معنے چمکدار۔ المنجد وغیرہ لغت عربی

۲۔ مجمع الفضائل ص ۱۲

۳۔ اذا اشتقت لرائحۃ الجنۃ شممت رقبۃ فاطمۃ۔ نور الابصار ص ۵۱

۴۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ زہرا کو سونگھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھ کو اس سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔ تفسیر ...

۵۔ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سألت امی عن فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت کانت کالقمر لیلۃ البدر او الشمس کفر غماما اذا خرج من السحاب بیضا مشربۃ بحمرۃ لہا شعر اسود من اشد الناس برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبہا۔ المستدرک ج ۳ ص ۱۶۱۔ ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ توں روایت اے کہ میں اپنی والدہ کولوں فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دے متعلق پچھیا تے اوہناں نے دسیا کہ آپ چودھویں دے چن ورگی ہوندی سن۔ تے جیویں سورج نکلدا اے بدلاں چوں، شفق ورگا رنگ تے آپ دے وال سیاہ سن۔ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نال سب توں زیادہ کمال دی مشابہت سی۔

میدان قیامت وچہ خاتونِ قیامت سلام اللہ علیہا دی شان

دن حشر دے رب نے فاطمہ دا کائنات نوں رتبہ دکھاونا ایں
جھکدی جائے گی دنیا تعظیم خاطر جدھر جدھر دی زہرا نے جاونا ایں
کڑک دار آواز دے نال ہاتف - اللہ پاک دا حکم پچاونا ایں
اکھاں بند کر لئو نیویں نظر کر لئو میرے پیارے دی بیٹی نے آونا ایں
حوراں ستر ہزار جنہاں دیاں جھرمٹ آن کے زہرا نوں پاونا ایں
بجلی وانگ ہونا پار پلصراطوں قدم زہرا نے جس دم اٹھاونا ایں
بوہا جنت دا گل جہان نالوں پاک سیدہ پہلوں کھلا ہونا ایں
پہلاں ساریاں توں جنت وچہ جا کے - ملکہ جنت دی قدم ٹکاونا ایں
اپنے ابے دی امت لئی جا پہلوں انتخاب سرکار فرماونا ایں

ھالم حشر اندر اللہ پاک کولوں
جو جو چاہونا سوئیو منواونا ایں

عن ابی جحیفۃ عن علی علیہ السلام قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا کان یوم القیامۃ نادی مناد من وراء الحجاب یا اہل الجمع غضوا ابصارکم عن فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حتی تمر۔ المستدرک [illegible] ۱۲۵ [illegible] اسعاف الراغبین [illegible]۔ ترجمہ: ابی جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ توں روایت ہے کہ [illegible] علیہ وسلم نے [illegible] قیامت دا منادی کریگا منادی کرے اکٹھے ہون والیو اکھاں بند کر لو پردے دی وجہ توں [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دی بیٹی فاطمہ لنگھ رہی ہے۔ وفی روایۃ [illegible] الغیلانیات [illegible] مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کالبرق [illegible] اسعاف الراغبین ۱۸۱۔ ترجمہ: روایت کیتی ہے [illegible] سیدہ [illegible] قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اول من یجیز علی الصراط [illegible] یقوم باب الجنۃ [illegible] علی الصراط [illegible] ۲۲۵ وخرج ابو نعیم عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اول من یدخل

[illegible] فاطمہ۔ [illegible]

میدانِ محشر وِچ خاتونِ جنت (سلام اللہ علیہا) دی شفاعت

اُونا روز جس روزِ وعید دا اے۔ یعنی حشر جس روز بپا ہو نا
جس دن کُرسی عدالت تے رب بیٹھے بن کے منصف ہے جلوہ نما ہو نا
خونِ بھجا حسینؑ دا لے کُڑدتا۔ حاضر زہرا دربار وِچ آ ہو نا
لرزہ اللہ دے عرش نوں آوناایں نوال حشر وِچ حشر بپا ہو نا
بدلہ خونِ شہیداں دا لین بدلے پیش جدوں بنتِ مصطفےٰ ہو نا
جو وی چاہویں لے دھئے محبوب دیئے آ جلدی دس ایہہ حکمِ خدا ہو نا
جو وی چاہویں گی ملے گا اج تینوں جو وی منگیں گی اوہو عطا ہو نا
دُنیا وِچ توں منیں رضا میری۔ پوری اج ہے تیری رضا ہو نا
سُن کے حکم ایہہ ربّ کریم ولوں سجدہ ریز اے خیر النساء ہو نا
سر سجدیوں چُک کے پھیر مڑ کے ادبوں ہے زہرا لب کُشا ہو نا
میرے اَبّے دی اُمت نوں بخش مولا ایہو بدلہ اے سب توں سوا ہو نا

فوراً زہرا دے صدقے دیناں صائم
نبی پاک دی اُمت رہا ہو نا

لتجوز فاطمۃ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مع قمیص مخضوب بدم الحسین فتحتوی علیٰ ساق العرش۔ فتقول انت الجبار العدل اقض بینی وبین من قتل ولدی فیقضی اللہ لبنی ورب الکعبہ ثم تقول اللھم شفعنی فیمن بکیٰ علیٰ مصیبۃ فتشفعھا اللہ فیھم۔ ینابیع المودۃ موعظہ مباہلہ ص ۵۳

قیامت دے دن سیدہ سلام اللہ علیہا دے حبداراں نوں جنت دا ٹکٹ

زہرا پاک دی شادی دے وقت جیہڑے پتر فلکاں تے طوبیٰ[1] گرائے ہیسن !!
اللہ پاک دے حکم تھیں اوہ پتر حوراں ملکاں غلماناں اُٹھائے ہیسن!
اک دوجے نوں روز حساب تیکر تحفے حوراں غلماناں پہنچائے ہیسن
صائم زہرا دی شان دکھلان بدلے خاص اللہ نے کرم کمائے ہیسن

ایضاً

لگا حشر میدان تے اوہ پتر عجب شان اندر نظریں آونے نے
حبدار جنے ہوسن سیدہ دے اوہناں تائیں اوہ پتر پکڑاونے نے
نام ہوویگا ہر اک[2] دا رقعیاں تے آپے وچ ہتھاں آونداجاونے نے
ہوسن جہناں دے ہتھاں وچ اوہ رقعے ڈیرے جنتیں اوہناں نے لاونے نے
بغض جہناں دا ہوویگا نال زہرا پیتے وچ جہنم بچاونے نے
صائم ہیاں دے حشر میدان اندر گل زہرا دی مدح نے پاونے نے

---

[1] دیکھو ایسے کتاب دا صفحہ ۸۰ توں ۸۸۔

[2] وامر رضوان خازن الجنان فہز شجرۃ طوبیٰ فحملت رقاعا بعدد محبی اہل بیتی وانشا من تحتہا ملائکۃ من نور فاذا استوت القیامۃ باہلہا نادت الملائکۃ فی الخلق فلا یبقی محب لاہل البیت الا دفعت لہ صکا فیہ فکاکہ من النار۔ نزہۃ المجالس صفحہ ۲۲۶۔ صواعق محرقہ ۱۰۱

ترجمہ: جنت دے درباناں نوں حکم کیتا جائے گا کہ طوبیٰ نوں ہلاؤ تے جھڑن گے پتر طوبیٰ دے اہلبیت پاک دے محباں دی تعداد دے برابر تے چُن لیں گے۔ اوہناں نوری فرشتے تے جدوں آوے کا دن قیامت دا تے تقسیم کرن گے فرشتے اوہ رقعے اہلبیت دے محبداراں نوں۔ جیہڑے علیحدہ کرن گے اوہناں نوں دوزخ دی اگ توں۔

سیدہ صلوٰۃ اللہ علیہا تے علی کرم اللہ وجہہ الکریم دے مسکران نال بجلیاں دا پیدا ہونا

مُستند روایتاں دے وِچ اوندا اے قائم جلیس دن روزِ حساب ہونا
اگ برسے گی حشر میدان اندر سوا نیزے اُتے آفتاب ہونا
چمک نظراں توں جھلی ناں جاوَنی ایں آفتاب تے ایسا شباب ہونا
ایس چمک وِچ چمکے گی اک بجلی جِہدی چمک تھیں سورج بیتاب ہونا
پھکا پووے گا سورج دا حُسن سارا ظاہر جدوں جلوہ عالمتاب ہونا
کی ہویا ایہہ پئی چمکار کیسی
دِلاں وِچ صائم اضطراب ہونا

ایضاً

لوکی کہن گے سورج[1] ایہہ کیہا چڑھیا ہٹ روشنی دے کتھوں آئے نے ایہہ
کتھوں پھُٹے نے نور دے ایہہ سومے کِدھر بجلیاں رقص فرمائے نے ایہہ
رضوان کہیگا سورج ایہہ نہیں چڑھیا ناں ای بجلیاں نے پھیرا پائے نے ایہہ
بلکہ خوش ہو کے صائم کسے گلوں زہرا علی دونویں مسکرائے نے ایہہ

---

[1] قال ابن عباس رضی اللہ عنہما بینما اہل الجنۃ فی نعیمہم اذ سطع لہم نور فظنوہ شمسا قال ان ربنا یقول لا یرون فیہا شمسا فیقول رضوان ہذہ فاطمہ وعلی ضحکا فاشرقت الجنان من نور ضحکہما : نزہۃ المجالس ص ۲۲۸ ج ۲ ؛

ترجمہ :۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ باغِ نعیم دے وِچ باجنت دے درمیان جس وقت چمکے گا نور تے سمجھن گے اوہ کہ ہے سورج لیکن رب فرماندا اے کہ نہیں ہو وے گا اوہ سورج تے دسے گا رضوان کہ مسکرائے نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تے فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما ۔

واقعات مباہلہ

دسویں ہجری دے وچہ حضورؐ اکرمؐ قاصد ول نجران گھلاوندے نے
دعوت دین دی اہل نجران تائیں تاجدار دو عالم پچاوندے نے
خط نبی دا اہل نجران پڑھ کے اک دوجے تائیں بتاوندے نے
کٹھے اوہناں دے کل سردار ہو کے ستھاں جوڑ صلاحواں پکاوندے نے
کرئیے چل مناظرہ نال اوہناں نواں دین جو سانوں سکھاوندے نے
آخر چن بندے اپنی قوم وچوں چوہداں جنیاں دا وفد لیاوندے نے
وچہ چوہداں دے تن سردار مہین زعم علم دا جہیڑے رکھاوندے نے
کرز، عبدالمسیحؑ، تے ابوحارث نام وچہ تاریخاں دے آوندے نے
بڑی شان تے ٹھاٹھ دے نال آکے ڈیرا وچہ مدینے دے لاوندے نے
مسجد نبوی وچہ پڑھی نماز اوہناں قبلہ بیت المقدس بناوندے نے
منہ موڑ قبلے مصطفائی ولوں رخ چڑھدے دیول پرتاوندے نے
اپنی پڑھ کے مسیحی نماز آخر خدمت نبی دی وچہ آجاوندے نے
ہتھیں سونے دیاں پایاں انگوٹھیاں سی کپڑے ریشمی ٹھاٹھ وکھاوندے نے
کپڑے گھہندے سی اوہناں دے نال ہری قدم نال تکبر لگاوندے نے

۱؎ وکتب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اہل نجران فخرج الیہ وفدہم اربعۃ عشر رجلاً من اشرافہم النصاریٰ
طبقات ابن سعد ۳۵/۱ ؛ ۲؎ معارج النبوت ۳۰۶/۲ ۔ ۳؎ فقاموا یصلون فی المسجد
نحو المشرق ۴؎ وقد خلو المسجد علیہم ثیاب الحبرۃ وأردیۃ مکفوفۃ بالحریر۔ طبقات ۳۵/۱
دلائل النبوۃ ۲۹۸/۱ ۔ تفسیر ابن کثیر ۳۶۸/۱ ۔

ایسے ای ٹھاٹھ تکبر دے نال آ کے نبی تائیں سلام سُناوندے نے
دِتا نوی جواب ناں نبی اکرمؐ رُخ اوہناں توں بلکہ ہٹاوندے نے
کر دے رہے مخاطب حضورؐ تائیں اگوں کوئی جواب ناں پاوندے نے
آخر ہویا یُوس حضورؐ ولوں نکل باہر مسیت توں آوندے نے
عبدالرحمٰنؓ بن عوف عثمانؓ حضرت اگوں ملے تے حال تبلاوندے نے
لِکھ کے خط سی سدیا تساں آپ سارے قصے دتائیں دُہراوندے نے
توہاڈے نبی ہُن گل وی نہیں کر دے ساتھوں بے اعراض فرماوندے نے
تسیں دسو ہُن رہیے کہ چلے جائیے آخر گل نوں اُتھے مُکاوندے نے
بابُ العلم حیدرؓ راوے حیراں تائیں اوسے جگہ تشریف لیاوندے نے
حضرت عبدالرحمٰنؓ عثمانؓ دونویں حضرت علیؓ توں رائے پچھاوندے نے
لاہ انگوٹھیاں بدلن لباس اپنا علی کنوں کے رمز سمجھاوندے نے
ایہو وجہ اے ہور نہیں گل کوئی مشکل نال حیدرؓ کر دکھاوندے نے
سُن کے حیدری رائے عیسائی فوراً اپنے جا لباس بدلاوندے نے
کپڑے پا سادے لاہ انگوٹھیاں نوں پھیر آن سلام بُلاوندے نے

لہ: فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اتو النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعرض عنہم ولم یکلمہم۔ طبقات ابن سعد ۲۵۹
عہ: رسول ہر بار انتہا امیر المومنین عثمان و عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما پیدا شدند۔ بار سابقت معرفی کہ با ایشان داشتند ازیشاں پرسیدند کہ
شما کتوبی از برائے گذشتہ ما دعوت کردہ بودید۔ آمدیم و تحیت و سلام بجا آوردیم جواب نشنیدیم ہر چند سخن کردیم بجز سکوت چیزے ندیدیم اکنوں مصلحت ما
چیست باز گردیم یا بدیار خود توقف کنیم۔ ودریں مجلس امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ حاضر بود۔ عثمان و عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم خطاب کردند کہ یا
ابوالحسن رائے تو دریں باب چیست۔ گفت رائے من ایں است کہ ایں جامہ ہا و نگشتری ہائے زریں از خود دور کنند۔ جبہا ساہ رات در پوشند
آنگاہ بمجلس آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم در روند۔ معارج نبوت ۳۰۶

ہُن دی وار حضورؐ جواب دِتا نال لے اوہناں نوں کول بِٹھاؤندے نے
کیوں نہیں دِتا سی اگے جواب صائمؔ
مُہر حیدرؓ دی گل تے لاوندے نے

ریشمی لباس تے سونے دیاں انگوٹھیاں دی مذمت

کھا کے اللہ دی قسم حضورؐ اکرم ایہہ فرمان کیتا عالیشان ہے سی
پہلی وار جدا آئے سو تسیں ایتھے نال تُساں دے آیا شیطان ہے سی
سو جو مُسلمانوں ایس عمل اندر دِتا سبق کی ساڈے سُلطان ہے سی
بندہ نال غیراں گفتگو کرکے سانوں کی دسیا مہربان ہے سی
چِسا در کافراں ہٹانے بِچھادی جِہدے خلق دا خاص نشان ہے سی
رُخ پھیر لیا صائمؔ کیس گلوں۔ لوہے ای خلقِ عظیم دی کان ہے سی

مقولہ شاعر

پہلی گل سی ریشمی کپڑے سَن۔ نفرت جِنہاں توں میری سرکار کیتی
دُوجا نِیواں رباس سی گٹیاں توں جیہڑی وجہ توں نہیں سی گفتار کیتی
تیجا سونے دیاں پائیاں انگوٹھیاں سی ایہو ای ہلیسی عیسائیاں نے کار کیتی
سیاتھی بنے شیطان دے اوہ ہیسن تناں گلاں سی مِٹھی خوار کیتی
تِنے گلاں نے اج پسند سانوں نفرت جِنہاں توں رب دے یار کیتی
صائمؔ کیتا سی منع حضورؐ جِتھوں اساں اوہو پسند رفتار کیتی

اہلِ نجران دا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نال مناظرہ

دتی دعوت اسلام دی نبی سرور تے پھیر اوہناں نوں کرم کما کے تے
سنکے نام اسلام دا بحث ہسے سی اوہناں شروع کیتی تلملا کے تے
پچھیا اوہناں سی حضرت مسیح ولوں آقا کہیا جواب سنا کے تے
رب دے بندے پیغمبر سی برگزیدہ آئے رب کولوں شاناں پا کے تے
اک نے کہیا کہ عیسیٰ دا باپ کہیسی؟ نہیں اکھیا سوہنے مسکرا کے تے
نہیں باپ تے ہیں مخلوق کیویں کیہا اوس دلیل لیا کے تے
نازل آیت حضور تے رب کیتی جبرائیل دے تائیں گھلا کے تے
جبرائیل نے پیش ایہہ آیت کیتی ادب نال سلام پُچا کے تے
نزدیک نے رب دے عیسیٰ دی مثل ایویں جیویں مٹی دا پُتلا بنا کے تے
حضرت آدم نوں کیتا سی رب پیدا صرف کُن دا لفظ فرما کے تے
کچھے پئے عیسائی دلیل سنکے اگے کرن سوال گھبرا کے تے

وچ پل دے آتوں جھگڑا رہے کر دے
سوہنے نال صائمؔ آنڈا لا کے تے

لہ: إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝ سورۂ آل عمران پ ۳ ع ۴
قرآن مجید: ترجمہ: یقیناً عیسیٰ علیہ السلام دے پیدا ہون دی مثال رب دے نزدیک انج اے جیویں آدم علیہ السلام دی مثال اے کہ اوہناں نوں مٹی چوں پیدا کیتا تے پھیر فرمایا کہ ہو جا تے اوہ ہو گیا۔
ترجمہ۔ بدرستی کہ حضرت عیسیٰ نزد خدا ہمچو صفت آدم است۔ بیافریدا و را از خاک پس گفت مرا و را کہ شو پس شد۔ ترجمہ شیخ سعدی۔ ۷۷۔

عیسائیاں دی ذہنی شکست

بڑا علم دا ناز تے مان لے کے جھگڑا آئے سی کرن حضور دے نال
سچا مذہب عیسائی بنان خاطر پھر دے سی پہلاں غرور دے نال
مینی ہار دل نے جھگڑا رہے کردے اپنے ناقص تے پست شعور دے نال
دتے ہسیں جواب حضور سارے پورے پورے نبوت دے نور دے نال
لاجواب نصرانی ہو گئے آخر ذرے کرن کی ہمسری طور دے نال
آخر لگے فریب چلاؤن صائم
کور عقلی تے ذہنی فتور دے نال

آیتِ مباہلہ دا نزول

دلوں ہار کے وی اتوں رہے کردے گلاں گل عیسائی الجھان دے لئی
اڑی جاوندے سی ایویں جھوٹھ اُتے اپنے مذہب نوں سچا بنان دے لئی
لے کے ربی فرمان جبریل آئے لعنت[1] جھوٹھیاں دے اُتے پان دے لئی
کر مجبوا مباہلہ نال ایہناں سچے جھوٹھے دا فرق بتان دے لئی

---

[1] فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا وَاَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ ۔ سورہ آل عمران پ ۳ رکوع ۔ پس ہر کہ حجت کند بر تو باب عیسیٰ از پس آنچہ آمد بتو از علم عیسیٰ پس بگو بیائید تا بخوانیم پسران خود و پسران شمارا و زنان خود و زنان شمارا و نزدیکان خود و نزدیکان شمارا سوگند خوریم بیک دیگر بکنیم لعنت خدائے بر دروغ گویاں ترجمہ شیخ سعدی ۔ پھر اے محبوب جیہڑا جھگڑا کرے تیرے نال ایس بارے کر تیرے کول علم آ چکا اے تے تسیں ایہناں نوں فرما دیو کہ بلیئے اپنے تے تیرے پتر تے عورتاں اپنیاں تے عورتاں تیریاں جاناں اپنیاں تے جاناں تیریاں پھیر مباہلہ کرئیے تے جھوٹھیاں تے لعنت پاوئیے ۔

بیٹے عورتاں تے اپنے نفس لے کے ڈنکا حق دا آؤ وجہان دے لئی
ایہو وی لے آون گھر دے جی اپنے
صائم جھوٹھے تے پیج ازمان دے لئی

مباہلے دی تاریخ دا تعیّن

آئی آئت تے کول نصرانیاں دے کملی والے اعلان فرما دِتا
کر کے وقت مقرر[1] تے جبگہ ساری اگلے روز تے معاملہ پا دِتا
اپنے ڈیرے ول گئے عیسائی ہیسن اِک نے دو جیاں تائیں سُنا دِتا
لگدا سچا اے مینوں رسول عربی قدم غلط ہے اساں اُٹھا دِتا
ایس ذرّے نا چیز ہاں نال غلطی متھا نال پہاڑ دے لا دِتا
نبی نال لائی جیہڑی قوم ٹکر اُس دا رب نے بھٹھا بٹھا دِتا
عاقب نام سی اوسدا ساتھیاں نوں سارا قصہ سی جہنے سمجھا دِتا
انتخاب صائم ادھر ساتھیاں دا
سی فرما شاہِ دوسرا دِتا

---

[1] آنسرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود چوں باور نمیدارید بیائید تا با یک دیگر مباہلہ کنیم یعنی دعا کنیم در حق یک دیگر و گوئم لعنت بر دروغ گویاں باد و ہمہ گفتند کہ ما را مہلت دہ تا بروئیم دریں باب تعمل کنیم و فردا بیائیم و مباہلہ کنیم رفتند و با عاقب کہ رئیس ایشاں بود مشورت کردند باؤے گفتند کہ رائے تو دریں باب چیست۔ عاقب گفت کہ اے گروہ نصاریٰ بخدا سوگند شما بہ تحقیق میدانید کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرسل است و در پیغمبر شما عیسیٰ علیہ السلام دلیل شما برآوردہ است۔ کہ مباہلہ میکنید واللہ کہ ہیچ قومے با ہیچ پیغمبرے مباہلہ نکردند۔ الا آنکہ بعد ازاں ہلاک رفتہ باشند۔ معارج النبوت ۲۵۳/۲

حضور صلی اللہ علیہ وسلم وَلوں مباہلے وِچ شامل ہون والے

رب دے پاک فرمان تے عمل ایسی، کملی والے رسالت مآب کیتا
اپنے ساتھیاں نوں نال کھڑن والا، کم نبی سوہنے لاجواب کیتا
بیٹے حسنؓ حسینؓ تے دھی زہرا، نانے علی واسطے انتخاب کیتا
ایہہ نیں میرے اہل بیت مولا، در خالق تے عرض جناب کیتا
پنجتن چلے مباہلہ کرن خاطر، حکم جیویں سی رب الارباب کیتا
پنجتن پاک دے واسطے پاک تائیں، صائم قدسیاں پیش آداب کیتا

لے: عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما نزلت هذه الآية فقل تعالوا ندع ابناؤنا و ابناءکم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیا و فاطمہ وحسنا وحسینا فقال اللهم هولاء اهل بیتی

(۱) حدیث مسلم شریف ۲۷۸/۲ (۲) ترمذی شریف ۲۳۳/۲ (۳) ۱۴۲/۲ ریاض النضرہ ۲۴۸/۲ (۴) صواعق محرقہ ۱۰۷ (۵) المستدرک حاکم ۱۵۰/۳ (۶) مظاہر حق ۱۴۱/۴ (۷) اشعۃ اللمعات ۶۸۲/۴ (۸) شرح شفا ۲۲۷/۲۔

ترجمہ: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ توں روایت اے۔ آکھیا جد نازل ہوئی آیت ایہہ کہ فرما دیو ایہناں نوں آ کر اسیں اپنے بیٹیاں نوں لیکے تے آؤ تسیں اپنے بیٹیاں نوں لیکے، بلایا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی تے فاطمہ تے حسن تے حسین رضوان اللہ علیہم اجمعین نوں تے آکھیا الٰہی ایہہ میرے اہلبیت نیں۔

(۹) قال شعبی قال جابر وانفسنا وانفسکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی وابناءنا وابناءکم الحسن والحسین و نساءنا ونساءکم فاطمۃ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ دلائل النبوت ۲۹۸/۱ (۱۰) قال جابر انفسنا وانفسکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابناءنا الحسن والحسین ونساءنا فاطمۃ تفسیر در منثور ۳۸/۲ (۱۱) ابناءنا اراد الحسن والحسین ونساءنا فاطمۃ وانفسنا عنی نفسہ وعلیا رضی اللہ عنہم (۱۲) معالم التنزیل ۱۶۳ (۱۳) تفسیر خازن ۱۶۳/۱ (۱۴) انفسنا وانفسکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ابن ابی طالب وابناءنا الحسن والحسین ونساءنا فاطمۃ۔ تفسیر ابن کثیر ۳۷۱/۱ (۱۴) تفسیر کبیر ۴۹۹ (۱۵) فتح الباری شرح بخاری ۳۲/۵ (۱۶) تفسیر ابو سعود ۲۹۸/۲ (۱۷) تفسیر عرائس البیان ۲۵۱ (۱۸) تفسیر مدارک ۱۶۱ (۱۹) تفسیر حقانی ۳۴/۵ (۲۰) تفسیر الاتقان ۲۰۰/۲ (۲۱) تاریخ الخلفا ۱۱۵ (۲۲) معارج النبوت ۳۰۷ (۲۳) زاد المعاد ۴۹/۱ (۲۴) تفسیر حسینی قادری۔ (۲۵) تفسیر موضح القرآن (۲۶) کنز الایمان (۲۷) مشکوۃ شریف (۲۸) نور الابصار ۱۱۱ (۲۹) تفسیر نعیمی ۳/۲۲۲

پنجتن پاک دا قافلہ

اللہ اللہ اوہ منظر سبحان اللہ رل کے پنجتن پاک پئے جا رہے نے
اہلبیت اطہار دے قافلے دی کملی والے قیادت فرما رہے نے
پھڑ کے انگلی نانے دی ہتھ اندر حضرت حسن پئے ناز دکھلا رہے نے
گودی چک حسین محبوب اپنا کملی والے تشریف لیجا رہے نے
زہرا مار جھبکل ہے دِچکار جباندی پچھے علی تشریف لیا رہے نے
قدم باپ دے تے زہرا قدم رکھے اُتے مرتضےٰ قدم ٹکا رہے نے
نقش قدم اپنی بیٹی لاڈلی وسے دہرتی کولوں حضور ٹکا رہے نے
رکھ کے زہرا دے قدم تے قدم حیدر نقش دنیا دی نظروں بچا رہے نے
قدم قدم اُتے حوراں کرن سجدے پرا ہواں وچہ ملک وچھا رہے نے
پردے دار جاندی ویکھ وچہ پردے ملک اتہاں ناں سیس اُٹھا رہے نے
منگ ساں جدوں دعا آمین کہنا اپنی آل نوں نبی سمجھا رہے نے

منظر ویکھ حاتم نوری قافلے دا
دل نصرانیاں دے لرزے کھا رہے نے

۱: قد احتضن الحسن واخذ بید الحسین وفاطمۃ تمشی خلفہ وعلی رضی اللہ عنہ تفسیر کبیر ۲؎
۲: قد غدا محتضنا الحسن اخذ بید الحسین وفاطمۃ تمشی خلفہ علی رضی اللہ عنہ۔ تفسیر بیضاوی۔ ۳: نور الابصار ۱۱۱
ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح ویلے حضرت حسین علیہ السلام نوں گود وچہ اٹھایا تے حضرت امام حسن علیہ السلام نوں انگلی نال لایا تے آپ پچھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آ رہیاں سن تے سب توں پچھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آ رہے سن۔ ۴: سیرت رسول عربی ۳۶۱ ۔ تے باقی تقریباً پچھلے صفحے والے حوالے نے (حاتم چشتی)

پنجتن پاک دے قافلے نوں ویکھ کے عیسائیاں دی حالت

پنجتن پاک دے ویکھ کے قافلے نوں دل نصرانیاں دے گرزے کھان لگ پئے
کِسے دی طاقت مباہلہ کرن دی سی تھاؤں تھائیں سارے ڈگمگان لگ پئے
کر دیئے انکار مباہلے توں اک دوسرے تائیں سمجھان لگ پئے
صائم شروع مباہلہ جے نہیں ہویا
کئیں پہلوں عیسائی کُرلان لگ پئے

ایضاً

کہن اک عیسائی سردار اُٹھیا اپنے ساتھیاں تائیں گھبرا کے تے
ساڈے نال مباہلہ کرن خاطر جیہڑے لوک محلوں نے آ کے تے
مینوں نظر آوندا منگ دین کدھرے جے دعا ایہہ ہتھ اُٹھا کے تے
دیوے رب اُڈا پہاڑ تائیں ریزہ ریزہ تے ذرے بنا کے تے
نورِ پنجتنی کافراں نوں نظر آیا لرز گیا سی نظر اُٹھا کے تے
اپنے حبیب اج اوہناں نوں ایہہ عزت چٹے مُکھڑیاں والیاں بلا کے تے
خاندانِ نبوت سی نور سارا دنیا جگ نوں جہناں چمکا کے تے
حق سچ دی ہوئی سی جِت صائم باطل نسیا منہ دی کھا کے تے

---

[1] قال یا معشر النصاریٰ انی لاری وجوھا لو شاء اللّٰہ ان یزیل جبلا من مکانہ لازالہ فلا تبتہلوا فتھلکوا۔
نور الابصار ۱۰۰، شعة اللمعات ۲۸۲، مدارج النبوة ۲۰۶؛ ترجمہ: کہ اک عیسائی نے کہیا میں اوہناں والیاں وچہ اوہ صورتاں ویکھ رہیا ہاں جے ایہہ کہے دعا کر دین کہ پہاڑ اپنی جگہ توں ٹل جاوے تے یقیناً ٹل جاویگا۔ تاں کر کیا ایہناں نال مباہلہ نئیں تے ہلاک ہو جاؤ گے۔

عیسائیاں دا مباہلے توں انکار تے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دا ارشاد

آخر من کے ہاں مباہلے توں ۔ کر انکار دتا سی نصرانیاں نے
اہلبیت اطہار دے قدم چُمّے کامیابیاں تے کامرانیاں نے
پردے دار دے پردے دی لاج رکھی اللہ پاک دیاں مہربانیاں نے
رحمت عالم نوں لعنت نہیں پوُن دِتی ظاہر کیتیاں رب نشانیاں نے
کِنّے راز مُباہلے وِچ ہیسن عقلاں کُھبیاں وِچ حیرانیاں نے
کملی والے اعلان فرما دِتا قائم رہیاں سدا سلطانیاں تے
ساڈے نال مُباہلہ کرن دیاں ایہناں کیتیاں سخت نادانیاں نے
لعنت اسیں جے ایہناں تے پاوندے تے پھر اونا سی حشر سیانیاں نے
ایہناں اُتے برساونی اگ جے سی ۔ دھرتی والیاں تے اسمانیاں نے
باندرا تے خنزیر ایہہ بن جاندے ہونا غرق سی ایہناں گھرانیاں نے
سڑ دے شجر تے طائر ہلاک ہُندے نازل ہونا سی قہر وانیاں نے
مٹ دینے گل عیسائی تے ختم ہونا ہے سی تثلیث دے بانیاں نے

لہ وقال والذی نفسی بیدہ ان العذاب تدلی علی اہل نجران ولو لاعنوا لمسخوا قردۃ وخنازیر ولاضطرم علیہم الوادی نارا ولاستاصل اللہ نجران واہلہ حتی الطیر علی الشجر ولما حال الحول علی النصاری کلہم حتی هلکوا۔ خازن بغیرہ و نور الابصار ص۱۱۱ ج۲، فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اگر مباہلہ میکردند البتہ مسخ زدہ میشدند قردہ و خنازیر و آتش می شد بر ایشاں از بام وادی و از بیخ برکندہ می شدند و می سوختند پرندگان بر درخت واشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ ص۶۶۳ ج۴، مظاہر حق ج۴ ص۴۸۲، تفسیر کبیر ص۲۲۵ ج۲، معارج النبوۃ ص۲۰۹، ترجمہ: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جے ایہہ لوک مباہلہ کر لیندے میرے سامنے تے اسیں ایہناں تے لعنت پاؤندے تے ایہناں دیاں صورتاں مسخ ہو جاندیاں تے ایہہ باندر تے سور بن جاندے۔ ایہناں تے شہزادہ ہو جاندا ایہناں تے اگ دی بارش ہوندی حتی کہ پرندیاں نے درختاں تے ہلاک ہو جانا سی۔

مقولہ شاعر

جیویں کیتا ارشاد سی نبی سرور بیشک نازل سی اونہویں عذاب ہونا
عیسائیت جہان جواب ختم ہندی اللہ ولوں سی ایسا عتاب ہونا
پتر نبی نوں ہیسی نجرانیاں نے ہیسی جیویں فر شتاب ہونا
ایسے پر ایس مباہلے دی شان اندر رازاں گیاں ہیسی بے نقاب ہونا
اہلبیت دی ہوئی سی شان ظاہر آل پاک دا سی انتخاب ہونا
زہرا آئیں قرآن کریم اندر نسانا دا ہے سی خطاب ہونا
ابناءنا دا حسن حسین اُتے سی اطلاق عالی الاجواب ہونا
انفسنا توں مولا علی ہیسی نفس خاص رسالتمآب ہونا
بیٹے کہنا حسنین نوں نبی ہیسی جان نبی دی سی بوتراب ہونا
آل نبی دی شان نے جگ اُتے ظاہر سی مثل آفتاب ہونا
دستیا نبی پنجتن دیاں دشمناں تے ظاہر اک دا ہیسی سیلاب ہونا
کیویں غرق ہونا ہیسی دشمناں نے کیویں سی ظاہر انقلاب ہونا
ہن وی پنجتن پاک دے ویریاں دا ایسے طراں اے خانہ خراب ہونا

قائم جیہے محبّاں نوں حشر اندر
ناں کوئی پچھ ہوئی ناں حساب ہونا

اہلبیت دی محبت واجب اے

کس دی طاقت آکھے بیان شاناں اہلبیت رسول مختار دیاں
حُب جنہاں دی امت تے ہوئی واجب[۱] شاہد ہین حدیثاں سرکار دیاں
جنہاں واسطے ملن مخصوص ازلوں سبھے نعمتاں پروردگار دیاں
نازل جنہاں دی شان دے وچہ ہویاں آیتاں پاک کلام ستار دیاں
کائنات اُتے جلوہ ریزیاں نے اہلبیت دے پاک انوار دیاں
قبضہ جنہاں دا باغ جنان اُتے حداں جنہاں دے نہیں اختیار دیاں
ہر ہی آل دے دامن نوں چھڈیاں رہیہ وصیتاں[۲] نے تاجدار دیاں
جھکیاں رہن عقیدت دے نال قلماں دھوناں جنہاں دے اگے سنسار دیاں

۱: عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمہ واحبونی بحب اللہ واحبوا اہل بیتی بحبی۔ ترمذی شریف ۲/۲۲۰، مظاہر حق ۴/۷۶۱، اشعۃ اللمعات ۴/۷۰۷، المستدرک ۳/۱۵۰، اسعاف الراغبین ۱۱۰، مشکوٰۃ، اسد الغابہ ۳/۲۹۔ ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ توں روایت اے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ نال محبت کرو اس لئی کہ او تہانوں نعمتاں دیندا اے تے میرے نال محبت کرو اللہ تعالیٰ دی محبت دی وجہ نال تے میری اہلبیت نال محبت کرو میری وجہ نال۔

۲: عن جابر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجتہ یوم عرفۃ وھو علی ناقتہ القصواء یخطب فسمعتہ یقول یا ایہا الناس انی ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی۔ ترمذی شریف ۲/۲۲۰، مسلم شریف ۲/۲۷۹، مظاہر حق ۴/۷۶۱، اشعۃ اللمعات ۴/۷۰۶۔ ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ توں روایت اے کہ میں ویکھیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوں حجۃ الوداع وچہ دن عرفے دے اس حال وچہ کہ آپ ناقہ تے سوار سن جیہدا ناں سی قصواء۔ آپ خطبہ پڑھدے سن تے میں سنیا حضور نوں ایہہ فرماندیاں کہ آگاہ ہو لوکو یقیناً میں چھڈی اے تہاڈے وچہ او چیز جے پھڑی رکھو گے اوہنوں تے عمل کردے رہو گے اوہدے اتے تے ہرگز گمراہ نہیں ہوو گے تے اوہ چیز اے قرآن تے اپنی عترت اہلبیت۔ مسلم شریف ۲/۲۷۹، ترمذی شریف ۲/۲۲۰، اشعۃ اللمعات ۴/۷۰۶، مظاہر حق ۴/۷۶۱، خصائص کبریٰ ۲/۲۶۳، اسد الغابہ ۲/۱۲، اسعاف الراغبین ۱۱۰

سفینۂ نوح

اہلبیتؑ[1] قرآن نوں چھڈیو نال کہیا اُمت نوں نبی سُنا کے تے
اہلبیت دا دسیا حق نال لے یاد اللہ دے تائیں کرا کے تے
اپنی آل دا پہلوں شفیع بنسیاں دسیا غیب دا پردہ اُٹھا کے تے
اپنی آل دی نبی نے مثل دسی کشتی نوح دی مثل فرما کے تے
اہلبیت دے بیڑے تے جو چڑھیا لگا پار کنارے تے جا کے تے
ایس بیڑے دا چھڈیا ساتھ جنہے ہویا غرق اوہ ٹھوکراں کھا کے تے
اہل زمین لئی ہین امان تارے غرق ہون توں جو رکھن بچا کے تے
اُمت لئی امان ہے آل میری اختلاف جو دیسے مٹا کے تے
ٹولہ اوہ ابلیس دا بنے ٹولہ[2] جھگڑا ایہناں تھیں رکھے جو پا کے تے
دشمن آلِ محمدؐ دے بنے جہیڑے گئے دوہیں جہان ونجا کے تے

---

(۱) فخذوا بکتاب اللّٰہ تعالیٰ واستمسکوا بہ واھل بیتی اذکرکم اللّٰہ فی اھل بیتی اذکرکم اللّٰہ فی اھل بیتی۔
مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۸ ، اشعۃ اللمعات ص ۶۷۹ ، مظاہر حق ص ۷۲۱ ، جامع الصغیر ص ۱۲۳ ، اسعاف الراغبین بحاشیہ نور الابصار ص ۱۱۱
ترجمہ:۔ پس پھڑو کتاب اللہ دی مضبوطی نال تے میری اہلبیت نوں یاد کرو ناں میں ڈراناں تہانوں اللہ اپنی اہلبیت لئی۔ یاد کروناں میں
تہانوں اللہ اپنی اہلبیت لئی۔ (۲) اخرج طبرانی و دار قطنی مرفوعاً اول من اشفع لہ من امتی اھل بیتی
(اسعاف الراغبین حاشیہ نور الابصار ص ۱۱۱) ترجمہ: طبرانی تے دار قطنی توں مرفوعاً روایت اے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ میں قیامت دے دن سب توں پہلاں اپنی اُمت وچوں اپنی اہلبیت دی شفاعت کراں گا۔ (۳) عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان النجوم امان لاھل الارض من الغرق واھل بیتی امان لامتی
من الاختلاف فاذا خالفہا قبیلۃ اختلفوا فصاروا حزب ابلیس ۔ خصائص کبریٰ ص ۲۶۶) ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ توں روایت اے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تارے امان دھرتی والیاں لئی جو بچاندے نے غرق ہون توں
تے میری اہلبیت سلامتی اے اُمت واسطے جو دور کر دی اے اختلافاں نوں پس جیہڑا قبیلہ نے مخالفت کیتی ایہناں دی ہو گیا

(۲) ٹولہ شیطان دا۔

حُب آل محمدؐ دی چھڈ دی اے ڈیرے جنت وچہ آخر لوا کے تے
اُسدے عمل نال دین گے کم جیہڑا حق آل دا بیٹھا دبا کے تے
جنگ اوہناں تھیں میری اے نبی کہیا میری آل تھیں لڑن جو آ کے تے
صُلح میری اے اوہناں دے نال جیہڑے رکھن ایہناں دے نال بنا کے تے
عنقریب ازمائش ہے ہو جانی نبی پاک نے کہیا سمجھا کے تے
میری آل دا دینا اے ساتھ جیہڑا لیناں رب نے ویکھ ازما کے تے
دیسی مینوں تکلیف جو آل وبول میرے گل احسان بھلا کے تے
سخت اوس تے اللہ دا غضب ہوسی میری جان نوں دکھ پچا کے تے
دِن حشر دے ٹٹ گے نسب سارے میٹھا رب عدالت جاں لا کے تے
رہسی قائم محمدؐ دا نسب صائم رتبہ دائمی رب توں پا کے تے

روی انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال الزموا ودنا اھل البیت فانہ من لقی اللہ عزوجل فھو الودنا دخل الجنۃ بشفاعتنا والذی نفسی بیدہ لاینفع ابدا عملہ الا بمعرفۃ حقنا۔ اسعاف الراغبین ۱۲۳ ترجمہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ لازم رکھو محبت میری اہلبیت دی تے تحقیق جیہڑا فوت ہویا میری اہلبیت دی محبت تے داخل ہووے گا جنت وچہ نال شفاعت ساڈی دے تے قسم اے اوس ذات دی جیہدے ہتھ وچہ میری جان اے نہیں نفع دیوے گا بندے نوں عمل ابدالآباد مگر ساڈا حق پچھانن نال۔ (۲) ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم۔ ترمذی شریف ۲۵۰/۲، اشعۃ اللعات ۶۹۰/۴، مظاہر حق ۱۵۳/۴، ابن ماجہ ۱۴/۱، مشکوٰۃ شریف ۳۲۸/۲، در منثور ۱۱/۹، المستدرک حاکم ۱۲۹/۳، ترجمہ یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ واسطے علی تے فاطمہ تے حسن تے حسین دے میں جنگ کرداں اوہناں نال جیہڑے جنگ کردے نے ایہناں نال تے صُلح کرداں اوہدے نال جیہڑا صُلح کردا اے ایہناں نال۔ (۳) انکم ستبتلون فی اھل من بعدی۔ جامع الصغیر ۱۰۱/۱ رواہ طبرانی (ترجمہ) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ یقیناً عنقریب تسیں ازمائے جاؤ گے میری اہل بیت دے بارے وچہ بعد میرے (۴) عن ابو سعید اشتد غضب اللہ علی من اذانی فی عترتی۔ جامع الصغیر ۳۲/۲ اسعاف الراغبین حاشیہ نور الابصار ۱۱۲ ترجمہ: ابو سعید رضی اللہ عنہ توں روایت اے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ دا شدید غضب اوس تے ہووے گا جیہڑا مینوں ایذا دیوے گا میری اولاد دے وچہ (۵) کل سبب ونسب منقطع یوم القیامۃ الا سببی ونسبی۔ رواہ طبرانی بیہقی

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام سلسلے واسطے

اہلبیت دی شان

دسّن شان لگیاں اہلبیت والی دھوڑاں جاندیاں اُڈّ افکار دیاں
کردا اے آپ تعریفاں خدا سچا نبی پاک دے پاک پروار دیاں
صدقے جہناں دے پل دا اے کُل عالم خیراں وَنڈیاں پاک دربار دیاں
ہوون پوریاں جہناں دے در اتوں لوڑاں ساریاں کُل سنسار دیاں
خاطر جہناں دی چمکدے ہین تارے شاماں جہناں لئی گیسو کھلار دیاں
بدلے جہناں دے سورج طلوع ہندا آون جہناں لئی رُتّاں بہار دیاں
کِرناں جہندے لئی چن برساوندا اے حوراں جہندے لئی جنت سنگار دیاں
جہناں شاہی وچہ فقر قبول کر کے گلاں دسیاں کھول اسرار دیاں
راضی جہناں تے رب علیم ہویا منیاں جہناں رضاواں غفار دیاں
بکرم جہناں دے اُمت تے کرنیاں نے ختم تیزیاں بھڑک دی نار دیاں
غنچے چٹکدے تے کلیاں مہک رہیاں خاطر جہناں دی خُلد گُلزار دیاں
جان اپنی جہناں نوں نبی کہیا حدّاں جہناں تے ختم پیار دیاں
حُب جہناں دی جنت دیوچہ کھڑدی پیاں قسمتاں چمک حُبدار دیاں
بُغض جہناں اکھڑ والے وچہ دوزخ گلاں بیجیاں سچی سرکار دیاں
ایس کشتی وچہ جیہڑا اسوار ہویا اوہنوں لبھیاں نعمتاں پار دیاں

کرنیاں ہین سفارشاں جہناں مُکھے
ھائم جہے پاپی گنہگار دیاں

اہلبیت دی محبت فرض اے رفض نہیں

حضرت امام شافعی نور اللہ مرقدہ دے اشعار تے میرے عقیدے دا اظہار

(صائم چشتی)

قالوا ترفضت قلت کلا — ما الرفض دینی ولا اعتقادی
لکن تولیت غیر شک — خیر امام و خیر ہادی

ان کان حب الولی رفضا — فانّنی ارفض العبادی

لوکی کہندے نے کہ میں رافضی ہو گیاں پر میں کہنداں ہرگز نہیں ایہہ رفض میرا دین اے نہ اعتقادی نہیں۔ لیکن میں محبت کیتی اے اعلیٰ امام تے اعلیٰ ہادی نال۔ تے جے حضرت علی دی محبت داناں رفض اے تے میں رافضی ہاں ایہدے وچ شک نہیں

ان کان الرفض حب آل محمد — فلیشہد الثقلان انی رافضی

اگر آل محمد دی محبت رفض اے تے گواہ رہن جن تے انسان میں رافضی ہاں

یا اہل البیت رسول اللہ حبکم — فرض من اللہ فی القرآن انزلہ
یکفیکم من عظیم الفخر انکم — من لم یصل علیکم لا صلوٰۃ لہ

اے اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ نے تہاڈی محبت قرآن وچ فرض کر دتی اے تہاڈی شان واسطے ایہا ای کافی اے کہ جیہڑا بندہ تہاڈے تے درود نہ پڑھے اوہدی نماز ای نہیں ہوندی

اذا فی مجلس نذکر علیا — وسبطیہ وفاطمۃ الزکیہ
یقال تجاوزوا یا قوم ہذا — فہذا من حدیث الرافضیہ
برئت الی المہیمن من اناس — یرون الرفض حب الفاطمیہ
(تفسیر کبیر) (نور الابصار ۱۱۵)

جس وقت توں مجلس وچ ہوویں تے حضرت علی دا تے حسن وحسین تے جناب فاطمہ دا تذکرہ کرناں ایں لوکی کہندے نے کہ ایہناں گلاں
کرن وچ کہ رافضیاں دیاں گلاں نے میں پناہ منگدا ہاں رب دی ایس گل توں کہ ایہہ لوگ اہلبیت دی محبت نوں رفض آہندے نے

(اشعار سید امین شاہ نقوی لائلپوری)

وعلی وردو مولینا العلی — طیب زکی معطر الازمان
ولوری بنت المصطفی وابناہما — لونا ہو دون الدر والمرجان
والال کلہم کمثل سفینۃ — المحبوب نوح دافع الاشجان
فعلی امام الانبیاء والہ — نفسی الفداء وجدہم والثانی
(فیوضات الحرب ۱۸)

حضور علیہ السلام دا کل نے علی اوہدی خوشبو۔ زہرا بی بی تے حسن حسین اوہدے موتی ہاں۔ آل نبی دی کشتی نوح دی مثل اے۔ نبی پاک
تے آپ دی آل توں میری جان فدا۔ جنہاں اوہناں دی محبت بخشی اے۔

آیتِ تطہیر

پنجتن پاک دی شان کوئی کی دسے خاص جہناں تے رب احسان کیتا
پنجتن پاک دی شان عظیم اندر نازل ہے مقدس قرآن کیتا
کر کے پاک مولا دو جہان وچوں وکھرا مصطفےٰ دا خاندان کیتا
اُچا دسے رتبہ اول روز توں ای۔ گھڑی گھڑی زیادہ اے شان کیتا
اُم سلمہ سرکار دے گھر اک دن ڈیرا سی شاہِ دو جہان کیتا
کملی والے دی خدمت دے وچہ دلوں جبرائیل سلام سی آن کیتا
بعد ادب تعظیم حضور اگے ظاہر رب دا پاک فرمان کیتا
کراں پاک تیری اہلبیت تائیں کملی والیا حکم رحمان کیتا
دتا ہے سی عظیم اعزاز مولا فضل رب دا نبی سلطان کیتا
ہوئے جیس کمال مسرور آقا پیدا خوشیاں دا رب سامان کیتا
کر کے شکر رب دو جہان سندا اہل بیت ول نبی دھیان کیتا

روز ازل توں ہوئی سی وند جیہڑی
عمل اوس تے نبی ذیشان کیتا

لے: اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا ۝
ترجمہ: اللہ تعالیٰ تے ایہو ای چاہوندا اے۔ اے نبی دے گھر والیو کہ تہاتھوں تمام
ہر ستاں نوں دور کر کے پاکیزہ کر دیوے ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دی اہلبیت اطہار واسطے دعا

علی[1] تے فاطمہ حسن حسین تائیں سدیا سوہنے نے کرم فرما کے تے
کیتی عرض اوں رب دو جہان اگے چارے ای کملی وچ چھپا کے تے
ایہہ ہین میرے اہلبیت مولا کر دے پاک توں کرم کما کے تے
ام سلمہ ایہہ ویکھ عجیب منظر آیاں کول اوس قدم اٹھا کے تے
کر لئو مینوں وی ایدے حضور شامل ظاہر کیتی ایہہ خواہش ہی آ کے تے
اپنی جگہ اے تسیں او خیر اتے کہیا نبی سوہنے مسکرا کے تے
پنجتن پاک تائیں پھیر پاک کیتا مینہہ رحمت دا رب برسا کے تے
ازلی پاکاں دی کیتی تطہیر صائمؔ
مولا دنیا دے تائیں وکھا کے تے

لہ عن ام سلمۃ قالت فی بیتی نزلت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت قالت فارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی علی وفاطمۃ والحسن والحسین فقال ہؤلاء اہل بیتی (المستدرک حاکم باب مناقب اہل بیت [illegible]) فلما رای النبی [illegible] فاطمہ وحسن وحسین فجعلہم بکساء وعلی خلف ظہرہ ثم قال اللہم ہؤلاء اہل بیتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا قالت ام سلمۃ انا معہم یا رسول اللہ قال انت علی مکانک وانت علی خیر (ترمذی شریف [illegible]) پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسن وحسین را در کنار مبارک خود گرفت وعلی را بیک دست خود و فاطمہ [illegible] گفت خداوندا اینہا اہل بیت من (اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ شریف [illegible]) ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا توں روایت اے کہ آیت تطہیر میرے گھر نازل ہوئی [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علی فاطمہ حسن حسین نوں کول سد کے [illegible] ایہہ میرے اہلبیت نیں [illegible] توں دور کر دے۔ اوس ویلے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیتی یا رسول اللہ میں وی [illegible] فرمایا تسیں اپنی جگہ تے او تسیں خیر تے او۔ باقی حوالیاں [illegible] نقل نہیں کیتا [illegible] سب [illegible] (تفسیر کبیر [illegible] تفسیر خازن [illegible])

[illegible] تفسیر [illegible] تفسیر روح المعانی [illegible] تفسیر درمنثور [illegible] تفسیر ابن کثیر [illegible]

آیتِ تطہیر دا شانِ نزول

آئی آیت سی شان ازواج اندر سوہنے ہور دا ہور بنا دِتا
کملی والے دا جسطراں جی چاہیا اوسے طراں ای کر کے وکھا دِتا
اپنی کلی مختاری دا نبی سرور کائنات تے سبھ جما دِتا
کیتا رب نے اوہو پسند جیہڑیں کملی والے نے عمل کما دِتا
اہل بیت اپنی کر کے دکھ سوہنے حیرت وچہ زنانیاں نوں پا دِتا
اہلبیت وچہ حیدر نوں کر شامل کر عظیم اعزاز عطا دِتا
رہی گجھی کہندا کوئی گجھ کہندا اوہیں اگل نوں لوکاں ودھا دِتا
لئے گئے وچہ تعصباں جھگڑیاں دے سدھی گل دے تائیں اُلجھا دِتا
حرماں پاک رسول کریم دیاں اہلبیت نہیں ہو گیا [illegible] دِتا
کیاں آیت تطہیر دا کل مقصد بایاں پاکاں دے نام ای لا دِتا
اصل گل اے کھلی جد آیت رب نے رُخ ایہدا حضور بدلا دِتا
زہرا علی تے شبر شبیر تائیں اسدے لئی مخصوص فرما دِتا
شارع ہونا ہوت دا ہے خاتمہ اپنا نبی مقام سمجھا دِتا
لگی مُہر ہے اوسے تے اے ضمانہ
کر جیویا شاہ دوسرا دِتا

آیت قرابت

اہل بیت دی شان بیان کرناں کدوں طاقتاں ہین انسان دیاں
زہرا علی حسنین دی شان اُتے شاہد آیتاں ہین قرآن دیاں
حُب جنہاں دی واجب آکھے مؤمناں تے حداں لبھن ناں جنہاں دی شان دیاں
زہرا علی تے زہرا دے بچیاں توں سدہاں ہو مومن ایمان دیاں
کھلی آیت قرابت حضور اُتے ویکھو بخششاں رب رحمان دیاں
جنت ہوو دا اِنہاں نزول سمجھ کے تے
اللہ پاک دے پاک فرمان دیاں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دے قرابت دار کون نیں

کھلی آیت مودۃ فی القربیٰ اللہ پاک نے کرم کما کے تے
کہیا محبوب جہان تائیں میرا خاص فرمان سنا کے تے
میں جو تبلیغ اہاں تساں تائیں صدقے جان دا اُتے اکٹھا کیتے تے
کوئی منگدا اجر نہیں تساں کولوں رستہ حق دا ایہہ دکھا کے تے
اکو چیز میں تساں توں چاہوندا ہاں ایناں لطف احسان کما کے تے
حُب میری قرابت دے نال رکھیو اوہناں ویکھو نظراں جھکا کے تے

۱ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ پ ۲۵ س شوریٰ [illegible]
ترجمہ: اے محبوب فرما دو کہ میں اس پر تم سے کچھ اجر نہیں مانگتا [illegible] مگر
قرابت کی محبت دے۔

قرابت میری دا کریو لحاظ پورا گردن رکھیو سدا نوا کے تے
چھتیا میرے احساناں دا رکھیو جے بہہ جائیو ناں کیتے بھلا کے تے
لکھیا اس دی تفسیر مفسراں نے شاندار اے سند لیا کے تے
پچھیا نبی دے کولوں صحابیاں نے مطلب آیت دا ادب بجا کے تے
آقا کہناں تے ہووے اطلاق اسدا دسو اساں نوں ذرا سمجھا کے تے
حب ساڈے تے کیتی اے گئی واجب کہناں تائیں قرابت ٹھہرا کے تے
زہرا علی تے حسن حسین چارے کہیا نبی ارشاد فرما کے تے

صائم جہیاں نے جنت دیوچ جانا
حب پنجتن رہبر بنا کے تے

ے قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی تے دوتر مفسر بن محمد سے سنے۔

ن، روی انہا لما نزلت قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قرابتک ھؤلاء الذین وجبت علینا مودتھم۔ قال علی وفاطمۃ والحسن والحسین وابناؤھما۔ تفسیر ابن عربی جلد دوم صفحہ [illegible]۔

ما روت طبرانی وابن ابی حاتم وابن مردویہ عن ابن عباس انہا لما نزلت قالوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قرابتک الذین نزلت فیھم الایۃ قال علی وفاطمۃ وابناھما۔ اسعاف الراغبین حاشیہ نور الابصار صفحہ [illegible]

ترجمہ:۔ روایت کیتی طبرانی تے ابن ابی حاتم تے ابن مردویہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم دے صحابی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کولوں کہ تحقیق جس ویلے ایہہ آیت نازل ہوئی تے عرض کیتی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون تہاڈے قرابت والے نیں جنہاں دی محبت ساڈے تے واجب کیتی گئی اے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوہ قرابت والے علی تے فاطمہ تے حسن تے حسین نیں۔ تفسیر جلالین ۲۲/[illegible]

حوالہ ۳۔ تفسیر مدارک ج ۴ صفحہ ۱۰۵۔ (۴) تفسیر کبیر [illegible]۔ (۵) تفسیر ابن جریر [illegible]۔ (۶) تفسیر خازن۔ (۷) تفسیر در منثور [illegible] (۸) تفسیر صاوی [illegible] (۹) صواعق محرقہ [illegible] (۱۰) تفسیر روح المعانی [illegible] (۱۱) تفسیر قادری حسینی [illegible]

(۱۲) ترمذی شریف (۱۳) زرقانی علی المواہب جلد ۷ صفحہ [illegible] حوالیاں وچوں عبارتاں طوالت دی وجہ توں نہیں لکھیاں۔ صرف کتاباں دے ناں تے صفحے دے چھڈے نیں۔

[illegible]

آلِ محمد دے حب داراں دی توقیر تے ابنِ عربی دی تفسیر

ابنِ عربی قرابت دی آئت والی پہلوں پوری تفسیر فرما کے تے
ظاہر اپنا عقیدہ کمال کیتا شاہد پاک حدیثاں بنا کے تے
نبی پاک نے پاک ارشاد کیتا اپنی آل دا ترجمہ سُنا کے تے
حُبِ آلِ محمد وچہ مران والا مرداے بخشش دا ٹکٹ کٹا کے تے
مرداے کامل ایمان تے نال توبہ نالے تیر شہادت دا پا کے تے
بشارت جنت دی اسے عزرائیل دیندا آخر وقت آتے اوہنوں آکے تے
وچہ قبر بشارت نے پھیر دیندے اُسنوں منکر نکیر... بٹھا کے تے
پنجتن پاک دے اوس محبت تائیں دتی جائیگی جنت سجا کے تے
گھر شوہر دے جاندی آ جیویں بن خوب ہار سنگار لگا کے تے
کھولے باندے نے جنت وَل دو توبے اوہدی قبر فراخ کردا کے تے
زیارت کردے فرشتے نے رحمتاں دے اوہدی قبر منور تے جا کے تے
مرداے اہلسنت والجماعت دا اللہ اپنی بخشش دی سند لکھوا کے تے

نہ وقال علیہ السلام من مات علی حب آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مات مغفوراً لہ الا ومن مات علی حب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مات تائباً. الا ومن مات علی حب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مات مومنا الا ومن مات علی حب آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مات شہیداً مستکمل الایمان. الا ومن مات علی حب آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر نکیر الا ومن مات علی حب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحب آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجہا الا ومن مات علی حب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتح لہ فی قبرہ بابان الی الجنۃ. الا ومن مات علی حب (باقی اگلے صفحے تے ویکھو)

آلِ محمدؐ نال بغض رکھن والا کافر ہو کے مردا اے

ابن عربی تفسیر دے وچہ اگے لکھیا - واقعہ باقی کمال دا اے
اپنی آلِ مقدس دے دشمناں لئی ایہہ فرمان نبیؐ ہمتیاں دا اے
اوہدیاں اکھاں دے ہونا وچکار لکھیا ایہہ مایوس رحمت ذوالجلال دا اے
ایکے مردا جو بغض ہے وچہ سینے پاک طاہر محمدؐ دی آل دا اے
خبردار اوہ مرے مردود کافر مرساں کوئی ناں اوس دے حال دا اے
ملنی جنت دی نہیں خوشبو اُنہوں رہنا اوس تے وقت زوال دا اے
دشمن آلِ محمدؐ دا جاوے جنت ایہہ تے حقیقۃً امرِ محال دا اے
ظاہر صاف عقیدہ ہو گیا صائمؔ ابن عربی پاکیزہ خیال دا اے

اوہ بھیجنے منقبی دا بقیہ حاشیہ۔ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعل اللہ قبرہ مزار ملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علی حب آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مات علی السنۃ والجماعۃ۔ تفسیر ابن عربی ۲۱۲ تفسیر روح البیان، تفسیر کبیر ۲۹ نزہۃ المجالس ۲۲۲۔ ترجمہ: تے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیہڑا مر جاوے حب آل محمد تے اوہ مر گیا بخشیا ہویا اتے خبردار جیہڑا مر جاوے اُتے حب آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تے مریا اوہ توبہ تے خبردار جو کوئی مر گیا حب آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تے مریا شہید مکمل ایمان والا خبردار تے مریا جو کوئی حب آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تے بشارت دیندا اے ملک الموت اونہوں جنت دی پھیر منکر نکیر اونہوں جنت دی بشارت دیندے نیں۔ خبردار جو مریا اُتے حب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تے تے حب آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تے بھیجیا جائیگا اونہوں دلہن وانگ جنت وچہ جیویں اپنے شوہر دے گھر جاندی اے۔ خبردار جو مریا حب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم تے کھولے جاندے نیں اوہدی قبر وچہ جنت دے دو دروازے خبردار جیہڑا مریا حب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم تے بنا دیندا اے اللہ تبارک وتعالیٰ قبر اوہدی نوں زیارت گاہ رحمت دے فرشتیاں دی خبردار جو مر گیا حب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم تے مریا اوہ اہلسنت والجماعت۔

الا ومن مات علی بغض آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاء یوم القیامۃ مکتوب بین عینیہ آیس من رحمۃ اللہ الا ومن مات علی بغض آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم مات کافرا الا ومن مات علی بغض آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یشم رائحۃ الجنۃ۔
تفسیر ابن عربی ۲۱۲ ترجمہ: خبردار جو کوئی مر گیا اُتے بغض آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم تے جدوں آویگا اوہ دن قیامت دے لکھیا ہوویگا وچکار اکھاں دے وچکار کہ ایہہ مایوس اے رحمت اللہ دی توں۔ خبردار جیہڑا مر گیا اُتے بغض آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم تے مریا کافر۔

خبردار جیہڑا مر گیا اُتے بغض آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم دے نہیں سونگھ سکے گا اونہوں جنت دی خوشبو۔ تفسیر روح البیان

مقولہ شاعر

چاہیدا اے بحث توں حتّی الامکان بچنا ایسے تحفے بے نظیر دیوچہ

پوری پڑھنی جے بحث منظور ہووے پڑھکے ویکھنا زینب دا ویر[1] دیوچہ

مختصر ایتھے عرض کر جاناں طبع آئی اے جوش کثیر دیوچہ

اپنا کیتا عقیدہ اے صاف ظاہر ابن عربی[2] نے کھول تفسیر دیوچہ

آل نبی دی محبت دا رنگ گوہڑا چڑھیا ہویا اے اوہدی تحریر دیوچہ

عشق آل محمد دا ٹپک دا اے ہر ہر اوہدے لفظ منیر دیوچہ

بغض آل محمد دا ہے رہندا جیہڑے شقی شریر بے پیر دیوچہ

کافر اوس تائیں سمجھے شیخ اکبر اپنے عشق دی ویکھ تنویر دیوچہ

بغض والیاں نوں کافر جو سمجھے اپنے روشن منور ضمیر دیوچہ

قائل آل محمد دا کی ہوسی دشمناں دی نظر اکسیر دیوچہ

ایویں ایہا بہتان ہے اوس اُتے لوکاں ڈوب تعصب دے نیر دیوچہ

غلط کہندا اے کہوے جو ابن عربی[3] فرق پایا اے شان شبیر دیوچہ

ولی بندا نہیں ہووے نال غرق جد تک حب آل دے بحر تطہیر دیوچہ

ایویں نفس صائم ہوکی لبھدے نے آل نبی دے در دے فقیر دیوچہ

---

[1]: زینب دا ویر میری کتاب اج توں اٹھ سال پہلے چھپی سی جیہدے کئی ایڈیشن فروخت ہوچکے نے ہن میں اوہدے وچ کافی ترمیم کرکے نویں سر ترتیب دے رہیاں۔ انشاءاللہ کتاب زینب دا ویر تر ترمیم بہت چھیتی چھپ جاوے گی۔ صائم چشتی۔ [2]: وہ ابو بکر ابن عربی اے جنہے امام حسین دی شان وچ جہالت تے یزید دی حمایت کیتی اے ۔ محی الدین بن عربی نے

دربارِ رسالت وچ بنتِ سلیمان دی شادی دا تذکرہ

سُلیمان پیغمبر دا واقعہ سی کملی والے نے اِکدن بیان کیتا
اپنی بیٹی دا جدوں نکاح ہیسی رب دے نبی حضرت سلیمان کیتا
جڑیا ہیریاں نال داماد تائیں پیش تاج بے سی عالیشان کیتا
بیٹی تائیں عظیم جہیز دے کے بادشاہواں نوں نبی حیران کیتا
مُنہ دے تے سی کھول خزانیاں دے شاہی خرچ سی نبی سلطان کیتا
دے کے دولتاں مال داماد تائیں مالا مال اُسدا خاندان کیتا
نت نعل سن بیٹی دِیو چیر جُتی گھروں باپ نے جسدم روان کیتا
گمدی گل قائم ہر اِک شان اندر سی امارت دا ظاہر نشان کیتا

حضرت علی کرم اللہ وجہہ دی دربارِ رسالت وچ التجا

لئے سیدہ رضی اللہ عنہا کول واقعہ بیان کرنا

قصہ سُن بنتِ سلیمان والا گھر دے ول سی شیر خدا آیا
ظاہر ویکھ کے ذات دے جلویاں نوں مصطفٰی کولوں مُڑ اُٹھ آیا
عین نور کولوں، نورِ عین آیا مہ لقا کولوں مہ لقا آیا
قطرہ بحر کولوں، بُوٹا شجر کولوں، ہمنوا کولوں ہمنوا آیا

روایت ہست کہ روزے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می فرمود کہ سلیمان علیہ السلام از برائے دختر مبارک ساز ترتیب کردہ بود از برائے داماد تاجے ساختہ و ہفت صد گوہر ثمین در وے نشاندہ۔ معارج معارج النبوت صفحہ ۱۱

احمد تاجدارِ دو جہان کولوں حیدر تاجدارِ ہل اتیٰ آیا
نور نور کولوں، موسےٰ طور کولوں بے ریا کولوں بے ریا آیا
شاخ شجر کولوں، فرع اصل کولوں، دلربا کولوں دلربا آیا
غنچہ چمن کولوں، ذرہ دمن کولوں، باصفا کولوں باصفا آیا
گوہر صدف کولوں فقیر فقیر کولوں۔ استغنا کولوں استغنا آیا
بلبل چمن کولوں خبر گل کولوں، پیشوا کولوں پیشوا آیا
عشق حسن کولوں، تار مہر کولوں، بے بہا کولوں بے بہا آیا
دیدور کولوں طالب پیر کولوں خوش ادا کولوں خوش ادا آیا
شمع حسن دے کولوں پتنگ عاشق رہنما کولوں راہنما آیا
راہی حرم کے منزل دسے ہیرا آیا نور نور توں لیکے ضیا آیا
زہرا کول اود آکے بیان کیتا قصہ سُنکے جو مشکل کشا آیا
پریشان ہویاں زہرا سُندیاں ای صائم طبع تے فکر سوا آیا

حضرت سلیمان علیہ السلام دی صاحبزادی دے جہیز دا
سیدہ فاطمۃ الزہرا تے اثر

دل سیدہ زاہدہ زاہرا دا ایس واقعہ نے پریشان کیتا
دل وچہ آیا خیال کہ مرتضےٰ نے شاید ایسا نہ ہووے گمان کیتا

امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ جبرئیل ... این سخن شنیدہ بود نزد فاطمہ آمد رضی اللہ عنہا و آں سخن را نقل فرمود۔ (مقدمہ معارج النبوت صـ۱۱)

سی داماد تائیں اودھر تاج زریں پیش نبی حضرت سُلیمان کیتا
نالے دولتاں مال غلام دے کے سسی داماد دا اُچا شان کیتا
دھی دی جھجی وچہ سَت سی لال لائے بیٹی تائیں جد گھروں رَوان کیتا
شان و شوکت دا ظاہر سامان کر کے جہیز اکّم کیتا عالیشان کیتا
ایدھر باپ میرے حضرت علی تائیں پیش کوئی بھی نہیں سامان کیتا
حالاں میرے ای باپ دے نال صدقے سُلیمان دا رب نے شان کیتا
شان و شوکت تے جاہ و جلال دیکھے جن و اِنس اُتے حکمران کیتا
سُلیمان کی لے دو جہان تائیں فیضیاب میرے آبا جان کیتا
میرے ای باپ عظیم دے لئی بلکہ پیدا اللہ نے کُل جہان کیتا
ساڈے خادماں نوکراں داج اندر دے کے دولتاں پورا ارمان کیتا
ہے عجیب قصہ ساڈے وچہ حصّے فقر و فاقہ لے رب رحمان کیتا
مینوں چکّی مشکیزہ عطا خاتم داج وچ والد مہربان کیتا

حضرت سُلیمان علیہ السلام دی صاحبزادی جنت وچہ زہرا دی باندی

ایہناں فکراں خیالاں دے وِچہ زہرا بیٹی پاک شاہِ دو جہان دی سی
اودھر رات نوں نیندروں اکھ لگی حیدر مرتضےٰ شیر یزدان دی سی

فاطمہ رضی اللہ عنہا در خاطر آمد کہ شاید علی را در خاطر گذشتہ باشد کہ یک پیغمبر سلیمان بود کہ گرامی بحضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دختر آں پیغمبر را پیرایہ چنیں و دختر ایں پیغمبر چنیں نا دادہ سرمایہ ... مطہرای دامی تنجے و ایں داماد را فقر و فاقہ و احتیاج (مقدمہ معارج النبوت صفحہ ۱۲)

جنت وچ ڈٹھا آہی اک تخت زریں کوئی حوراں جہیں دی شان دی سی
پاوے ہینیں زمرد تے ہیریاں دے ہر اک باہی یاقوت مرجان دی سی
ہے سن تخت تے جلوہ افروز زہرا شان عجب ملکہ عالیشان دی سی
حوراں باندیاں وانگ ہر طرف کھلیاں بدھی ہوئی ہر اک فرمان دی سی
لڑکی اک کھلیاں حسین اوہ سمجھے دوجی حوراں توں حور جناں دی سی
بار بار تکے جہیڑی فاطمہ دا باندی بنت حبیب رحمان دی سی
منتظر اوہ زہرا دے حکم دی سی اٹھی نظر حیدر شاہ مردان دی سی
ہے ایہہ کون پچھیا حیدر فاطمہ توں بیٹی دسدی نبی سلطان دی سی
اوہو ای ایہہ بیٹی سلیمان دی اے شادی جس عالی نشان دی سی
کھلی اکھ فوراً دسی گل سارا تم حیدر زہرا توں خواب پریشان دی سی

بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ بتول رضی اللہ عنہا دا پردہ

ہر اک طرفوں عظیم تے شان عالی جیویں بنت حبیب خدا دا اے
ایسے طراں ای پردے دی حد تے وی قدم پاک بنت مصطفےٰ دا اے
زہرا پاک دی پاک بے داغ چادر سبق عورت نوں دتا حیا دا اے
پردہ عورت دا سب توں عظیم گہنا خاص درس ایہہ خیر النساء دا اے

شبے علی رضی اللہ عنہ مرتضیٰ قیامت را بخواب دید کہ در صحن بہشت بر تخت نازہ با کمال اعزاز نشستہ و حوریان جنت در حوالی وے صف کشیدہ و دخترے دید در غایت حسن و جمال بازیور و حلی ایستادہ و طبق نثار در دست گرفتہ یکے پر گوہر و دیگرے یاقوت در نظر فاطمہ رضی اللہ عنہا ایستادہ منتظر فاطمہ کہ درود نثر کند۔ علی پرسید کہ دختر کیست؟ فرمود ابنا دختر سلیمان است علیہ السلام حق تعالےٰ را بخدمت من تعین فرمود آن روز کہ از شیر او بخاطر من در آمدہ بود۔ (مقدمہ معارج النبوت صفحہ ۱۶)

اِکدن اِک سوال اصحاباں توں لاڈا پچھیا عرشِ مُعلّے دا اے
سب توں بہتر ہے عورت لئی چیز کیہڑی ایہہ سوال شاہِ دوسرا دا اے
چُپ رہے اصحاب رسول سارے نکتہ کھلاناں راز اخفا دا اے
دسیا زہرا نوں علی نے گھر آکے جو سوال شاہِ انبیاء دا اے
دتا بی بی نے جواب کمال زہرا اکناں علم زہرا باصفا دا اے
عورت غیراں ول تکے ناں غیر اُہنوں ایہہ جواب جامع لے ریا دلا اے
سُن کے زہرا دے کولوں جواب فوراً تاجدار آیا ہل اتیٰ دا اے
کملی والے نوں آن کے دسّ دتا جو جواب زہرا باوفا دا اے
بیٹی والا ہر گل جواب سُن کے ہویا خُرم ایہہ شمس الضحیٰ دا اے
کیوں ناں زہرا دا عالی جواب ہُندا ٹکڑا فاطمہ میرے اجزا دا اے
اِک نکی جہی گل دے وِچہ زہرا پتہ دسیا فہم و ذکا دا اے
نالے عورت دا دسّ مقام دتا کناں پردہ ضروری اعضا دا اے
غیراں ول ناں عورت دی پوے جھاتی ایتھوں تیک پردہ انتہا دا اے
ناں ای ول عورت غیر مرد ویکھے دسّ عورتاں دی راہنما دا اے
مرض ودھی اے تاہیوں بے پردگی دی چلتے رہیاں نسخہ شفا دا اے
چھڈ کے زہرا دی سُنت توں بیبیاں نے کم پھڑیا الٹی …… ادا دا اے
پردے داریاں دے پردے چاک کر کے اثر لیا فرنگی ہوا دا اے
کرے فضل اپنا اللہ پاک صدقہ ساکم ہن تے وقت بس ایسے دعا دا اے

لہ ای شئی خیر النساء قلت لا یرین الرجال ولا یرونھن فذکرت للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال انما فاطمہ بضعۃ منی
در قطنی وتن سفینۃ ... ادا قمر ... ہاں

اِسلام دی بیٹی دی حالت

زہرا پاک جو عورت نوں سبق دِتا اج دی عورت نے بالکل بُھلا چھڈ یا
گہنا پردے دا لیا جو ایس نوں سیّ اس نے گھٹے دے اندر رُلا چھڈ یا
باسہ غیرت اسلامی نہیں رہن دِتی ایسا دانہ فن نگیاں پا چھڈ یا
شارع عام اِسلام دیاں بیٹیاں نوں کرکے ننگیاں ایہناں نچا چھڈ یا
ننگا چہرہ تے رہ گیا اِک پاسے ایہناں سِر دا دوپٹہ اُڈا چھڈ یا
بلکہ جسم دا ہر اِک اعضا ایہناں غیر محرماں تائیں وِکھا چھڈ یا
پاک دامنی دا دامن چاک کرکے بے غیرتی نوں سینے لا چھڈ یا
بیٹی باپ توں ذرا نہیں شرم کھاندی ماواں دِھیاں دا روڑ حیا چھڈ یا
اپنے دوستاں تائیں ماں خاطر شوہر بوی دا پردہ چُکا چھڈ یا
گھر دے نوری چراغ نوں ظالماں نے پھڑ کے محفل دی شمع بنا چھڈ یا
بیش قیمت ناموس دے موتیاں نوں گندی نالی دے اندر رُہڑا چھڈ یا
عِصمت عِفت تقدیس دیاں رانیاں دا مرتبہ گوریاں ناؤں گھٹا چھڈ یا
بُرے وقت نے زہرا دیاں باندیاں نوں زیبا نغمہ مُسرّت بنا چھڈ یا
عورت تائیں اِس گندے مُعاشرے نے پھڑ کے رستے جہنم دے پا چھڈ یا
گھر کے وِچ کلمتاں تے سینمیاں دے عشق بازی دا سبق سکھا چھڈ یا
کلا کلا ہووے جس چوں انگ ظاہر ایسا ننگا لباس پہنا چھڈ یا

اسدے وچہ وی شک نہیں عورتاں نے خود ہے اپنا مقام گوا چھڈیا
اے پر مرداں دا قائم قصور ہیتا جہناں عورت نوں راہوں بھٹکا چھڈیا

اسلام دی بلبٹی نوں مشورہ

منیاں مشکل کی بلکہ محال تر اے ۔ بچنا ایس زہریلی ہوا کولوں
ایہہ وی سچ اے بچنا ہے بہت مشکل نویں فیشن دی دلکش بلا کولوں
ایہہ وی سچ اے لئی شیطان جاوے ساتوں دور راہ مصطفےٰ کولوں
اے پر ایس ماحول وچہ بچن والے شاناں پاون گے ربّ العلےٰ کولوں
بھلنا درس نہیں چاہیدا مومناں نوں ملدا جو احمد مجتبےٰ کولوں
چیتے بیبیاں نوں رکھنا چاہی دا اے ملیا درس جو خیر النساء کولوں
مسلماناں دیو بیٹیو واسطہ جے بچ جاؤ فیشن دی گندی وبا کولوں
اپنی منزل مقصود دا پتہ پچھو ۔ زہرا پاک اپنی راہنما کولوں
جنت بیوی دی شوہر دیاں وچہ قدماں کر لئو بھاویں تصدیق علما کولوں
خدمت شوہر دی سمجھ کے فرض اپنا لئو مرتبے اُچے خدا کولوں
کدی پیر دہلیزوں ناں باہر پاؤ پچھیاں باجھ شوہر با وفا کولوں
فرض بیٹی دا باپ توں شرم کھاوے کدی دیوے ناں جاون حیا؛ کولوں
خدمت شوہر دی زہرا نے جیویں کیتی پچھو علی مولا مرتضےٰ کولوں
کیویں زہرا نے پالیا بچیاں نوں پچھو جا صائم کربلا کولوں

ایضاً

پردے اندر بتول دے وانگ رہ کے اپنی عظمت دے اُچے نشان کر لئو
رُخ پھیر انگریزی تہذیب ولوں اپنی آخرت دے تے دھیان کر لئو
دن چار ہے زندگی دا وانگ زہرا شب و روز تلاوت قرآن کر لئو
لا کے سینے تقدس پاکیزگی نوں اپنی پھیر پہلی پیدا شان کر لئو
رشک تساں تے جنت دیاں کرن حوراں ایسی صاف پاکیزہ زبان کر لئو
عرشاں فرشاں تے تساں دے ہون چرچے ایسا اعلیٰ کردار ذیشان کر لئو
تسیں کون او کہناں دیاں بیٹیاں جے للہ اپنی آپ پہچان کر لئو
مستقبل تے ماضی ول مار جھاتی حال والا آباد جہان کر لئو
کرو غور کردار تے زندگی نوں ایویں ناں اسطراں ویران کر لئو
پیدا کرو مجاہد بتول وانگوں آجی اپنی شان تے آن کر لئو
چل کے سدا شریعت محمدی تے تازہ عمل والا گلستان کر لئو
بار بار پڑھو زہرا دا حال صابر روح زندہ تے تازہ ایمان کر لئو

مزرعِ تسلیم را حاصل بتول — مادران را اسوۂ کامل بتول
نوری و ہم آتشی فرمانبرش — گم رضایش در رضائے شوہرش (اقبال، رموز بیخودی)

اگر پندے ز درویشے پذیری — فطرت تو جذبہ ہا دارد بلند
ہزار امت بمیرد تو نمیری — چشم ہوش از اسوۂ زہرا مبند
بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر — تا حسینے شاخ تو بار آورد
کہ در آغوش شبیرے بگیری — موسم پیشیں بہ گلزار آورد (اسرار و رموز، اقبال)

عنوانِ غم

رولئو اکھیوروں دی ریجھ لا لئو۔ شروع غماں دا ہون عنوان لگا
رنج والم دے بحرِ عمیق اندر۔ درداں غماں دا آون طوفان لگا
میرے سینے دے لگے جے پھٹ کھلن۔ میرا جگر جے چاک ہو جان لگا
میرے قلب دے ٹکڑے جے ہون ٹکڑے۔ میرا ذہن جے ہون ویران لگا
ظاہر ہون جے اج جہان اُتے۔ میرے سینے دا درد نہان لگا
میریاں اکھاں دا رنگ جے مینہ برسن۔ میریاں ہاواں دا جھکڑ جے آن لگا
جل کے غماں دی اگ وچہ قلم میرا۔ اج اے الم دے بھانبھڑ مچان لگا
دردمنداں دے دلاں دیاں چھیڑ تاراں۔ تار تار لے نوحہ بنان لگا
چوری دنیا توں روندا سی دل اگے۔ اج ایہہ دنیا دے تائیں رووان لگا
سانبھ سانبھ خزانہ جو رکھیا سی۔ اج او لٹن لئے سارا جہان لگا
غم رب نے کھاندے مینوں عمر ساری۔ اج میں غماں دے تائیں ہاں کھان لگا
بھر لئو جھولیاں غماں دیاں جب دارو۔ نعمت عجب ہاں اج ورتان لگا
درد بھرے مضموناں دا کھچ نقشہ۔ میں ہاں غمزدیاں دا سینہ ہلان لگا
کرامتا کا تینوں اج توں کرو چھٹی!
کھاتا اے غملاں دا صالم جکان لگا

کُلُّ مَنْ عَلَیْہَا فَانٍ ۝

سرکارِ دو عالم نوں شدت دا بخار

ہجری یارھویں سال ذوالحجہ اندر۔ حج آخری میری سرکار کیتا
اوسے ای سال ہیسی ماہِ صفر اندر۔ کملی والے تے حملہ بخار کیتا
ہندے دنوں دن گئے کمزور آقا۔ رنگ مرض ایسا اختیار کیتا
چڑھدا گیا بخار بخار اُتے۔ حملہ مرض آ کے بار بار کیتا
رنگ شاہاں دے سورج دیوانگ ہویا۔ پھروی شکوہ نہیں خالق دیار کیتا
سخت مرض دی شدت نے آیدا سی۔ پریشان ہر اک عاشق زار کیتا
بھاویں تھائیں ہر اک مضطرب ہیسی۔ دامنِ صبر سب نے تار تار کیتا
صائم ساریاں توں بہتا سیدہ نوں۔ حالت باپ دی نے بیقرار کیتا

سیدہ سلام اللہ علیہا دی بیقراری

آیا غش رسول کریم تائیں۔ مرض زور آ کے ایسا پاوندی اے
حالت باپ پیارے دی دیکھ زہرا۔ ہاواں ماردی ہنجو بہاوندی اے
رکھ سیس حضور دیاں شانیاں تے۔ دردو الم دے نوحے سناوندی اے
اکھاں کھول بابل ذرا دیکھ لے تے ہسی تیری دِلی اج کیویں کُرلاوندی اے

لے،لے: ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشتکی یوم الاربعا الاحد لہا) عشرۃ فی لیلۃ بقیت من صفر سنۃ احدی عشرہ۔ طبقات ابن سعد ۲۶۶/۲؛ مدارج النبوت ۴۲۰/۲؛ معارج النبوت ۲۰۲/۴؛ سیرت رسول عربی ۱۳۱؛ تاریخ اسلام خضری امرتسری ۲۹۲/۱، تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی ۱۶۹/۱؛ روضۃ الشہدا۔

کدی سر رکھے سینے پاک اُتے کدی متھے تے لباں ٹکاوندی اے
کدی باہی نوں پکڑ کے لوے ترلے۔ کدی قدماں تے اکھاں لگاوندی اے
بے قرار ہو کے کدی بیٹھ جاوے۔ کدی تڑف کے کھڑی ہو جاوندی اے
ہتھ حسن حسین دے کدی پھڑ کے بابل پیار دے متھے تے لاوندی اے
نانے پاک نوں تسیں بلا ویکھو۔ کدی بچیاں تائیں سمجھاوندی اے
میرے نال نے شاید ناراض آبا۔ کدی اکھ کے اشک برساوندی اے
اپنے ہتھاں دیاں ملدی انگلی تلیاں کدی ہتھاں نال چہرہ چھپاوندی اے
کدی باپ دے پیراں دیاں پاک تلیاں اپنے نال دوپٹے دے جھساوندی اے
ماں ول ویکھ حسنین وی کر پئے دلگن ہاہ دوہاں دی فلک اڑاوندی اے
زہرا اُتے وارفتگی ہوئی طاری۔ سبھے ای ہوش حواس بھلاوندی اے
چمے باپ دے قدماں نوں والہانہ زلفاں باپ دیاں کدی سلجھاوندی اے
ویکھن والیاں دے سینے چاک ہو گئے حالت سیدہ ایسی بناوندی اے
اکھاں کھول بابل حالت ویکھ میری۔ مر مر اہیو سہراں دوال لگاوندی اے
حالت زہرا دی زہرا ای جان دی سی۔ لفظاں وچہ ناں سالم سماوندی اے

ایضاً

نالے زہرا دے درد انگیز سن کے اکھاں کھولیاں نبی مختار ہیسن
اپنے واسطے مرضی دے نال جیہناں کیتے ہوئے پسند آزار ہیسن

لے چوں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایں حال مشاہدہ کرد۔ از جائے برخاست وازحمہ سیماقی دست حسن وحسین را گرفتہ مجاں کرد آواز برآورد کہ یا اباہ جان من بفدائے تو باد ایں حسن وحسین اند گفتا گیریں ترا گوش من نشود و چشم من مبشر مشاہدہ تو نگردد۔ معارج النبوت

چارہ ساز زماناں سارا یاندے ۔ جان بجھ کے ہوئے لاچار ہیسن
لیٹے لیٹے وی گل ناں ہوندی سی اُنہے ہوئے نحیف و نزار ہیسن
زہرا تائیں بلاوندے نبی سرور۔ کول اپنے نال پیار ہیسن
سر سینے تے بیٹی دا رکھ آقا۔ کردے کن وچ کوئی گفتار ہیسن
گل سُنداں ساری پاک زہرا ہویاں ہور زیادہ اشکبار ہیسن
حالت ویکھ آقا بیٹی لاڈلی دی۔ کردے گل مڑ کے دوجی وار ہیسن
زہرا ہسن پیاں مسکراہٹاں تے اے پر اشکاں دے چڑھے غبار ہیسن
بجھیا ہویا سی جنہاں وچ پیار ہاسا۔ فوراً پھیر ہویاں بے قرار ہیسن
اک تے نال پٹی پھیر رون لگیاں ہاواں جاندیاں عرش توں پار ہیسن
کرو صبر تے زاری ناں کرو اینی۔ کہندے زہرا نوں حیدر کرار ہیسن
میری بیٹی نوں دکھ ناں روونے تھیں کہندے حیدر نوں میری سرکار ہیسن
میری زہرا نوں رنج کے رون دیو۔ کہہ کے آپ روپئے تاجدار ہیسن
باپ بیٹی دے ویکھ کے اشک جاری اے کھاوندے در و دیوار ہیسن
جو بھی کول بیٹھی ہاواں مار اُٹھیا صدا غم سب روندے لگاتار ہیسن

لے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوں نوحہ زاری فاطمہ را شنید، چشم مبارک باز کرد۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا نزد خویش خواند و دست بر سینہ فرزند ارجمند بنادہ گفت ۔ معارج النبوت ۲۴۸

ے امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ گوید کہ گفتم اے فاطمہ خاموش باش و زبان بہ جراحت آں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراش ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے علی بگذار تا آب چشم خود بریزد ۔ معارج النبوت ۲۴۸

ے فبکیت فسارنی جبرئیل فسارنی ثانیۃ قال یا فاطمۃ اما ترضین ان تکونی سیدۃ النساء اہل الجنۃ او نساء المؤمنین ۔ وفی روایۃ فسارنی فاخبرنی انہ یقبض فی وجعہ فبکیت ثم سارنی فاخبرنی انی اول اہل بیتہ اتبعہ فضحکت ۔ متفق علیہ مشکوٰۃ ۵۶۸

حضور دا خطبہ

تھوڑی جہی طبیعت جاں ٹھیک ہوئی آقا تکئے دی ٹیک لگاوندے سنے
باہروں آیاں آوازاں سی درد بھریاں آقا زہراؔ دے کولوں پچھاوندے سنے
ایہہ کون دروازے توں باہر دسو۔ ایس طراں دے نال کرلاوندے سنے
زہراؔ دسیا صحابی حضورؐ دے سنے۔ کرنی دید ایہہ تساندی چاہوندے سنے
شدت مرض دیوچہ وی نبی سرور۔ کرم یاراں دے اُتے کماوندے سنے
ہتھ علیؑ عباسؓ دے موہنڈیاں تے کملی والے محبوب ٹکاوندے سنے
پیر نال زمین دے گھسردے سی مسجد ول حضور جد آوندے سنے
بیٹھے ممبر تے مسجد دیوچہ آکے۔ خطبہ پھیر سرکار سناوندے سنے
فانی دنیا دا ذکر اذکار کرکے۔ یاراں تائیں وصیت فرماوندے سنے
ساڈا وقت اخیری اے آن پہنچا۔ نالے یاراں دے تائیں بتاوندے سنے
میرے ذمے جے کسے دا قرض ہووے۔ لے لئے منتے اعلان کرواوندے سنے
کوئی کرے رعایت ناں نال میرے۔ بار بار آقا قسماں پاوندے سنے
نعرہ مار کے کل اصحاب رُنے۔ ہاواں مار دے ہنجو وگاوندے سنے
دائم اِک صحابا وچہ اوس محفل۔ گل کران لئی کھڑے ہوجاوندے سنے

پس طلبید علی و عباس را عہنا و تکید کرد الیشاں و بیروں آمد سوئے مسجد در حالنکہ میرفت میان دو
کس و پاہائے مبارک او خطہا کشیدند در زمین۔ (مدارج النبوت ص۴۲۲ ج۲)

عکاشہ دا بدلہ تے سیدہ دا اضطراب

کیتی عرض عکاشہ حضور آ گئے۔ قصہ عجب اک یاد کرا کے تے
تساں جنگ تبوک دے وچہ مینوں۔ چابک ماریا ہے سی اٹھا کے تے
بدلہ اوس دا اج میں منگ داہاں۔ بدلہ دیو کرم فرما کے تے
بدلہ اپنا آتارنا چاہوندا ہاں۔ چابک تساں دتا ایں لگا کے تے
دم بخود صحابی ہو گئے سارے۔ مڑ کے کہن لگے تلملا کے تے
ایہہ کی ظلم عکاشہ توں کرن لگوں۔ سارے کرم احسان بھلا کے تے
کہیا عکاشے میں نہیں معاف کرنا۔ چابک اوہو ای دیو منگوا کے تے
لیئن دیو بدلہ قسمیں ایس تائیں۔ کملی والے نے کہیا سُنا کے تے
کہیا پھیر سلمان نوں ایس تائیں۔ چابک زہرا توں دیو لیا کے تے
گھر زہرا دے آن آواز دتی۔ فوراً حضرت سلمان نے آ کے تے
رو رو چابک سلمان نے منگیا سی۔ قصہ زہرا نوں سارا سُنا کے تے
سُندیاں سار ہوئی اشکبار زہرا۔ چابک دتا سی ہنجو بہا کے تے
کیتا شبر و شبیر نوں حکم ہیسی۔ بنت نبی نے فوراً بلا کے تے
کدوں آوناایں تساں کم میرے۔ میرے درداں نوں ذرا تُو ونڈا کے تے
رو رو جا کے عکاشہ نوں آکھیو جے۔ میرے ولوں پیغام پہنچا کے تے
میرے بابل بیمار تے ترس کھلوئے۔ کی لینا سو قہر کما کے تے

میرے بدلے قُربانی اَج دیو جا کے میرے پالنے دا کُل پا کے تے
سو سو کھاؤ چابک اپنے جسم اُتے بدلہ نانے دا سو چُکا کے تے
اَماں جان واشندیاں حُکم فوراً۔ دُوڑ پئے شہزادے گھبرا کے تے
مسجد نبوی وچہ آن کے کہن لگے عکاشہ تائیں مُخاطب فرما کے تے
ساڈے نانے تے پا پیار سِن کھاویں ڈھاویں ظُلم ناں چابک اُٹھا کے تے
ساڈوں اِک بدلے سو سو مار چابک - بدلہ جاواں گے پُورا چُکا کے تے
پھیر بھی مَنّیں عکاشہ ناں گل کوئی سارے تھکّے سی گل سمجھا کے تے
بدلہ لئے توں اساں نوں مار چابک - کہیا آقا نے کول بہا کے تے
ننگی کنڈ سی اُس دِن حضور میری، کہیا پھیر عکاشے سُنا کے تے
کملی والے نے چُکّی قمیص فوراً زیرِ لب ہسّی مُسکرا کے تے
چابک فوراً عکاشہ نے سُٹ دِتّا، ہنجوں اکھیاں وِچّوں بہا کے تے
بوسہ مُہرِ نبوت نوں آن دِتّا - لباں شانیاں اُتے ٹِکا کے تے
چُم سوہنے دے قدماں نوں عرض نالے اِیہہ کیتی سی ادب بجا کے تے
کملی والیا کریں معاف مینوں اپنے کرم دے ابر برسا کے تے

ل ۔ و فاطمہ فرمود کہ حسن و حسین را بخوانند و گفت جانانِ مادر جدِ شما در مسجد است در پیش بخوانید او را تا زیانہ زنند بروید تا العوض جد شما ہر یک از شما را صد تازیانہ بزنند کہ آنحضرت بیمار است و طاقت تازیانہ ندارد۔ روضۃ الشہداء

ع گفت یا رسول اللہ غرض من قصاص نبود، مراد من آن بود کہ مہرِ نبوت را ببینم و بعضے از اعضائے مبارک ترا مس کنم کہ شما از مردہ بودید کہ من مسّ جلدی لن تمسہ النار۔ روضۃ الشہداء

ترجمہ: کہیا عکاشہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری غرض بدلہ لین دی نہیں سی۔ میری مراد ایہہ سی کہ مہرِ نبوت دی زیارت کراں تے آپ دے جسم نال مس کراں کیونکہ تُساں فرمایا سی - کہ جیہڑا میرے جسم نوں مس کرے گا نہیں مس کر سکدی اوہنوں نار

تُساں کھیا سی کرے جو مَسّ ساڈوں ساڈے جسم نال جسم ملا کے تے
اُسنوں دوزخ دی اگ نہیں چھُہ سکدی رکھدا رب ہے اُوہنوں بچا کے تے
دوزخ کولوں ایں بچن لئی ایہہ نسخہ حاصل کیتا اے جگر چلا کے تے
آخر محفل برخواست ہو گئی صائمؔ درداں غماں دے جھکھڑ جھلا کے تے

حضورؐ اُتے دوبارہ بخار دا حملہ

کر کے الوداع ساتھیاں ساریاں نوں گھر دے ول آقا نامدار آئے
نبی پاک دے کُل اصحاب نالے روندے گھراں وَلے زار زار آئے
حملہ سوہنے تے پھیر بخار کیتا۔ نویں ودھ توں ودھ آزار آئے
جھَل سکدے ناں دُنیا دا کوئی بندہ۔ نبیاں باجھ جے ایسا بخار آئے
دُکھ کھلیاں وی نیک ناں جھَل ہووے چڑھ کے نوِیں توں نویں بخار آئے
گلی والے محمدؐ دے کول ہے سن گھر دے ہو سارے بے قرار آئے
روندے تڑپدے سی گھر دے جی سارے لرزے وچ سن در و دیوار آئے
درداں بھرے عنوان دا ٹھیک نقشہ صائمؔ کسطراں وچ اظہار آئے

سلہ منقول است از ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ گفت در آمدم نزد آنحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و قطیفہ بر خویشتن پوشیدہ بود و حرارت تب وے از بالائے قطیفہ در یافتم و دست تحمل آں نداشت کہ بے واسطہ بہ بدن سرور رسانیم از روئے تعجب سبحان اللہ میگفتیم فرمود ہیچ احدی را بلائے او سخت تر از بلائے انبیا نیست و چنانچہ بلائے ایشاں مضاعف است۔ اجر ایشاں نیز مضاعف است۔ بعضے از ایشاں را حق تعالیٰ مبتلا ساختی۔ (روضۃ الشہدا صــ۲۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دا وصالِ مقدس

شدت مرض دے وچ حضور اکرم صاحبزادی نوں کول بلاوندے نے
کریں بعد میرے دے صبر توں وی زہرا آئیں حضور سمجھاوندے نے
رب نال اساں ملاقات کرنی سدے رب ولوں سدے آوندے نے
اساں ہونا علیحدہ اے تساں ناول، آقا کھول کے گل بتلاوندے نے
سنیاں ساریاں ہوئے بے قرار سبھے دھیڑی کھنج دیوانگ کرلاوندے نے
سب دے اُٹھی کلیجیوں ہاہ ایسی ملک فلک کہ تے لرزہ کھاوندے نے
زہرا پچھیا حال تکلیف دا سی نبی اللہ دے اگوں سناوندے نے
اج توں بعد نہیں کوئی تکلیف بیٹی تیرے بابل نوں نبی فرماوندے نے
ملک الموت نوں نال جبریل دے کے تد توں تو ہے توں باہر آجاوندے نے
رب دکرنا دے لئی فرمان پورا باہر آن آواز لگاوندے نے
سینے وچ اجازت تے ملک آکے اللہ پاک دا فرض نبھاوندے نے
کملی والے محمد رسول عربی ایس دنیا توں پردہ فرماوندے نے
نہیر پیا مدینے دے وچ ہیسی، گلیاں کوچے بازار کرلاوندے نے
نالے درد والے صائم سیدہ دے کائنات دا جگر لرزاوندے نے

---

۱ فقالت فاطمۃ رضی اللہ عنہا واکرباہ لکربک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لاکرب علی ابیک بعد الیوم۔ نزہۃ المجالس ۱۶۲/۲، سیرت حلبیہ ۳۶۹/۲، کنز العمال حدیث ۱۳۲۱/۷

۲ عن انس رضی اللہ عنہ قال لما کان الیوم الذی مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اظلم من المدینۃ کل شیئ۔ المستدرک ۵۷/۲ تے ہور متفق علیہ۔

حضورؐ دے بعد سیّدہ دی آہ وزاری

اِک واری تے کھول مازاغ چشماں، اپنی لاڈلی دا ویکھو حال بابل
اَج اوہ گھڑی سرہانے تیں پار لکدی اے، کرفے سو جسدا استقبال بابل
ساری زندگی کدی نہیں رَدّ کیتا، تُساں اِک وی میرا سوال بابل
میرا آخری اِک سوال منّوں، مینوں لئے چلو اپنے نال بابل
مینوں ذرا نہیں لوڑ اس زندگی دی، باہجھ تساں دے جینا محال بابل
بعد تساں دے، تساں دے وانگ دسو، کون کرے گا میرا خیال بابل
وانگ تساں دے کون حسنینؑ تائیں، کھڑسی موہنڈیاں اُتے ٹھال بابل
پچھسی تیرے یتیماں دا حال کیہڑا، گھٹے رُل جاسن تیرے بال بابل
تیری فاطمہ دی کیویں بُھکھ لہسی، باہجھ کیتیاں تیرا جمال بابل
الفراق فراق صدا دیوے، تیری لاڈلی دا وال وال بابل
مرگ چلی میں مر جان جوگی، مینوں اُٹھ کے ذرا سنبھال بابل
ہتھیں فاطمہ نوں پہلوں دفن کرلیو، چمکے تساں دا سدا اقبال بابل
چند گھڑیاں ایہہ تیرے فراق دیاں، مینوں جاپدے نے لکھاں سال بابل
میرے ہنجواں تھیں سنگوں بھڑکدے نے، چلے اوہ ہجر دے بھانبڑ جوبال بابل
کون اشک برساوے گا باہجھ تیرے، میرے غماں دے ویکھ احوال بابل

حاکم کہیدے توں زہرا دعا لیسی
اپنے ہتھاں دے چھالے وکھال بابل

زہرا رضی اللہ عنہا دیاں دردناک صداواں

تیرے جان پچھوں چلی جان میری، آبا جان میرے، میری جان آبا
تیرے باہجھ ویران ہے قسم تیری، میری زندگی دا گلستان آبا
کس دے بوہے تے آئے گی دھی تیری، پورے کرن لئی مان تران آبا
میری ماں وی نہیں میرے ویروی نہیں، چلے تسیں وی توڑ کے مان آبا
میریاں اکھاں دی ٹھنی نوں ویکھ کے تے، ہو جاوندے سو پریشان آبا
میریاں اکھاں وچہ اج کیوں نہیں ویہندے، چڑھکے اتھراں دے گئے طوفان آبا
دنیا وچہ دسو بابل باہجھ کیہڑا، حق دھیاں دا سکدا پچھان آبا
بابل باہجھ اے دھیاں دی سار کیہڑی، بابل نال اے دھیاں دی شان آبا
چھڈ گئے زہرا نوں رون کرلان جوگی، آپ ملیا باغ جنان آبا
رہساں تڑفدی ماہی بے آب وانگوں، جد تک ملاں ناں تساں نوں آن آبا
ہنیر پے گیا میرے لئی جگت اندر، باہجھ تساں دے میرے ذیشان آبا
سن دے کیوں نہیں مجھے میریاں ہاڑیاں نوں، میری تساں توں جان قربان آبا
تڑپن واسطے مینوں نال چھڈ جاؤ، کرو کرم دی نظر سلطان آبا
صائم زہرا دی آوے صدا ایہو، لئے چل نال مینوں مہربان آبا

قالت فاطمة یا ابتاہ، اجاب ربا دعاہ. یا ابتاہ جنة الفردوس ماواہ. یا ابتاہ الی جبریل ننعاہ یا ابتاہ من ربہ ما ادناہ قال فلما دفن قالت فاطمة یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب، طبقات ابن سعد ۲/۳۱۱، المستدرک ۳/۵۹، مدارج النبوت ۲/۴۳۲، سیرۃ حلبیہ ۳/۴۷۵. کنز العمال ۷/۱۱۲۵، معارج النبوت ۷/۲۵۴، روضۃ الشہدا ۸۳.

سیّدہ دا بار بار حضورؐ دی قبر منوّر تے اَونا

ہنجو کیسے ڈِتھّن تے پئے تھّمن، بیٹی نبیؐ دی اشک برساوندی رہی
چھ ماہ تیکر اٹھّے پہر رو رو۔ کائنات دا جگر لرزاوندی رہی
سب کُجھ بھُل بھُلا کے والہانہ روز باپ دی قبر تے جاوندی رہی
سر سُٹ حضورؐ دی قبر اُتّے، درداں بھری فریاد سُناوندی رہی
ابا جان میرے میری جسان آبا، آبا، آبا صداواں لگاوندی رہی
اپنے بابل دی قبر دی خاک تائیں، لکے چہرے تے، ہنجو ملاوندی رہی
لئے کے وِچ گلاوے دے قبر تائیں، سڑدے سینے نوں ٹھنڈ پچاوندی رہی
گھر دے وِچ ناں آوندے قرار صائم مُڑ مُڑ کے روضے رسولؐ تے آوندی رہی

حضورؐ دے بعد سیّدہ نے کدی تبسّم نہیں فرمایا

چھ ماہ حضورؐ توں بعد زہرا، گھڑیاں سالاں دیو انگ لنگھایا ننّے
رہیاں روندیاں بابل دی یاد اندر، اِک وار وی نہیں مسکرایا ننّے
ایناں رویاں کہ آپ دے رونے تھیں بہیاں وِچ مدینے دوہایا ننّے
پریشان ہو کے لوکاں شہر دیاں بار بار ایہہ عرض سُنایا ننّے
کر کر زاریاں ایناں نے پہر اٹھّے بھاناں ساڈیاں دُکھاں وِچ پایا ننّے
دِن دا کیتا اے چین حرام ساڈا، نیندراں رات دیاں ایہناں اُڈایا ننّے
جیوں جیوں صبر دی کرن تلقین لوکی، ہاواں ہنجھیاں دُون سوایا ننّے
صائم لوکاں نوں ساری سیّدہ تے، غماں کیتیاں کیویں چپ رلایا ننّے

سیدہ سلام اللہ علیہا دے آثارِ رحلت

روروبابل دے ہجر دیاں غماں اندر، ہویاں سیدہ پاک بیمار ہیسن
اسماء بنتِ عمیس ہر حال اندر، کول اوس ویلے خدمتگار ہیسن
اِک دن اُٹھ اسماء نوں صبح ویلے، ایہہ فرمائدیاں عالی وقار ہیسن
پانی کرو تیار میں غسل کرناں، منگ ویاں کپڑے نالے سرکار ہیسن
حکم مَن کے حضرت اسماء فوراً، پانی دیندیاں پیش گذار ہیسن
کرکے غسل لباس بدلا زہرا، کھانا کردیاں پھیر تیار ہیسن
دھوتے کپڑے سی نالے شہزادیاں دے، بدلے مرض دے گل آثار ہیسن
ایسے عالم دیوچہ ای باہروں، آجاوندے حیدرِ کرار ہیسن
خوش ہو کے تے زہرا پاک تائیں، پچھدے مرتضےٰ نال پیار ہیسن
کی گل اج کیتے نے تساں سارے، کُھل گئے جہڑے کم کار ہیسن

سیدہ دا الم انگیز جواب

دِتا حیدر دے تائیں جواب زہرا، اج غماں توں ہو گئی نجات میری
میرے بابل پیارے دے نال ہوئی، اج رات ہیسی گل بات میری

ل فقالت یا اُمه اسکبی لی غسلاً فسکبت لها غسلاً فاغتسلت کاحسن ما رأیتها تغتسل ثم قالت یا اماہ اعطینی ثیابی الجدد فاعطیتها فلبستها۔ اسد الغابہ ۵۹۰/۵۔ الامام ۳۱۹/۳

روزے مرتضےٰ علی بحجرہ در آمد۔ دید کہ قدرے آرد خمیر کردہ بُو دنان پزود وگل ترے ساختہ تا سر فرزنداں شوید وساز شستن جامۂ اولاد۔ روضۃ الشہداء صفحہ ۱:

بابل وتوں ایہہ ملی اے خوشخبری، مکن والی اے ہجر دی رات میری
میرے بابل پیارے دیناں بھلکے ہونی ہے پکی ملاقات میری
خوش ہو کے ہن وداع فرماؤ مینوں چمک پئی اے اج برات میری
صائم اج مبارکاں دیو مینوں مل گئی اج مینوں کائنات میری

ایضاً

یا علی میں خواب وچہ ویکھیا اے، بابل آئے سی کرم فرما کے تے
منتظر جیوں کسے دے ہون ایویں، کھڑے ہوئے سرہانے آ کے تے
ابا جان کہہ کے میں سی ہاہ ماری خونی اشکاں دا مینہ برسا کے تے
کتھے گئے سو دستو تے سہی بابل، جان زہرا دی غماں وچہ پا کے تے
بس دا کر رہے او انتظار ایتھے، کہیا جدوں میں ہنجو بہا کے تے
اوہناں کہیا بیٹی تینوں لین آیاں، تیرے غماں دا پینڈا مکا کے تے
آہ وزاریاں تیریاں رکھ دتے، سینے فلکاں دے ہین لرزا کے تے
اج توں مک گئی غماں دی واٹ تیری، بابل کہیا بشارت سنا کے تے
میں تے بابلا دید نوں ترس گئی آں، شکر اے آئے او کرم کما کے تے
چھیتی کرو چلو لے کے نال مینوں، جتھے بیٹھے او ڈیرے لگا کے تے
بابل کہیا ہوسی ملاقات بھلکے کٹھے رہواں گے جنت وچہ جا کے تے
صائم ہور زہرا اگوں گل دسی، منظر خواب دا سارا وکھا کے تے

یا علی: اے علی، ورش پدرم را بخواب دیدم بر سر بالائے ایستادہ بر طرف چنانچہ گوئی منتظر کسے است فریاد بر کشیدم یا ابتاہ، تو کجائی کہ از فرق تو دلم سوختہ و تنم گداختہ شد۔ گفت اے فاطمہ من اینجام و انتظار می برم۔ گفتم بابا سوی منتظر کیستی؟ فرمود منتظر تو اے فاطمہ زمان فراق از حد گذشتہ و مرا از شوق و طاقت بطاق برسید وقت است کہ قفس تن در ہم شکنی۔ روضۃ الشہدا ص ۱۰۱

حضرت فاطمۃ الزہرا نوں بچیاں دا خیال

وقت آ گیا میرے وصال والا اے، میں ہُن تُساں توں جُدا ہو جاونا ایں
میرے بابل پیارے نے کول اپنے، مینوں نال لیجا دن لئی آونا ایں
کفن دفن اندر تُساں رُجھ جانا، کھان پین دا چیتا بُھلاونا ایں
مینوں پتہ جو حشر بپا ہونا، میرے بالاں نے جیوں کُرلاونا ایں
اس لئی ہتھیں میں کھانا تیار کیتا، میرے بچیاں نوں بھکھ ستاونا ایں
آخر وار میں اپنے بچیاں دا، ہتھیں دھو لباس بدلاونا ایں
دھو کے اپنے یتیماں دے سِر ہتھیں، کنگھی واہ کے سُرمہ لگاونا ایں
بھلکے بعد میرے، میرے بچیاں نوں، میرے وانگ کس کھانا کھلاونا ایں
میرے وانگ لباس مُڑ دھو کس نے، میرے بچیاں تائیں پہناونا ایں
کہنے میرے یتیماں دیاں گیسواں نوں، دھو کے کنگھی دے نال سُلجھاونا ایں
کہنے میرے یتیماں دیاں سراں اُتوں، گھٹا جھاڑنا تے سینے لاونا ایں
اگے نانے دی یاد تڑپائے صائم تے ہُن اماں دی یاد تڑپاونا ایں

شیر خدا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم دا اضطراب

درداں بھری بتول توں گل سُن کے مرتضیٰ حیدر بے قرار ہوئے
غمگسار زہرا ایہہ کی ہون لگا، ایہہ فریاد کر کے اشکبار ہوئے

[1] شب آمد و رحلت خواہم کرد۔ نان از برائے آں پزم کہ فردا کہ تو بمصیبت من مشغول باشی، فرزندانِ من گرسنہ نمانند حب مدہ فرزندانِ خود بجہت آں می شویم کہ ندانم کہ جامۂ فرزندانِ من بعد از من کہ شوید و رخسار و لسہ تیمارِ من کہ جزند۔ (روضۃ الشہداء ص ١٠١)

[2] وَاِنَّ حَیَاتِیْ مِنْکِ یَا بِنْتَ اَحْمَدَ، بِاِظْہَارِ مَا اَخْفِیْہِ لَشَدِیْدٌ ؛ ذَنْبُ بُذِہٖ اَلْحَمّیٰ دَلِیْلٌ بِاَنَّہُ، یَمُوْتُ الدَّہْرُ اَبَا قَابِدُہٗ وَدُبِیْلا

(دیوان حضرت علی ص ۳۳)

تیرے بابل پیارے دیاں فرقتاں دے، مُٹھے ذرا نہیں اجے آزار ہوتے
لگے سَل سینے اندر رڑکدے سی، والئے تسیں وی اتوں تیار ہوتے
لے جے ہین اونویں پہلے زخم میرے، پھٹ ہور تازہ دُوجی وار ہوتے
لگا تکن جُدائی دا داغ دُوجا، غم وے ہور قائم بھارے بھار ہوتے

شہزادیاں لئی کھانے دا انتظام

جھیڑے غماں دے حیدر توں سُن زہرا، ادب نال ایہہ عرض سُناوندی اے
للہ صبر کریو میرے بعد حیدر، بار بار تلقین فرماوندی اے
مُڑ کے رُتبہ کے حسن حسین تائیں، نال کالجے گھُٹ کے لاوندی اے
مُنہ سِر چُم کے دوہاں شہزادیاں دے، زلفاں اُنگلی دے نال سُلجھاوندی اے
جانِ مادر بقیع دے ول جاؤ، حکم پُتراں تائیں لگاوندی اے
کرو میرے لئی اوتھے دُعا جا کے، نالے سیدہ اشک برساوندی اے
گھل کے جنت بقیع ول لال دونویں، مُڑ اسماء نوں کول بلاوندی اے
میرے بچیاں دا کرو تیار کھانا، فوراً حکم اسماء بجاوندی اے
وکھری جگہ سی دِتا لگا کھانا، جوڑی لالاں دی تداں نوں آوندی اے
جتھے کھانا سی حضرت اسماء اوتھے، قائم دوہاں دے تائیں بٹھاوندی اے

حضرت حسن حسین دا کھانے توں انکار

پڑھو بسم اللہ شروع کرو کھانا، شفقت نال ایہہ کہیا اسماء ہلیسی
کھانا کھلئیے اسماء ایہہ اسیں کیویں، کہیا سیداں نے برملا ہلیسی[1]

[1] شہزادگان فرمودند کہ اسماء ہرگز دیدہ باشی کہ طلبے مادر طعام خوردہ باشیم ایں چہ معنی دارد کہ مارا از ہم جدا سازی۔ اے اسماء مارا بے مادر طعام گوارا نیست برخاستند و بحجرہ در آمدند۔ روضۃ الشہداء صفحہ ۲۲۲

اَماں بابجھ نہیں کدی وی اُساں کھادا، کھاندی آپ اوہ سانوں کھوا ہیسی
ماں توں وکھرا اسیں نہیں کھا سکدے، دِتا صاف جواب سُنا ہیسی
پاک نانے دے روضے تے جاؤ بیٹا کہیا دوہاں نوں سینے لگا ہیسی
باہر گئے شہزادے تے مُرتضٰے نوں کول زہرا نے لیا بہا ہیسی
درداں بھری اوہو داستان غم دی، دتی چھیڑ مُڑ خیر النساء ہیسی
میتھوں سُنی کہانی ایہہ نہیں جاندی، رو رو آکھیا شیرِ خُدا ہیسی
کر کے صبر دی پھیر تلقین اگوں، کیتی عرض بنتِ مصطفٰے ہیسی
چند گھڑیاں ہاں تساں دے کول حضرت، ادب نال کہیا باوفا ہیسی
حاکم سُنو وصیت اخیر ویلے، حکم کرو کہیا مُرتضٰے ہیسی

حضرت فاطمۃ الزہرا دی حضرت علی نوں وصیت

پہلی گل ایہہ ہے اے سرتاج میرے، کرم میرے تے خاص فرما دیو
میرے دلوں جے ہووے ملال کوئی، رب دے نام معاف فرما دیو
دوجی گل ایہہ ہے میرے بچیاں دا، کتے پیار نال دلوں بھلا دیو
کریو میرے یتیماں دے نال شفقت جے ایہہ رووَن تے چُپ کرا دیو
تیجی گل مینوں راتیں دفن کریو، میرے پردیاں تے پردہ پا دیو
قد ویکھیا کدی نہیں غیر میرا میرے پردے نوں توڑ نبھا دیو

شعر: وے راوی ندہ تکیہ فرمود و مرتضٰی علی بر زیر سر اونشستہ چوں مادر فشار زاد دید. گفت اے علی یک زمان ایشان را بسر روضہ پدرم فرست تا با خدا راز عرضہ نیاز عرضہ دارم علی فرمود کہ جانانِ پدر لحظہ بزیارت جد خویش روند کہ مادر شمار بجز راست نادے بیا سائر ایشان بیرون رفتند پس نالہ فرمود کہ اے علی ساعتے قرار گیر دسرم درکنار گیر کہ از عمر چندانے نماندہ. روضۃ الشہدا صد ۱۰۲،

ع کھانا چھڈ اونویں جوڑا مصطفے دا اماں جان وَلّے گیا آ ہیسی

ہے ایہہ گل چوتھی اے غمخوار میرے، میرے بعد وی پیار دکھلا دیوو
صبح شام آکے میری قبر اُتے مینوں دید سعید کروا دیوو
پنجویں گل اک جنت دا کپڑا اے، میرے کفن دے اندر رکھا دیوو
ایس کپڑے تھیں امت رہا ہونا، قائم جھیاں دی بگڑی بنا دیوو

شیر خدا مولا مشکل کشا دا جواب

سُن کے کہیا حیدر رمز تضلے اگوں اے شہزادیئے خلد گلزار دی اے
تیرے کولوں نہیں کدی تکلیف پہنچی، شرمسار حیدر دلفگار دی اے
تیری ہر اک وصیت قبول مینوں، جان جان رسول مختار دی اے
سُن لے چند گلاں خاص میریاں وی، کلی مصطفےٰ دے چمن زار دی اے
بخشیں کوئی تقصیر جے ہوئی میتھوں، کنیز عرش والے نور انوار دی اے
دوجا بابل نوں کہہ کے سلام میرا، آکھیں سانگ جدائی دی مار دی اے
تیجا کریں شکایت ناں کوئی میری، بابل کول دکھے تاجدار دی اے
گلاں تساں دیاں ہین منظور سبھے قائم سیدہ عرض گذار دی اے

لہ اول آنکہ از من اہانت تو صورتے عماد شدہ باشد کہ غبار ملالے بخاطر مہر تو نشستہ باشد آنرا عفو فرمائی۔ دوم آنکہ فرزندان مرا عزیز داری و جانب دیگر پوشان مرا فرو نگذاری و دست شفقت از سر ایشان بر نگیری۔ سوم مرا شب دفن کنی چنانچہ در حال حیات ہیچ بیگانہ رانظر بر قد و بالائے من نیفتادہ ہمچنین ممات نیز چشم کسے بر جنازہ نیفتد۔ چہارم آنکہ بائے از زیارت من باز نگیری کہ من با تو انس و آرام داشتہ ام۔ آنگہ علی گفت اے فاطمہ قبول دارم در روضۃ الشہدا نوشتہ۔ ۲ سیدہ سلام اللہ علیہا دی شہرت دے وقت اللہ تعالیٰ نے مہر دے بدلہ وچہ جنت دا اک کپڑا جبریل نوں دیکے گھلیا سی جیدے تے تحریر سی کہ اللہ تعالیٰ نے علی بول امت دا فرقہ کیتا اے کہ قیامت دے دن فاطمہ جنہاں بندیاں دی کہن اوتے امت نوں بخش دتا جاویگا۔ اگلی عبارت اے۔ اوصت فاطمہ رضی اللہ عنہا و تخیر حین من الدنیا بان یجعل ذلک الحریر فی کفنہا وقالت اذا حشرت یوم القیامۃ ارفع ھذا الحریر واشفع فی عصاۃ امتہ لہا۔ اذا ارادت لمذکر نیقول النذکور فیذکر بنات فاطمہ رضی اللہ عنہا۔ حاشیہ اربعین نوویہ ص۔ ۳ گفت اول آنکہ اگر در خدمت تو تقصیرے واقع شدہ باشد معفو نمائی۔ دوم بروضہ پدرت برسی سلام من از فراق دیدہ ہجران کشیدہ بوے رسانی۔ سوم از من بد آنحضرت شکایت نفرمائی۔

حسنین کریمین دی حضور دے روضے توں واپسی

ایہناں گلاں وچہ زہرا تے علی ہیسن، روندے چیخدے حسن حسین آئے
ہاڈاں ماردے تے کردے واویلا، زہرا علی دے ولاں دا چین آئے
الفراق فراق فریاد کردے، کملی والڑے دے نور العین آئے
دید آخری اماں دی کرن دیو، صائم آکھدے پاک حسنین آئے

شیر خدا دا سوال تے حسنین دا جواب

جگر گوشیاں دی سن فریاد تائیں زہرا علی دونویں بے قرار ہوئے
پچھیا حیدر نے دوہاں شہزادیاں نوں، جان پدر کیوں جئے اشکبار ہوئے
اپنی اماں دی آخری دید والے، راز تساں تے کیویں اظہار ہوئے
کیتی عرض شہزادیاں ہسیں جدساں، حاضر نانے دے وچہ دربار ہوئے
اوتھے ڈٹھے ہینمبر سی گل گئے، میرے نانے دی وچہ سرکار ہوئے
اماں جان دی او گئے جدائی والے، ہسین راز صائم آشکار ہوئے

ایضاً

ساٖنوں ویکھ خلیل نے آکھیا سی، ہین زہرا دے دونویں یتیم آئے
کہیا ہیسی ایہہ حضرت ذبیح اللہ، شافعی حشر دے کوثر قسیم آئے
نانا جان ساڈے سی ارشاد کیتا، میرے جگر دے ٹکڑے عظیم آئے
میرے لاڈلے چند دلبند صائم، دونویں ابن کریم کریم آئے

---

[1] ایشان دریں سخن بودند کہ یکبارگی ناگاہ خروش وواویلا [illegible] از در حجرہ برآمد، حسن وحسین می گفتند اے پدر مادر [illegible] ما نیز [illegible] وداعی کنیم۔

[2] علی خود برخاست و گفت [illegible] کہ مادر شما دریں وقت [illegible] (بقیہ اگلے صفحہ تے)

ایضاً

روضۂ انور چوں پھیر آواز آئی، ناناجان نے کہیا سی جاؤ بیٹا
جگر گوشیو میرے جاؤ چھیتی، دیدا آماں دمی آخری پاؤ بیٹا
سایہ آماں دا تساں توں اُٹھ جانا، چھیتی جاؤناں وقت گواؤ بیٹا
اپنی آماں دے قدم اخیر ویلے، جا کے چُم لئو اکھاں تے لاؤ بیٹا
تھنے گھڑی نوں تساں یتیم ہونا پیاس اکھاں دی جاؤ بُجھاؤ بیٹا
سُنکے گلاں جد روئے سان اسیں حاؔئم نانے کہیا ناں رو رو رواؤ بیٹا

حسنین کریمین دیاں زاریاں

اماں تساں دی نوں ہال ہیں لئین آیا، نالے کہیا نانے تا جدار سانوں
آئے نبی وی نے استقبال خاطر، کہیا ناں اشارے سرکار سانوں
دوڑ دے سان شہندیاں سار اوتھوں، دب لیا سی غماں دے بھار سانوں
سانوں روکو ناں رب دا واسطہ جے، دیدہ کرن دیو جاندی وار سانوں
اپنی آماں دے نال اخیر ویلے کرن دیو کوئی گل گفتار سانوں
اہیہ آکھ کے کرن فریاد لگے، آماں چلی ایں جیوندیاں مار سانوں
تساں وانگ لگے دسو کوڈ اندر، کون کرے گا اماں پیار سانوں
ساڈے واسطے خزاں ای خزاں رہ گئی، کتھوں لبھنی پھیر بہار سانوں
ساڈیاں اساں دے چمن ویران ہو گئے، نظری آوندے دشت پُر خار سانوں
اکھاں کھول امی ویکھ حال ساڈا، دین لگے مقدر وی ہار سانوں

(بقیہ پچھلا صفحہ) خراماں رفتہ رفتہ گفتند اے پدر مہربان فرمودہ بودے کہ بروضہ جدِ خود در دیدہ ہیں کہ بروضۂ سیدم خرامی با دختر ہاں سہ وآواں سر ر بدم کرا ابراہیم خلیل میگوید بیتمان فاطمہ زہرا آمدند (بقیہ اگلے صفحہ تے ویکھو)

ٹُمن فریاد کہیا اکھاں کھول زہرا، کرو ناں بیٹیا بے قرار سانوں
رونا تساں دا چہرہ دا جگر ساڈا، کرو ناں بیٹیا اشک بار سانوں
ینکے گود وچہ کہیا شہزادیاں نوں، بل لئو اج بچہ آخر بار سانوں
جو کجھ ہیتنی تساں تے بعد ساڈے اصائم ہے ساری بار سدی سار سانوں

سیدہ سلام اللہ علیہا دے آخری لمحے

پھیر ناں اشارے دے علی تائیں، پاک سیدہ کول بلاندیاں نے
صاحبزادیاں اتے شہزادیاں دے ہتھ حیدر دے ہتھ پھڑاندیاں نے
پھیر علی تے حسن حسین تائیں، روضے پاک دے ول گھلاندیاں نے
ام سلمہ نوں سد کے پھیر زہرا، پانی واسطے حکم لگاندیاں نے
نالے کپڑے پاک تے صاف ستھرے، پہنن واسطے آپ منگواندیاں نے
آپ اُٹھ کے حالتِ مرض اندر کر کے غسل لباس بدلاندیاں نے
مڑ کے لا تکیہ قبلہ رخ ہو کے، لیٹ چارپائی اُتے جاندیاں نے
خوشبو جنتی پھیر منگواصائم، اپنے پاک لباس تے لاندیاں نے

دعنیہ پچھلا صفحہ) ایک اسماعیل ذبیح میگویند شفیعان فردا آمدند محمد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میفرمایند کہ جگر گوشگان ما آمدند۔ چوں بروضہ درآمدیم وسلام کردیم از مرقد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آواز آمد کہ اے فرزندان من باز گردید نادیدار باز پسین والدہ خود را ببینید۔ روضۃ الشہدا ص ۱۰۳

ے وے گفتند اے مادید چشم مبارک باز کن یتیمان خود را یک نظر دیگر بنواز۔ روضۃ الشہدا ص ۱۰۴ از حاشیہ ص ۱۹۰

ے عن ام جعفر ان فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت لاسماء بنت عمیس یا اسماء انی قد استقبحت ما یصنع بالنساء انہ یطرح علی المراۃ الثوب فیصفہا فقالت اسماء یا بنت رسول اللہ الا ازیک شیئا رائیتہ بارض الحبشہ فدعت بجرائد رطبۃ فحنتہا ثم طرحت علیہا ثوبا فقالت فاطمۃ۔ ما احسن ھذا (الاستیعاب ص ۷۵۰ ج ۲ و دیگر متفقہ علیہ)

سیّدہ سلام اللہ علیہا دی آخری وصیّت

کول سدّا اسمار نوں پھیر زہرا، کھولی گل عجیب اسرار دی اے
میّت عورت دی نوں غیر مرد ویکھے، ہرگز طبع ناں میری سہار دی اے
دس کوئی ترکیب اسمار کیسی، بیٹی آکھدی نبی مختار دی اے
میرا ویکھے جنازہ نہ غیر کوئی، خواہش ایہہ میری آخروار دی اے
میں اک چیز ویکھی ملک حبش اندر، اگوں عرض اسمار گزار دی اے
پرط اشاخاں تے پاکے بنان ڈولی، اس وچہ پینیدی ناں نظر اغیار دی اے
میری خاطر وی ایسی بنائیں ڈولی، کہندی دھی عربی تاجدار دی اے
وقت آخری پردے دی حد کیتی، ریڈی شان صائم پردے دار دی اے

سیّدہ سلام اللہ علیہا دی آخری مناجات

پھیر کہیا اسمار نوں باہر جاؤ، دیکھے سبق زہرا پردے داریاں دا
مینوں گلیاں رہن دیو دو گھڑیاں، بھار لاہے میرا ذمے داریاں دا
گیاں حضرت اسمار سن باہر جسدم، ہویا سلسلہ شروع سی زاریاں دا
مڑ کے حضرت اسمار سن کول آیاں، حال دیکھ ڈاہڈا بے قراریاں دا

حاشیہ صفحہ ۱۹۷ و ساعتے انتظار بردآواز گریہ فاطمہ شنید بخانہ درآمد دیدہ کہ فاطمہ میگریہ و زبا حق سبحانہ مناجات میگند۔ اسماگوید گوش فرا داشتم میگفت خدا و ندا بحرمت پدر مصطفیٰ و دردِل مرتضیٰ و مفارقت من و نالاو سوز دل حسن و حسین در مصیبت من خواہند داشت و بلغزش دختران نارسیدہ من کہ در ماتم من برسیح و دقیقہ باقی نخواہند گذاشت کہ بر گنہگاران امت پدرم رحمت کن مدینۃ الشہداء ص ۱۰۲
کہ اے اسما روزے جبرئیل علیہ السلام نزد پدرم صلی اللہ علیہ وسلم آمد در وقتیکہ مریض بود و قسمت کافور بہشت بحضرت حنوط دوے بیاورد و پدرم آنرا سہ بخش کرد یک بخش خود برداشت و دو بخش بمن داد و گفت یک قسم از آن تست و یکے از آن علی اے اسما آن کافور در فلاں
موضع نہادہ است آں را بردار۔ روضۃ الشہداء ص ۱۰۴

مناجات اگے زہرا کر دیاں سن، آیا نظر ہیسی اشکباریاں دا
زہرا کہندی سی مالکا واسطہ ای، تیریاں بخششاں تے ستاریاں دا
تینوں واسطہ ای میرے باپ سوہنے، کملی والڑے دیاں مختاریاں دا
تینوں واسطہ ای میرے غم اندر، مولا علی دیاں دلفگاریاں دا
تینوں واسطہ میرے حسنین دیاں، گریہ زاریاں اکھیاں ہاریاں دا
میریاں دھیاں یتیماں دا واسطہ ای، مقصد ہے اکو عرضاں ساریاں دا
میرے ابے دی امت نوں بخش مولا، صدقہ رحمتاں اتے غفاریاں دا
کافی دیر صائم رہیا حال ایہو، اشک ریزیاں زاریاں بھاریاں دا

سیدہ دی ظاہری زندگی دا آخری سفر

فارغ ہو زہرا مناجات وَلوں، ہیسی اُٹھاں دھیان ذیشان کیتا
سِر تے کھلی اسما نوں ویکھ کے تے، غصے نال ہیسی ایہہ فرمان کیتا
تسیں کیوں آیاں جد میں روکیا سی، مڑ کے حکم ہیسی عالیشان کیتا
کرو باہر جا کے انتظار میرا، ایہہ گل آکھ کے باہر روان کیتا
باہر آ اسما نے چند گھڑیاں، انتظار ہو کے نیم جان کیتا
گئی والہانہ پھر اسما اندر، انتظار جس دم پریشان کیتا
یا قرۃ العین رسول کہہ کے، زہرا تائیں مخاطب سی آن کیتا
صائم دئی ناں کوئی آواز اگوں، کول جاون دا بی دھیان کیتا

ف: اسما از خانہ بیرون آمدہ زمانے انتظار برد آنگاہ آواز داد، کہ یا قرۃ العین رسول ہیچ جواب نیامد در آمدہ جامہ از روے مبارکش در کشید دید کہ از حجرہ غدار کلبہ افتادہ بحجلہ البقا و روضہ لقا انتقال کردہ (روضۃ الشہدا صـ۱)

تصویرِ غم

پردہ چُکیا آن اسمار مُنہ توں، بدل غماندے وِہندیاں چھا گئے سن
نِکل گئی اسمار دی چیخ ہیسی، ہڑ اشکاں دے اکھاں وِچہ آ گئے سن
پردے داریاں دا سبق دین والے، پردہ دُنیا دے اُتوں فرما گئے سن
راہی ازل دے مُلک و بقا والے، دار فانی چوں پلہ چھڑا گئے سن
چند روز حیاتی دے کٹ ایتھے، فقر و فاقے دی جاچ سِکھا گئے سن
پردے داریاں تے وفاداریاں دا، سبق عورتاں دے تائیں پڑھا گئے سن
جاگ جاگ عبادت وِچہ رات ساری، کائنات دی قسمت جگا گئے سن
آخر وقت تیکر رو رو عُمر ساری، کشتی اُمت دی بنے لگا گئے سن
روندی تڑفدی پئی اسمار ہیسی، تدوں حسن حسین وی آ گئے سن
چیخاں ماردی ویکھ اسمار تائیں، چیخاں مار اُٹھے لرزہ کھا گئے سن
جپھا مار کے آماں حضور تائیں، غشی کھا گئے ہوش ونجا گئے سن
ہائے وائے کردے مُڑ کے اُٹھ دوڑے، روضے نانے دے لے صدا ہا گئے سن
چیخاں مار لنگھے جیہڑی راہ وِتوں، لکھ گلیاں دے جاندے رو وا گئے سن
نبوی مسجد وِچہ ملے سی علی اگوں، ویکھ بچیاں تائیں گھبرا گئے سن
جیہڑی ہوئی قیامت بپا ہیسی، سمجھ سب حیدر مُرتضےٰ[۱] گئے سن
غش آ گیا شیرِ خُدا تائیں، قائم سارے صحابی تھرا گئے سن

---

[۱] دراں حال حسن و حسین از در آمدند و گفتند اے بابا! مادر چوں است۔ اسمار تحمل نماند دست کردہ مقنعہ از سر در کشید شاہزدگان بر صورت حال وقوف یافتہ گریاں گریاں روئے بمسجد نہادند۔ روضۃ الشہداء ص ۱۰۵

سیدہ دی روح مقدس اللہ تعالیٰ نے خود قبض کیتی اے[1] (سلام اللہ علیہا)

پوری پوری حفاظت اے عمر ساری چٹی چادر دی خیرالنساء کیتی
لیکے ابتدا توں انتہا تیکر پردے داریاں دی انتہا کیتی
لاج زہرا نے دی رکھی پردیاں دی، قدر رب نے دی بے بہا کیتی
اپنے پیارے محبوب دی لاڈلی دی کائنات چوں عظمت سوا کیتی
ویکھیں نہیں دتا ملک الموت نوں وی، انج زہرا دی عزت خدا کیتی
قائم رکھ پردہ عزرائیل کولوں، روح قبض سی رب العلیٰ کیتی

سیدہ سلام اللہ علیہا دی آخری آرامگاہ

کیتا عمل اونویں مرتضیٰ حیدر، زہرا پاک نے جیویں فرمایا ہیسی
اسماء بنت عمیس نے غسل دیکے، جامے نور دے وچہ کفنایا ہیسی[2]
شفاعت نامہ جو جنت دا کپڑا سی، اوہ وی کفن دے اندر رکھایا ہیسی
لیکے ٹہنیاں کپڑا پا اُتے، پردے والا اک ڈولا بنایا ہیسن
پورا پورا وصیت تے عمل کرکے، راتو راتیں جنازہ اُٹھایا ہیسی
نال ٹُرے جاندے اہلبیت ہیسن، سارا عالم سناٹے وچہ آیا ہیسی

---

[1] علی ان من خواص العباد من یتولی اللہ قبض اللہ روحہا کما روی ان فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا لما نزل علیہا ملک الموت لم ترض بقبضہ فقبض اللہ روحہا۔ تفسیر روح البیان ۲۲۷

[2] و نقل ابو عمر فی قصۃ وفاتہا ان فاطمہ اوصت علیا ان یغسلہا ہو و اسماء بنت عمیس۔ الاصابہ ۲۶۷ / ۴

[3] عن عزرہ قال دفنت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلا دفنہا علی۔ طبقات ابن سعد ۲۹ / ۸ ۔

پردے دار دی ڈولی دے پردیاں نے، پردہ رات دے نہیرے نے پایا ہئیسی
کر کرزاریاں تھکے حسنین ہلیسن، درد سینے دے اندر دبایا ہئیسی
پاک سیدہ طیبہ طاہرا دا، مولا علی جنازہ پڑھایا ہئیسی
جا کے جنت البقیع دے وچ حاکم، بڑی نال خاموشی دفنایا ہئیسی

حضرت علی علیہ السلام دے مرثیے

لحد وچ اُتار کے سیدہ نوں، درداں بھری ایہہ حیدر صدا دِتی
تیری پاک امانت میں اج تینوں، کملی والیا واپس لوٹا دِتی
بجھنی نہیں نال ہویا ملاپ جد تک، اگ ہجر دی جیہڑی جے لا دِتی
اس توں بعد صاحب مولا مرتضیٰ نے ہور غماں دی گل سُنا دِتی

ایضاً

یا رسول اللہ للہ کرم کر کے، سنو اُم انگیز کلام میرا
ایس اپنی لاڈلی دِھی دے نوں، نالے کرو قبول سلام میرا
اُڈ گئی اے راتاں دی نیند میری، کھس گیا اے چین آرام میرا
جد تک ملیاں تاں آ کے میں تساں تائیں، گھبرا جائیے گا صبر دا جام میرا
تساں ہور جو ہوریا اے کجھ، جے اپنی بیٹی توں حال تمام میرا
منہ زہرا جا ہووے گی تساں تائیں، آفتاں درد انگیز پیغام میرا

لہ: متفق علیہ — السلام علیک یا رسول اللہ عنی وعن ابنتک النازلۃ فی جوارک والسریعۃ اللحاق بک قل یا رسول اللہ عن صفیتک صبری ورق عنها تجلدی الا ان لی فی التأسی بعظیم فرقتک وفادح مصیبتک موضع تعز [illegible]) وستنبئک ابنتک بتضافر امتک علی هضمها فاحفها السؤال [illegible] ولم یطل العهد [illegible] والسلام علیکما [illegible]

سیدہ سلام اللہ علیہا دی عمر شریف

اِکتالی سال حضور دی عمر ہیسی، پیدا جدوں سی خیر النسا ہویاں
ہجری یارہویں سال رمضان اندر، واصل اللہ دیناں سن جا ہویاں
ہوئی سال تقریباً سی عمر ساری ہُن رخصت جدوں بنتِ مصطفےٰ ہویاں
تھوڑی عمر وچ ای کر کے لکھیاں، صائم دنیا دے وچوں جدا ہویاں

اظہارِ شکر

لکھ لکھ شکر مولا تیری ذات والے، اکرم میرے تے جیہڑا فرما چھڈیا
میری ہمت توں باہر سی کم جیہڑا، صدقے نبی دے میتھوں کرا چھڈیا
جہدے صدقے یقیں ہونی نجات میری، اوہ صحیفہ اے میتھوں لکھوا چھڈیا
صدقے زہرا دیاں پردے داریاں دے، پردہ میرے گناہاں تے پا چھڈیا
لے سفر دے بحر عمیق وچوں، بنّے پُور غریب دا لا چھڈیا
کرو منکر نکیر و ہُن تسّیں چھیتی، کھاتہ عملاں دا صائم چکا چھڈیا

بفضلہ تعالیٰ بفیض پنجتن بتاریخ ۱۲ ذوالحجہ سنہ ۱۳۸۶ھ تمام شد محمد صائم چشتی

لہ ولادت فاطمہ رضی اللہ عنہا سنۃ احدی وار بعین من مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ المستدرک حاکم $\frac{161}{3}$، الاصابہ $\frac{365}{4}$، الاستیعاب $\frac{1892}{4}$، بحار شریف دا حاشیہ $\frac{2}{32}$ تے ہور بہت دیاں معتبر کتاباں، صائم چشتی۔ وعن عمرو بن دینار عن ابی جعفر قال توفیت فاطمہ بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بستۃ اشہر: طبقات ابن سعد $\frac{8}{18}$، الاستیعاب $\frac{1895}{4}$، مدارج النبوت $\frac{2}{460}$۔ وماتت فاطمہ رضی اللہ عنہا نقل الذہبی، الصحیح ان عمرہا اربع وعشرون سنۃ۔ خلاصۃ الوفا $\frac{2}{96}$

تقریظ

از جناب مفتی محمد عبدالشکور صاحب مدظلہ العالی خلف الرشید حضرت علامہ پیر محمد عبدالغفور ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ (وزیر آباد)

یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ مناقب اہلبیت پاک ایک بحر ناپیداکنار ہے کس زبان میں یہ طاقت اور کس قلم میں یہ ہمت ہے کہ وہ انکے فضائل و محاسن کامل طور پر قلمبند کر سکے۔ البتہ جس سعادت اور شرافت کے حصول کی کوشش کیجا سکتی ہے۔ وہ صرف اتنی ہے کہ ہر انسان بقدر امکان ان انوار و برکات کو حاصل کر کے روح میں بالیدگی اور ایمان میں شگفتگی پیدا کرنے کا سامان کر لے۔ آج تک جس کسی نے بھی اس موضوع جمیل پر خامہ فرسائی اور لب کشائی کی ہے اس کا مقصد صرف ان ہی برکات کا حصول تھا میرے پیش نظر صرف اتنی بات ہے۔ کہ شاعر اسلام جناب صائم چشتی صاحب نے محنت شاقہ برداشت کر کے علم و بصیرت کے چمنستانوں سے جو لازوال بہاریں جمع کی ہیں۔ اُن میں ان چند سطور کے ذریعہ شرکت کر کے میں بھی کسی حد تک ابدی سعادت کا مستحق بن سکوں۔ پاکستان میں مسلمان اہل قلم کی کمی نہیں۔ مگر ایسے اہل قلم بہت ہی کم ہیں۔ جن کے قلب و نظر کی طرح ان کا قلم و قرطاس بھی مسلمان ہو۔ مخلص صائم صاحب اگر چاہتے تو فلمی گانے اور رومانی افسانے لکھ کر کافی شہرت اور وافر دولت سمیٹ سکتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قلب و نظر کی طرح آپکے قلم کو بھی ابتدا ہی سے پاکیزگی ہاتھ آئی ہے۔ وہ نگارش کے ابتدائی دور سے ہی ان کا قلم سرور کائنات منبع الکمالات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اہلبیت کی مدح سرائی اور اہل فضل کی سیرت نگاری کیلئے وقف ہو کر رہ گیا ہے۔ اور اس دولت بے پایاں نے ان کی زندگی میں نکھار زبان میں تاثیر اور تحریر میں وزن پیدا کر دیا ہے

خاتون جنت میں صائم صاحب کے قلم کی پاکیزگی۔ دینی شغف اور دل کے سوز کی جلوہ انگیزیاں صاف دکھائی دیتی ہیں۔ اسکی ایک ایک سطر محبت اہل بیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبوؤں میں بسی ہوئی اور ایک ایک ورق پر عقیدت و نیازمندی کے لعل و گہر جگمگاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بہرحال صائم صاحب کی یہ علمی کوشش اور دینی خدمت مستحق تبریک اور لائق تحسین ہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صائم صاحب کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اہل بیت اطہار کی مدحت سرائی اور مقبولان حق کی ثناخوانی کا مزید جذبہ و ذوق عطا فرمائے اور موصوف کے علم و عمل اور جان و مال میں برکت اور ترقی عطا فرمائے آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خویدم العلماء۔ محمد عبدالشکور ہزاروی وزیر آباد۔

شعر تاریخ حافظ محمد انور نوشاہی ڈوگہ شریف

سیرت خیر النساء اجمل سیر	اکمل و جامع ترین خوب تر

نذرانۂ عقیدت

بحضور استاذ الشعراء صائم چشتی مصنف کتاب ہٰذا

از قلم سردار حسین سردار چشتی بنگلہ آؤ اگت تحصیل جڑانوالہ

اکھاں نال جہاں اوہناں رستیاں نوں چُمنے نال جناں ہمرو بھار ٹریا
صائم جہاں قبلہ دے تخیلاں دا جہناں رستیاں وچ تے راہوار ٹریا

سوہنے سوہنے عنوان موضوع سوہنا سوہنے وقت مذہ انتخاب کر کے
قلم آپ دا صفحہ قرطاس اُتے سوہنی ٹُمکری ٹریا سوہنے وار ٹریا

سوہنی ستھری جناب دی شاعری نے رنگ نواں پنجابی نوں چاڑھ دتا
کیتے روشن تے اوہ منور فراچہڈے جہڑی منزل ویل اکوار ٹریا

اہلبیت دی شان بیان کرنا ایتوں اچھا نہیں ہور عنوان کوئی
سب دے دیکھ کے نصیب اوہ راہ جدھر شاعراں دلبے سردار ٹریا

ہدیۂ تبریک

بحضور صائم چشتی

از قلم محمد امین برق چشتی قادری سروری سبزی منڈی بیرون جھنگ بازار لائلپور

کی میں کراں تعریف توصیف اس دی ہے تعریف تیری لاجواب صائم
لکھ لکھ مبارکاں تساں نائیں بے نظیر ایہہ لکھی کتاب صائم

لائی فاطمہ دے صدقے نال ہوئے ایہہ مقبول درگاہ حضور اندر
سب توں اچھا مضمون تلاش کر کے ہر کماں کیتا انتخاب صائم

جنہاں سدا پنجابی دے فلک اُتے رہناں چمکدیاں وانگ ستار باندے
ونگ جنہاں دی رہنی اے حشر تیک … پیش کیتے اوہ دُر نایاب صائم

کرنی زور پنجابی وی فخر جس تے ایہہ پاکیزہ تُوں ایہا مضمون لکھیا
لاکھ کے جنت خاتون تے … دارین دے پورے خواب صائم

برق نیوال القاب کی تساں نائیں … کدی ہاں کر سکدا
جد کہ اگے استاذ الشعراء دا آگیا تساں نوں نائیں خطاب صائم

قطعہ تاریخ جناب حامد الوارثی صاحب

ہاتفی از ہزار جانی تو …
شاید ترا کنند بہ روز … قبول
کردم چو فکر از پئے تاریخ فی البدیہہ
حامد رسید فرد … لخت دل رسول

قطعہ تاریخ جناب فیض محمد صاحب فدا جالندھری

مصرعہ مصرعہ بحر فصاحت
طرب افزا کے ساز بلاغت
خوب فدا صائم نے لکھی
رہبر گل خاتون جنت

شکر ہے خدائے لم یزل کا جس نے مجھے اس مقدس کتاب کی کتابت کا شرف بخشا۔ خادم غلامان اہلبیت عبدالرحیم عزیز رقم